475

صورت سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوا علیہ وآلہ



مصنف: علامہ قاری غلام رسول ایم اے

زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۰ لاہور

صورت و سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

صلوا علیہ وآلہ

مصنف

علامہ قاری غلام رسول ایم اے

زاویہ پبلشرز

((C-8 محی الدین بلڈنگ)) دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-7248657

موبائل: 0300-9467047 - 0300-4505466

Email:zaviapublishers@yahoo.com

2010ء

باراول......................1000

ہدیہ......................250

زیرِ اہتمام.........نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

رائے صلاح الدین کھرل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

﴿ملنے کے پتے﴾

اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
کتاب گھر، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5552929
مکتبہ بابا فرید، چوک چٹی قبر، پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ قادریہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی	0213-4944672
مکتبہ برکات المدینہ، بہادر آباد، کراچی	0213-4219324
مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی	0213-2216464
مکتبہ غیانیہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ، راولپنڈی	051-5534669
مکتبہ سخی سلطان، حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ، سرکلر روڈ، گوجرانوالہ	055-4237699
علامہ فضل حق پبلیکیشنز، دربار مارکیٹ، لاہور	0300-4798782
کتب خانہ حاجی مشتاق احمد، بوھر گیٹ ملتان	061-4545486

انتساب

اپنے والد گرامی قدر حضرت علامہ

الحاج حافظ محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے نام!

قاری محمد غلام رسول
مہتمم دار العلوم گیلانیہ رضویہ
گلبرگ بی فیصل آباد
0300-9669351

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

میرے والد محترم حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری پیر محمد غلام رسول صاحب نے اپنی کتاب ''صلوا علیہ وآلہ'' میں حضور ﷺ کے ساتھ بے پناہ عقیدت ومحبت کا اظہار کیا ہے۔ حضرت نے آقا دو جہاں ﷺ کے سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک آپ ﷺ کے معجزات تحریر فرمائے ہیں۔ جو کہ اپنی مثال آپ ہیں اس کتاب کو پہلی مرتبہ 1994ء میں مکتبہ گیلانیہ نے شائع کیا اب یہ کتاب مخدوم ومحترم جناب نجابت علی تارڑ صاحب زاویہ پبلشرز آپ تک پہنچانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور اس کا ثواب میرے دادا جان محمد حنیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ قاری محمد رضا المصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائے۔ آمین

محمد ضیاء المصطفیٰ

ناظم دار العلوم گیلانیہ رضویہ گابھر گ بی

فاروقی جامع مسجد فیصل آباد

حسن و جمالِ مصطفٰے

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِىْ
وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر۔ اے ایمان والو!! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ

((ان پر درود (پاک) بھیجو!))

کعبہ کے بدر الدجیٰ، تم پہ کروڑوں درود

طیبہ کے شمس الضحیٰ، تم پہ کروڑوں درود

جان و دلِ اصفیاء، تم پہ کروڑوں درود

آب و گلِ انبیاء، تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا، وہ کفِ پا چاند سا

سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروڑوں درود

تم سے جہاں کی حیات، تم سے جہاں کا ثبات

اصل سے ہے ظلّ بندھا، تم پہ کروڑوں درود
گرچہ ہیں بے حد قصور ، تم ہو عفوٌ غفور
بخش دو جرم و خطا ، تم پہ کروڑوں درود
چھینٹ تمہاری سحر ، جوت تمہاری قمر
دل میں رچا دو ضیاء ، تم پہ کروڑوں درود
بے ہنر و بے تمیز، کس کے ہوئے ہیں عزیز؟
ایک تمہارے سوا ، تم پہ کروڑوں درود
آہ وہ راہ صراط، بندوں کی کتنی بساط؟
المدد اے رہنما ، تم پہ کروڑوں درود
سینہ کہ ہے داغ داغ، کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آ کر صبا ، تم پہ کروڑوں درود
خَلق تمہاری جمیل ، خُلق تمہارا جلیل
خلق تمہاری گدا ، تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے ماہ تمام ، جملہ رُسل کے امام
نوشہ ملک خدا ، تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کا نظام ، تم پہ کروڑوں سلام

تم پہ کروڑوں ثناء ، تم پہ کروڑوں درود
تم ہو جواد وکریم ، تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا ، تم پہ کروڑوں درود
جائیں نہ جب تک غلام، خلد ہے سب پر حرام
ملک تو ہے آپ کا ، تم پہ کروڑوں درود
برسے کرم کی بھرن ، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا ، تم پہ کروڑوں درود
ایک طرف اعدائے دیں، ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا ، تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو، میں تم پر فدا ، تم پہ کروڑوں درود
گندے نکمے کمین، مہنگے ہوں کوڑی کے تین
کون ہمیں پالتا ، تم پہ کروڑوں درود
باٹ نہ در کے کہیں، گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسے تمہیں پالنا ، تم پہ کروڑوں درود
ایسوں کو نعمت کھلاؤ، دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذاء ، تم پہ کروڑوں درود

کرنے کو ہوں روک لو، غوطہ لگے ہاتھ دو
ایسوں پر ایسی عطا، تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطا کاروں کو، اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ، مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروڑوں درود

کر دو عدو کو تباہ، حاسدوں کو رو براہ
اہل ولا کا بھلا، تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی، تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی، سرورا، تم پہ کروڑوں درود

کام غضب کے کیے، اس پہ ہے سرکار سے
بندوں کو چشم رضا، تم پہ کروڑوں درود

آنکھ عطا کیجیے، اس میں ضیاء دیجیے
جلوہ قریب آ گیا، تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجیے، تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا، تم پہ کروڑوں درود

فضائل درود شریف

درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ درود پاک کے بے شمار فوائد ہیں اور درود پاک کی بڑی فضیلت ہے۔ سب سے بڑی فضیلت تو اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود صلوٰۃ کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

۱۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس کو قرب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

۳۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور ملائکہ اسکے لئے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

۴۔ارشاد فرمایا سرکار مدینہ ﷺ نے کثرت کرو مجھ پر درود بھیجنے کی یقیناً وہ پاکیزگی ہے تمہارے لئے یعنی بسبب درود کے گناہوں سے پاکی اور ہر طرح کی ظاہری وباطنی، جانی اور مالی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

۵۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھے نہ مرے گا جب تک کہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا۔

۶۔ایک بار درود پاک پڑھنے سے دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

۷۔سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پاک پڑھنے والے کو رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔

۸۔درود پاک پڑھنے والے کے لئے رب تعالیٰ کے فرشتے رحمت اور بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

۹۔شفیع المذنبین ﷺ درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی دیں گے۔

۱۰۔درود پاک پڑھنے والے کا کندھا جنت کے دروازے پر حضور ﷺ کے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائیگا۔

۱۱۔ رسول اللہ ﷺ خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔

۱۲۔ قیامت کے دن سید دو عالم نور مجسم ﷺ درود پاک پڑھنے والے سے مصافحہ کریں گے۔

۱۳۔ درود پاک پڑھنے والے کے سامنے بڑے بڑے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔

۱۴۔ درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

۱۵۔ درود پاک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا خسارہ نہیں ہے۔

۱۶۔ درود پاک گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۱۷۔ بیشک تم میں سے قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا ہوگا۔ (شفا شریف ص ۷۷ جلد دوم)

کیا نذر کروں آقا کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جان بھی تمہاری ہے

۱۸۔ قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں درود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

(شفا شریف ص ۷۷ جلد دوم)

۱۹۔ رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر ص ۲۸ جلد دوم)

۲۰۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل
نہ چہرا ہے ان کو دکھانے کے قابل
کرم نے رکھی لاج سجدوں کی اخترؔ
یہ سر تھا کہاں آستانے کے قابل
میں عشق میں یوں گم ہو جاؤں ہرگز نہ پتہ اپنا پاؤں
دیوانہ سمجھ کر چاہے جہاں پتھر مجھ پر برساتا رہے

درود پاک کے خواص

۱۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رکی رہتی ہیں جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک پر درود نہ پڑھو۔

۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتی ہے اور اوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو۔

(ترمذی)

۳۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُوْمِنٰتِ وَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔

۴۔ سب سے لذیز اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے۔

۵۔ مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جاویں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائیگا۔ وہ

مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جاویں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے؛ میں تیرا نبی ﷺ ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔

۶۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر تابعی ہیں۔ آپ شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرے۔ (فتح القدیر)

۷۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود پاک بعدد معین پڑھا کرتا تھا ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب مدنی تاجدار غم خوار آقا ﷺ اس کے ہاں تشریف لائے اور تمام گھر روشن ہو گیا آپ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود بہت پڑھتا ہے کہ اس کو میں بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا۔ آپ نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا اس کے بعد وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سیدِنا محمدٍ وَّ علیٰ آلِ سیدِنا محمدٍ و بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

حضرت حوا علیہا السلام کا مہر

۹۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے مہر ادا نہ کردو۔ انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے۔ فرشتوں نے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درود پاک پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے۔

۱۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی درود شریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجتا ہے حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے کاروبار کے متولی اور وکیل ہوں گے، حشر، حساب اور میزان میں اعمال کے تولنے کے وقت پل صراط پر چلنے کے وقت اس کے علاوہ سب گناہ بخشوا کر اس شخص کو جنت میں داخل کرائیں گے۔

۱۱۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ۔

یہ کتنا آسان اور بیش بہا نسخہ ہے کہ جس کی بدولت دونوں کام ہو جاتے ہیں درود بھی ہو گیا اور صدقہ بھی۔

۱۱۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے مبارک کے ساتھ چھو جائے گا۔

درود پاک نہ پڑھنے کی وعید

ا۔سیدنا ابن عباس] سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۲۔ایک اور حدیث میں ہے کچھ لوگوں کو قیامت کے دن جنت جانے کا حکم ہوگا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول گئے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام پاک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

۳۔رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا؛ بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔(مشکوۃ شریف)

۴۔ام المومنین حبیبۃ حبیب رب العالمین الصدیقہ بنت صدیق] سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ)۔

ا۔والدین کا نافرمان۔ ۲۔میری سنت کا تارک۔ ۳۔جسکے سامنے

میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

۵۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا سرکار مدینہ سرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی قوم (لوگ) جمع ہو پھر اٹھ جائے نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو وہ یوں اٹھی جیسے بدبودار مردار کھا کر اٹھی ہو۔

۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہو گی وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو دیکھیں گے۔

سب سے بڑا بخیل

۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کے بخیلوں میں سب سے بڑا بخیل کون ہے؟ اور لوگوں میں عاجز ترین کون ہے؟ وہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

۸۔ حضرت عبد اللہ ابن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا وہ دوزخ میں جائے گا۔

صلی اللہ علی حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۔ رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر با مقصد کام جو بغیر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور بغیر درود پاک کے شروع کیا جائے وہ بے برکت ہے اور خیر سے کٹا ہوا۔

مولای صل وسلم دائمًا ابدًا

علی حبیبك خیر الخلق کلهم

ہر کہ باشد عامل صلّوا مدام　　　آتش دوزخ شود بروے حرام

سرکار دو عالم نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خود درود پاک سنتے ہیں

(احادیث کی روشنی میں)

بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ لہذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے کہ مولا کریم جو بندہ مجھ پر ایک بار درورد پاک پڑھے تو اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع)

اس حدیث پاک سے فرشتوں کے دور دراز سے سن لینے کی صفت کا ثبوت ملتا ہے اور اس سے بعض کاملین نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور دراز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے۔

چنانچہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور دراز سے سننے کی اور پہنچانے کی

طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم ﷺ کے کان مبارک دور سننے والے نہیں بنا سکتا۔

۲۔ حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح و سالم رہتے ہیں۔

۳۔ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم ﷺ کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا درود پاک میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

الٰہی ! عشق محمدؐ میں میرا دل معمور ہو جائے

پڑھتا ہوں جو درود وہ بھی مقبول ہو جائے

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درور پاک پڑھتے ہیں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْکَرِيْمِ الْاَمِيْنِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى

تیری عطا عطائے حق — تیری رضا رضائے حق

وحی خدا ہے تیرا کلام — تجھ پر درود اور سلام

جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی فضیلت

ا۔فرمایا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جمعہ) کی چمکتی دمکتی رات میں اور جمعہ کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

۲۔فرمایا تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ دن یوم مشہود ہے۔اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى رَسُوْلِكَ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

۳۔فرمایا اے میری امت! مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے لہذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ سے زیادہ قریب ہوگی۔

۴۔ میری امت! مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔

برمحمدؐ می رسانم صد سلام
آں شفیع مجرماں یوم القیام

۵۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون جمعرات اور جمعہ کو نبی کریم ﷺ پر زیادہ درود پاک پڑھتا ہے۔

٦۔ حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود پاک پڑھے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو حاوی ہو۔

۸۰ سال کی عبادت

۷۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے ۸۰ (اسی) بار یہ درود پاک پڑھا اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اسی (۸۰)

سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنا محمدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ علیٰ آلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیماً۔

۸۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفیٰ وَ رَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ الطَّاھِرَاتِ الْمُطَھَّرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ مَرَّۃٍ

تن من دھن کا سودا کرلیا ہے عشق نبی کی خاطر
یارب میرے مدنی سے مجھ کو جلد ملا در در نہ پھرا

۹۔فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اس پر ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرندے پرندے شجر و حجر اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

مشرق ومغرب کا فرشتہ

دلائل الخیرات میں ایک لاجواب حقیقت درج ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے اوپر بہ سبب تعظیم درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک ایسا فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا بازو مغرب میں، اور پاؤں اس کے ساتوں زمینوں کے نیچ میں ہوتے ہیں اور گردن اس کی عرش سے لگی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے اے فرشتے درود بھیج اس بندے کے اوپر جس نے درود بھیجا تعظیم کے لئے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پس وہ فرشتہ قیامت تک اس آدمی پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنا مُحمدٍ وَّ علیٰ آلِ سَیِّدِنا مُحمدٍ و بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

سیاہ سے سفید عجیب کرشمہ

روضۃ الفائق میں ایک قصہ لکھا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ میں کعبہ اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم یعنی ہر چکر پر درود پاک پڑھتا ہے اور کوئی تسبیح تہلیل وغیرہ

نہیں پڑھتا۔ میں نے اس شخص سے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا میرا والد صبح کو راستہ میں بیمار ہو گیا اور فوت ہو گیا اور اس کا منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر سخت پریشان ہوا۔ روتے روتے آنکھ لگ گئی اتنے میں خواب دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے آج تک دیکھا نہ تھا ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کبھی نہیں سونگھی، تیزی سے قدم اٹھائے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا اور چہرہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا۔ چہرہ فوراً سفید ہو گیا۔ جب وہ واپس جانے لگے تو میں نے منت کی اور نام پوچھا آپ نے جواباً فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ ﷺ ہوں۔ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا تھا، اس کی فریاد کو پہنچا اور اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِهٖ وَ اَهْلِهٖ

تین انمول تحفے

ا۔ درود پاک پڑھنے والے کے گناہ فرشتے تین دن تک نہیں لکھتے۔ اس سے زیادہ امت محمدی کو کیا تحفہ مل سکتا ہے۔

۲۔ پل صراط پر سے گزرتے وقت نور کی کثرت ہوگی۔ اس کی روشنی میں پلک مارنے کی مقدار کے عرصہ میں اس سے عبور کرنا ممکن ہو جائے گا۔

۳۔ محشر کے دن جناب آقائے نامدار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کی دولت نصیب ہوگی۔ یہ کتنے عجیب اور اعلیٰ تحفے ہیں۔

اے ضعف مدد کر درِ احمدؐ پہ گرا دے
درباں کہیں اٹھ کہوں اٹھا نہیں جاتا

درود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک ایسا درود ہے جو ہر کام کے لئے مفید ہے۔

اگر کوئی چاہے کہ سب سے سب گناہ معاف ہو جائیں، قیامت میں کوئی مرتبہ نصیب ہو جائے، فقیری بلکہ قلندری مفت میں مل جائے تو اس درود شریف کا کثرت سے ورد کرے۔ جب کوئی بھی کام نہ ہو کہیں بھی کامیابی کے آثار نظر نہ آویں، کسی دوا یا وظائف سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آخر میں اس درود شریف کا ورد شروع کریں۔ ناممکن چیز ممکن ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ درود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بندوں پر نعمت ہے۔ اس نعمت سے فائدہ اٹھانا آسان ہے اگر صرف ایک مرتبہ بھی اس درود پاک کو پڑھ لیں تو

آدمی رحمت میں سرتاپا غرق ہو جاتا ہے۔درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ علیَ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ
اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ دَائِمَةً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰهِ

دل کی قوت ذکر الٰہی میں — دماغ کی توانائی تلاوت قرآن میں
جسم کی تندرستی نماز میں — اور روح کی راحت درود پاک میں

درود طیّب

اس درود پاک کو درود نہیں بلکہ وظیفہ کہا جائے تو نہایت موزوں ہو گا۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے بہت فائدے ہیں اور اس کے پڑھنے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے لیکن کم از کم ۳۱۳ مرتبہ چوبیس گھنٹوں میں ضرور پڑھنا چاہئے۔ انتہائی موثر درود پاک ہے۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کے پڑھنے کی توفیق بخشے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا
اَحْمَدُ الْمُجْتَبیٰ مُحَمَّدُ الْمُصْطَفیٰ وَ آلِكَ وَ
اَصْحَابِكَ وَ اَزْوَاجِكَ وَ اَحْبَابِكَ وَ ذُرِّیَّاتِكَ وَ اَهْلِ
بَیْتِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ

دل حاضر ہے جان حاضر ہے
عبدل کا ایمان حاضر ہے
اے عشق نبی ﷺ اب تو ہر قیمت پر
میری قسمت کا سودا ہو جائے

درود اعلیٰ

اس درود شریف کے لئے کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا معاملہ فرمایا ہے۔ جواب دیا کہ مجھ کو بخش دیا ہے اور اعلیٰ اعزاز دیا ہے۔ سب سے بڑی چیز تو یہ کہ میرا کوئی بھی حساب کتاب نہ ہوا۔ امام صاحب نے فرمایا یہ کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ درود شریف جو میں پڑھتا تھا اس کی برکت ہے۔ یہ درود پاک بہت مقبول ہے جو شخص اسے ہمیشہ ورد میں رکھے گا تو تمام مخلوق سے ممتاز ہو کر رہے گا۔ راہ زنی، خوف، حادثات، چوری وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ اللہ کریم سب کو اس درود پاک کو پڑھنے کی توفیق دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیَ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنۡبَغِیۡ الصَّلٰوۃُ عَلَیۡہِ

دوامی درود شریف

اس درود شریف کے پڑھنے کا اتنا ثواب ہے جیسے ایک شخص نے پوری دلائل الخیرات کا ورد کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحمدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

چار سو (۴۰۰) حج

حضور سرور کونین ﷺ نے ایک مرتبہ فضائل حج و جہاد بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے ایک جہاد کا ثواب ۴۰۰ حج کے برابر پائیگا۔ وہ لوگ جن میں جہاد کرنے کی طاقت نہیں رہی تھی اس بات کو سن کر ملول اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضور آقائے نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسا ثواب پائے گا جو چار سو مرتبہ کے جہاد کرنیوالے کو ملنا چاہئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود شریف پڑھتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب العالمین ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحمدٍ وَّ علیٰ آلِ سَیِّدِنا مُحمدٍ و بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

فرمایا حضور ﷺ نے کہ زیادہ درود پاک مجھ پر پڑھا کرو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں تم سے میرے ہی بارے میں سوال ہوگا۔

جب فرشتے قبر میں جلوہ دکھائیں گے آپ کا
ہو زباں پر پیارے آقا الصلوۃ والسلام

درود حضوری

حضرت شیخ عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے آقائے دو عالم حضور پرنور ﷺ کو ایک سو بار نیند کے عالم میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا درود پڑھوں جو آپ کو سب سے زیادہ پسند آئے۔ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا پڑھو!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَ عَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحاً مَسْرُوْراً مُؤَیَّداً مَنْصُوْراً وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْماً۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کا جب نام زبان پر آجائے

ادب سے اس مقدس نام پر صل علی پڑھئے
غم والم مصیبت مظالم فاقے تشنگی اور ہر آفت
یہ سب کافور ہو جائیں اگر صل علی پڑھئے
ہر ایک ذرہ نشان منزل مقصود بن جائے
جو راہ شوق میں ہر گام صل علی پڑھئے

بشارت

حضرت خالد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا جب وقت وصال قریب آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے ایک پرچہ پر یہ مضمون لکھا ہوا پایا کہ

بَرَاءَ ةٌ مِّنَ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ كَثِيْرٍ

یعنی خالد بن کثیر کو دوزخ سے نجات ہے۔ اس کاغذ کے پرچہ کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سب کے سب فوراً گھر والوں کے پاس جمع ہو کر اس کا سبب دریافت کرنے لگے۔ ہر ایک حیران تھا اور ہر ایک یہ راز سننے کے لئے بیقرار تھا۔ گھر والوں سے معلوم ہوا کہ ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت خالد بن کثیر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ رات کو دس ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ سَلِّمَ ۔

سبحان اللہ اس درود پاک کو حضور ﷺ پر بھیجنے کا انعام دنیا ہی میں مل گیا، آخرت تو آگے ہے۔

درود شریف ناریہ

یہ ایسا درود شریف ہے جس کے فوائد لکھنا ناممکن ہے۔ یہ درود ایک ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور ولیوں کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔ سب سے زیادہ اس درود شریف کا فائدہ یہ ہے کہ جب بھی رنج و ملال ہو یا کوئی مصیبت آ جائے تو فوراً اس درود پاک کو پڑھا جائے۔ ان شاء اللہ تمام مصیبتیں منٹوں میں ختم ہو جائیں گی۔ اندھیرا اجالے میں بدل جائے گا۔ زحمت رحمت میں تبدیل ہو جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ تُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَ تَنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَ نَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ

لکھا ہوا کشتی نوح پر نام محمد ﷺ اسم گرامی ہے
اس سے ظاہر ہوا کہ اسم اعظم یہی نام نامی ہے

درود کوثر

جس کو تمنا ہو کہ ساقی کوثر ﷺ کے حوض کوثر سے حسب خواہش ساغر ملے تو اس کو چاہئے کہ اس درود شریف کا کثرت سے ورد کرے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جو اپنے وقت کے زبر دست ولی اللہ گزرے ہیں جن سے خود اللہ تعالیٰ بہت راضی تھا اور جن کے حضرت عجمی جیسے بزرگ شاگرد اور مرید تھے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی یہ تمنا رکھتا ہو کہ خدا کا قرب حاصل ہو تو وہ درود کوثر پڑھا کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیّٖنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

رحمتوں کی ہے اگر تجھ کو طلب　　رحمۃ للعالمین کی بات کر
چاہتا ہے دل میں اگر ایماں کا نور　　نور رب العالمین کی بات کر

درودِ قلبی

اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی ہر ایک دعا قبول ہو اور اس کی ہر ایک حاجت پوری ہو تو اس کے لئے یہ لاجواب درود ہے اس کو چاہئے کہ ہر دعا میں اس کو پڑھے ان شاء اللہ اس درود کی برکت سے اس کی ہر دعا قبول ہو گی۔

درود قلبی اللہ تعالیٰ عزّ وجلّ کے فضل و کرم سے قلب کو منور کرتا ہے اور کامیابی دیتا ہے خاص طور پر جب بھی دعا میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ ضرور دعا قبول کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ رَاحَتِ قُلُوْبِنَا وَ شَفِیْعِ ذُنُوْبِنَا وَ طَبِیْبِ ظَاھِرِنَا وَ بَاطِنِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

الٰہی تو جس پر درود سلام بھیجتا ہے
ہے قرآن بھی گواہ اس قول و فعل کا

دے مجھے بھی صدقے قرآن کے
کہوں میں بھی بار بار صلوا علیہ وسلموا تسلیماً

درودِ نور

یہ درود نور کا نور ہے کہ اس کے ایک ایک حرف میں نور کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ صرف اس جگہ اتنا لکھنا کافی ہوگا کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی دن میں غوث اور قطب اور ابدال بنادے اس درود شریف کو پڑھنے سے انشا اللہ تعالیٰ اس دنیا اور اس دنیا کے بیچ کا پردہ اٹھ جاتا ہے۔ اس درود پاک کو پڑھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ دل میں نور پیدا ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ
سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ۔

تیرا جو نام لے لیا صل علی محمد — دل کا چمن نکھر گیا صل علی محمد
تیری ادائے دلبری معنی ناز و رنگ بو
تیری ہی سب کو جستجو صل علی محمد

درودِ وحی

قبرستان میں زیادہ تر پڑھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی برکت سے روحوں کو نجات ملتی ہے اور اس کی برکت سے قیامت تک روحوں کو آرام ملتا رہتا ہے۔ جتنا زیادہ پڑھا جائے اتنا زیادہ ثواب ہوگا یہاں تک کہ اس کا ثواب ماں باپ کی روح کو بخشنے کا ایسا ہے گویا تمام عمر کے ان کے حقوق ادا کر

دیئے۔ انہیں اس سے اتنا درجہ ملتا ہے کہ فرشتے بھی زیارت کو آتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَ صَلِّ عَلٰی مَا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَ صَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ وَ صَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ فِی النُّفُوْسِ وَ صَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَ صَلِّ عَلٰی رَوْضَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دیدارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا نسخہ جذب القلوب میں ہے کہ جو شخص پاکی اور طہارت کے ساتھ اس درود پاک کو ہمیشہ کم از کم 313 مرتبہ پڑھا کرے گا تو حق تعالیٰ جل شانہ خواب میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

طیبہ سے مشرف فرمائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ

۲۔ مفاخر الاسلام میں ہے کہ جوکوئی جمعہ کے روز ہزار بار یہ درود پاک پڑھے گا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

تو حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا یا جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا۔

الٰہی عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں میرا دل معمور ہوجائے

پڑھتا ہوں جو درود وہ بھی مقبول ہوجائے

۳۔ جامع التفاسیر میں ہے کہ جوکوئی جمعہ کی شب کو دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف اس کے بعد گیارہ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے اور بعد سلام سو بار یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

ان شاء اللہ تعالیٰ تین جمعوں تک سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا۔

۴۔ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد پچیس مرتبہ قل شریف پڑھے اور بعد از سلام ایک ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

پانچ جمعوں کے اندران شاءاللہ زیارت نصیب ہوگی۔ درود شریف نور ہی نور ہے۔ رحمت ہی رحمت ہے، برکت ہی برکت ہے۔ دولت ہی دولت ہے۔اورسب سے زیادہ راحت ہی راحت ہے۔

درود الاقطاب

قطب الاقطاب سید احمد البودی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے معمولات سے یہ درود شریف بیان فرماتے ہیں یہ درود پاک انوار اور کشف حاصل کرنے کے لئے لاجواب ہے۔ دونوں ضروریات اس درود پاک کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ اس کو کثرت سے پڑھنے والے کے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ رزق بڑھتا ہے اور آسانی سے حاصل ہوتا ہے قطبیت کے درجے کو حاصل کرنے کیلئے یہ درود شریف بہت موثر ہے۔ اس درود شریف کے پڑھنے سے اسرار الٰہی کھلتے ہیں اور خاص طور پر دین میں دولت اور دنیا میں نعمت اور بیش بہا رزق عطا ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ تَرْيَاقِ الْاَغْيَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَ اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَ اَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَ اَفْضَالِهِ۔

اللہ نے کردی حرام آتش دوزخ
جس کے ہو دل پہ لکھا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درود دُعا بھی ہے اور دوا بھی ہے

حضرت علامہ ابن المشتہر یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہ کی ایسی حمد کروں جو سب سے افضل ہو اور اب تک کسی مخلوق نے نہ کی ہو جو اولین اور آخرین اور ملائکہ مقربین آسمان والوں اور زمین والوں سے افضل ترین ہو تو یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ فَاِنَّكَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔

نبی کے عشق میں آنکھوں سے جو گوہر نکلتے ہیں
گرہ میں لے کے آب چشمہ کوثر نکلتے ہیں
ادب آموز ہے کس درجہ محفل شاہ والا کی
فرشتے بھی یہاں سے آدمی بن کر نکلتے ہیں

دین ودنیا میں سوفیصدی کامیابی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اس درود پاک کو بعد نماز جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے یا کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہوکر اکیلے یا اجتماعی طور پر جیسا بھی ہو مسجد میں یا گھر فجر یا ظہر کے بعد خواہ عصر کی نماز کے بعد جب وقت ملے پڑھیں اس درود شریف کے بے شمار فوائد ہیں۔

۱۔اس کے پڑھنے والے پر اللہ عزوجل فوراً اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

۲۔پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

۳۔پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں۔

۴۔پانچ ہزار درجات بلند کردیئے جاتے ہیں۔

۵۔اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔

۶۔اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔

۷۔جب تک درود میں مشغول رہے گا اللہ تعالیٰ کے معصوم فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

۸۔قبر وحشر میں پناہ میں ہوگا۔

۹۔اللہ کریم اس شخص سے ہمیشہ راضی ہوگا۔ناراض کبھی نہ ہوگا۔

۱۰۔سب سے بڑا اعزاز اس کو یہ ہوگا کہ پانچ ہزار فرشتے پڑھنے والے اور اس کے باپ کا نام لیکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں بن فلاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرتا ہے۔آپ ہر مرتبہ اس کے جواب میں ارشاد فرمائیں گے کہ فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں ہوں۔

نوٹ: اس درود پاک کو پڑھنے کا خاص طور پر عورتوں کو حکم دیا جائے کیونکہ جس گھر میں درود شریف پڑھا جائے گا اس گھر پر اللہ کریم کی رحمتیں نازل ہوں گی۔ اللہ کریم سب کو اس درود پاک کو پڑھنے کی توفیق دے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہزار دن تک نیکیاں

مزرع الحسنات میں ہے کہ جو شخص یہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَامُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ

طبرانی میں ہے کہ اس درود پاک پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(طبرانی) درود پاک یہ ہے:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات) کی درمیانی شب اس درود پاک کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اتار رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

اَلصَّلٰوۃُ الْمَشِیْشِیَّۃُ

فضائل : قطب وقت سید عبد الغنی رضی اللہ عنہ مجدد وقت، مجدد دین، امام زبیدی کے پیرومرشد ہیں، عارف باللہ احمد نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ اس درود شریف کے پڑھنے سے وہ انوار و برکات حاصل ہوتے ہیں جن کی حقیقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور اس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح ربانی حاصل ہوتی ہے اور صدق و اخلاص سے ہمیشہ پڑھنے والے کا سینہ کھل جاتا ہے، کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے اور باطن اور ظاہر کی تمام آفتوں، بلاؤں اور باطنی و ظاہری بیماریوں سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور کاروبار میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے توفیق دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایات اس کے شامل حال رہتی ہیں۔

وظیفہ

اس درود شریف کا وظیفہ دو طرح پر ہے۔

۱۔ نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ اور نماز مغرب کے بعد ایک مرتبہ پڑھا جائے۔

۲۔ بعد نماز فجر ۳ بار، بعد نماز مغرب ۳ بار، بعد نماز عشاء ۳ بار پڑھا جائے۔

(فض ۱۱۱،۱۱۲)

درود شریف یہ ہے!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ مِّنْهُ انْشَقَّتِ الْاَسْرَارُ وَ انْفَلَقَتِ الْاَنْوَارُ وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ وَ تَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ اٰدَمَ اَعْجَزَ الْخَلَائِقَ وَ لَهٗ تَضَآئَلَتِ الْفُهُوْمُ فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَّ لَا لَاحِقٌ فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهٖ مُوْنِقَةٌ وَّ حِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ بِفَيْضِ اَنْوَارِهٖ مُتَدَفِّقَةٌ وَلَا شَيْءَ اِلَّا وَهُوَ بِهٖ مَنُوْطٌ اِذْ لَوْ لَا الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوْسُوْطُ صَلٰوةً تَلِيْقُ بِكَ مِنْكَ اِلَيْهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ وَ حِجَابُكَ الْاَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِنَسَبِهٖ وَ حَقِّقْنِيْ بِحَسَبِهٖ وَ عَرِّفْنِيْ اِيَّاهُ مَعْرِفَةً اَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْجَهْلِ وَ اَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَّوَارِدِ الْفَضْلِ وَ احْمِلْنِيْ عَلٰی سَبِيْلِهٖ اِلٰی حَضْرَتِكَ حَمْلًا مَّحْفُوْفًا بِنُصْرَتِكَ وَ اقْذِفْ بِيْ عَلَی الْبَاطِلِ فَاَدْمَغَهٗ وَ زُجَّ بِيْ فِيْ بِحَارِ الْاَحَدِيَّةِ وَ انْشُلْنِيْ مِنْ اَوْحَالِ التَّوْحِيْدِ وَ اَغْرِقْنِيْ فِيْ عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰی لَا اَرٰی وَ لَا اَسْمَعَ وَلَا اَجِدَ وَلَا اُحِسَّ اِلَّا بِهَا وَ اجْعَلِ الْحِجَابَ الْاَعْظَمَ حَيٰوةَ رُوْحِيْ وَ رُوْحَهٗ سِرَّ حَقِيْقَتِيْ وَ حَقِيْقَتَهٗ جَامِعَ عَوَالِمِيْ بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الْاَوَّلِ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا

بَاطِنُ اِسْمَعْ نِدَآئِیْ بِمَا سَمِعْتَ بِہٖ نِدَآءَ عَبْدِكَ زَكَرِيَّا وَ انْصُرْنِیْ بِكَ لَكَ وَ اَيِّدْنِیْ بِكَ لَكَ وَ اجْمَعْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ غَيْرِكَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَ هَيِّءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ: یا اللہ! اس ذات والا پر درود بھیج جس سے اسرار ظہور پذیر ہوئے اور انوار طلوع ہوئے اور وہ جس میں حقیقتیں ارتقاء وکمال کو پہنچیں اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم بھی آپ میں اترے کہ تمام مخلوق کو عاجز کر دیا اور اس کے سامنے تمام عقول عاجز آ گئیں، اس کی حقیقت کو نہ ہم سے پہلے پا سکے اور نہ بعد والے پا سکیں گے، عالم ملکوت کے باغات اس کے جمال کی چمک سے مزین ہیں اور عالم جبروت کے حوض اس کے انوار کے فیضان سے چھلک رہے ہیں اور تمام کائنات میں کوئی شئی ایسی نہیں ہے جو اس سے مربوط نہ ہو جب کہ واسطہ نہ رہے تو موسوط بھی نہیں رہتا۔ یا اللہ ایسا درود بھیج جو تیری عظمت کے لائق تیری جناب سے اس ذات والا کی طرف اس شان وعظمت کے ساتھ ہو جس کی اہلیت وقابلیت اس ہستی پاک میں

ہے۔ اے اللہ بلا شک وشبہ وہ ذات والا تیرا جامع ترین بھید ہے جو تیری ہستی پاک کی بے مثل دلیل ہے اور تیرے حضور میں تیرا سب سے بڑا حجاب قائم ہے۔ یا اللہ مجھے اس کے نسب سے ملا دے اور اس کے حسب یعنی تقویٰ سے محقق کر دے اور اس کے واسطہ سے مجھے ایسی معرفت عطا فرما کہ اس معرفت کے ذریعہ سے جہالت کے گڑھوں سے بچ جاؤں اور اس کے ذریعہ سے فضائل وکمالات کے گھاٹوں سے سیراب ہو جاؤں اور اس ذات والا کے راستہ پر اپنی بارگاہ تک اپنی بھرپور مدد کے ساتھ چلائے جا اور مجھے باطل پر حملہ آور ہونے کی طاقت عطا فرما کہ میں اسے کچل کر رکھ دوں۔ اور مجھے احدیت کے سمندر میں ڈال دے اور مجھے توحید کے شکوک وشبہات سے بچالے اور مجھے بحر وحدت کے چشمے میں غرق فرما دے یہاں تک کہ میں نہ دیکھوں، نہ سنوں، اور نہ پاؤں اور نہ محسوس کروں مگر اسی سے اور حجاب اعظم محمد مصطفیٰ ﷺ کو میری روح کی زندگی اور ان کی روح مبارک کو میری حقیقت کا بھید بنا دے اور حضور ﷺ کی حقیقت کو میرے تمام حالات اجزاء اعضائے ظاہری و باطنی سے متعلق فرما دے تاکہ آپ کے سوا اور کسی سے تعلق ہی نہ رہے، بربنائے تحقیق حق یعنی روز میثاق کے عہد اور بلیٰ (کہ اتباع محمد مصطفیٰ ﷺ میں کیا) اے اول! اے آخر، اے ظاہر، اے باطن!

میری پکارسن لے جس طرح اپنے بندے زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی پکارسن لی اپنی خاص اعانت سے خاص اپنی رضا کے لئے میری مدد فرما اور میرے اور اپنی جناب میں جمعیت فرما اور میرے اور اپنے غیر کے درمیان میں آجا یعنی کسی وقت بھی مجھے کسی حجاب میں نہ رکھیو، اللہ اللہ اللہ بے شک جس اللہ کریم نے آپ پر قرآن مجید اتارا۔ معاد یعنی جہاں کا وعدہ کیا ہے وہاں لوٹائے گا، اے ہمارے رب اپنی جناب سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے کی بھلائی مہیا کر، ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس پر درود بھیجو اور سلام جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ التَّفْرِیْجِیَّۃُ

فضائل: خزینۃ الاسرار میں شیخ عارف محمد حقی نازلی امام قرطبی سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس درود شریف کو ہر روز ہمیشہ ۴۱ بار یا ۱۰۰ بار یا زیادہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے غم اور فکر کو دور، اس کی تکلیف اور مشکل کو حل کر دے، اس کا کام آسان کرے، اس کا سر نورانی کر دے، اس کی قدر بلند کر دے، اس کی حالت سنوار دے اور اس کا رزق وسیع کرے، بہت

زیادہ بھلائیوں اور نیکیوں کے دروازے اس پر کھول دے، حکومت میں اس کی بات کا اثر ڈال دے، زمانے کے حادثوں سے اسے مامون کرے۔ بھوک اور محتاجی کی تکلیف سے اسے بچالے، مخلوق کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دے اور اللہ کریم سے جو چیز مانگے اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرے۔ مذکورہ فوائد اور اس کے علاوہ بے شمار برکات اس درود شریف کو ہمیشہ پڑھتے رہنے سے حاصل ہوتی ہیں۔

وظیفہ

اس درود شریف کا وظیفہ کرنے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

۱۔ ہر پنجگانہ نماز کے بعد گیارہ بار پڑھے۔

۲۔ نماز صبح کے بعد التالیس بار پڑھے۔

۳۔ ہر روز سو بار پڑھے۔

۴۔ ہر روز مرسلین کی گنتی کے مطابق ۳۱۳ بار پڑھے۔ (علیہم السلام)

۵۔ ہر روز ایک ہزار بار ہمیشہ پڑھے۔ اس کو وہ کچھ ملے گا کہ صفت کرنے والے اس کی تعریف نہ کر سکیں کہ نہ اس کو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی انسان کے دل میں خیال گزرا۔

۶۔ کسی اہم معاملہ میں کامیابی چاہنے والا یا کسی بلا میں گرفتار شخص یہ درود

شریف چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی مراد اور مطلب برآری نیت کے مطابق کردے گا۔ (فض ص ۱۶۴ و ۱۶۵)

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ تُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَ تَنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

ترجمہ: یا اللہ درود بھیج کامل اور پورا اسلام بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس کے وسیلہ سے مشکلات حل ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے پریشانیاں کھل جائیں اور اس کے وسیلہ سے حاجات پوری ہو جائیں اور اس کے توسل سے تمنائیں برآئیں اور انجام اچھے ہوں۔ اور بادل آپ کے چہرے مبارک کی برکت سے برستا ہے۔ اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر بھی ہر لمحہ میں ہر سانس میں اپنی تمام کی تمام معلومات کی تعداد کے مطابق درود وسلام بھیج۔

اَلصَّلٰوۃُ الْمُنْجِیَۃُ

فضائل: ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار بار پڑھا جائے تو مشکل حل ہو جائے اور مراد پوری ہو جائے۔ یہ درود شریف رسول کریم ﷺ نے شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سکھایا جب وہ بحری جہاز میں سوار تھے۔ جہاز ڈوبنے لگا، تمام لوگ چلانے لگے۔ شیخ مذکور پر خواب کا غلبہ ہوا۔ رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، فرمایا جہاز والوں سے کہو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں۔ کہتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے بیان کیا تو جب ہم نے تین سو بار پڑھا تو جہاز چل پڑا۔ جو کہ پانچ سو بار پڑھے ہر قسم کا فائدہ اور غناء حاصل کرے۔

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ درود شریف عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ آدھی رات کو جو کوئی کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے لئے پڑھے اللہ تعالیٰ پوری کر دے گا۔ واقعی قبولیت دعا کے لئے اچک لیجانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار، اکسیر اعظم اور بہت تریاق ہے۔

(فض ۶۷تا۷۸)

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحمدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَ تُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ترجمہ: یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج ، ایسا درود کہ اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بچا اور اس کے وسیلہ سے ہماری جملہ حاجتیں پوری کر دے اور اس کے وسیلہ سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کر دے اور اس کے ذریعہ سے اپنی جناب میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اس کے سبب سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

درودتاج

حضرت مولانا قاری سلیمان صاحب پھلواری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ وسلام میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے درود تاج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کے لئے منظوری عطا فرمایئے کہ یہ ایصال ثواب کے وقت ختم میں پڑھا جایا کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا۔ اس درود شریف کی فضیلت بہت بڑی ہے۔ دیگر فضائل اور اس کے پڑھنے کے طریقے مطبوعہ کتابوں میں تحریر ہیں۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَ الْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَ الْوَبَاءِ وَ الْقَحْطِ وَ الْمَرَضِ وَ الْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ ۔ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَ الْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَ جِبْرِیْلُ خَادِمُهٗ وَ الْبُرَاقُ

مَرْكَبُهٗ وَ الْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مُقَامُهٗ وَ قَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَ الْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَ الْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَ الْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَ مَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٌ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ ۔ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے سرداراور آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ معراج والے، براق والے، علم والے، بلا، وبا، قحط، مرض دور کرنے والے پر، ان کا نام لکھا ہوا بلند عرش پر لوح وقلم میں منقوش ہے۔ عرب وعجم کے سردار ہیں، آپکا جسم پاکیزہ، معطر، منور ستھرا کعبہ اور حرم میں، آفتاب، اندھیرے کو دور کرنے والے، چودھویں کے ماہ منیر، بلندی کے صدر، ہدایت کے نور، مخلوق کو پناہ دینے والے، اندھیروں کے چراغ، اچھی عادات والے، تمام امتوں

کی شفاعت کرنے والے، صاحب جود وکرم، اللہ کریم ان کا حافظ اور جبریل علیہ السلام ان کا خادم، براق ان کی سواری اور معراج ان کا سفر، سدرۃ المنتہیٰ مقام، قاب قوسین قرب الٰہی ان کا مطلوب، اور مطلوب ان کا مقصود اور مقصود ان کا موجود، تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں کے ختم کرنے والے، گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے، غربا سے انس رکھنے والے، تمام جہانوں کے لئے رحمت، عاشقوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، عارفوں کے آفتاب، اللہ کی راہ میں چلنے والوں کے لئے چراغ، مقربین کے لئے شمع فروزاں، فقیروں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت کرنیوالے، ثقلین کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں کے امام، دونوں جہانوں میں ہمارے وسیلہ، قاب قوسین والے، دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کے رب کے محبوب، امام حسن اور امام حسین کے نانا، ہمارے آقا اور ثقلین کے والی، ابوالقاسم محمد بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے نور، اے اس کے جمال کے نور کا اشتیاق رکھنے والو! اس پر اس کی آل پر اس کے صحابہ پر درود بھیجو اور سلام عرض کرو جیسا کہ سلام عرض کرنے کا حق ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ الْفَاتِحَۃُ

جواہر المعانی مطبوعہ مصر میں اس درود شریف کے بہت زیادہ محیر العقول فضائل درج ہیں۔ عارف تیجانی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی اکرم ﷺ بوقت زیارت ارشاد فرماتے ہیں جو اس درود شریف کو ایک بار پڑھے اس کو اتنا ثواب مل جائے گا جتنا کہ اس دن درود وظائف پڑھنے والوں کو ملے گا۔

غوث زمانہ حضرت محمد البکری الکبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان اس درود شریف کو عمر بھر میں ایک بار پڑھ لے گا اگر بفرض محال وہ دوزخ میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں میرا دامنگیر ہو جائے۔(فض ۱۴۴)

درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَ النَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهِ الْعَظِیْمِ۔

ترجمہ: یا اللہ! درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو کھولنے والے ہیں اس کے جو بند کیا گیا تھا اور جو گزرا اس کے بند کرنے والے ہیں اور جو دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری

سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اوران کی آل پر اوران کے اصحاب پر ان کی قدر ومنزلت عظیمہ کے حق کے مطابق درود بھیج۔

صَلٰوۃُ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ

السید ابی الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ مولف حزب البحر و امام طریقہ شاذلیہ عالیہ فرماتے ہیں:

فضائل: ا۔اس درود شریف کوایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آجائے تو یہ درود شریف پانچ سو بار پڑھا جائے اللہ کریم بحرمت نبی کریم ﷺ اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور مشکل حل فرما دیتا ہے۔درود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَ الْاَسْمَآءِ وَ الصِّفَاتِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو نور ذاتی ہیں۔ تمام اسماء و آثار وصفات میں سریان کیے ہوئے ہیں اور ان کی آل اور اصحاب پر اور سلام بھیج۔

صَلٰوۃُ السَّعَادَۃِ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کوایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔(فض ۱۴۹)

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

ترجمہ: یا اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے، ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہو۔

صلٰوۃ غوثیہ

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض سے لیا گیا ہے۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ وَ اٰلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ

ترجمہ: یا اللہ ہمارے سردار اور آقا کرم وسخا کی کان حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود، برکت اور سلام بھیج۔

صلوٰۃ چشتیہ

از بیاض قبلہ الحاج پیر غوث محمد صاحب چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ

ترجمہ: یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر ذرہ کی گنتی کے مطابق ایک لاکھ ضرب ایک ہزار یعنی دس کروڑ بار درود بھیج۔

صلوٰۃ نقشبندیہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَ نَیِّرِ الْاَوْلِیَاءِ وَ زِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَ لُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَ ضِیَاءِ الْخَافِقَیْنِ۔

ترجمہ: یا اللہ ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ، اولیاء کے آفتاب تاباں، برگزیدہ بندوں کے ماہ درخشاں، ثقلین کے سورج، مشرق و مغرب کی ضیا حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج۔

صلوٰۃ خضریہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر سلام اور

درود بھیج۔

(اجازت عطا فرمودہ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ)

صلوٰۃ کمالیہ

فضائل: ایک بار پڑھنے سے ستر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو وہ مغرب اور عشاء کے درمیان بلا تعداد اس درود شریف کو پڑھا کرے ان شاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ بڑھ جائے گا۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَامِلِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَ عَدَدَ كَمَالِهٖ۔ (فض،۱۹)

ترجمہ: یا اللہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ نبی کامل پر اور آپ کی آل پر درود و سلام اور برکتیں بھیج، ایسی جیسی تیرے کمال کی انتہاء نہیں ہے اور اس نبی پاک کے کمال کا شمار نہیں ہے۔

صَلٰوۃُ حَلِّ الْمُشْکِلَاتِ

مفتی دمشق حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت مشکلات میں گرفتار ہو گئے، وہاں کا وزیر ان کا سخت دشمن ہو گیا۔ وہ رات کو نہایت درجہ

کرب وبلا میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تشریف لائے، تسلی دی اور یہ درود شریف سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا، اللہ کریم تیری مشکل حل کردے گا۔آنکھ کھل گئی، یہ درود شریف پڑھا تو مشکل حل ہوگئی۔

اکابرین ملت نے اکثر مشکلات میں اس کو پڑھا ہے، فتاویٰ شامی کے مولف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔(فض ص ۱۵۴)

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ قل یاایھا الکفرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورہ اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونے پر قبلہ رو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار **استغفر اللہ العظیم** پڑھے، اس کے بعد دوزانو مودبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کررہا ہوں، سو بار دو سو بار، تین سو بار غرضیکہ پڑھتا جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے۔ جب پچھلی رات جاگے تو پھر اس جگہ مودبانہ بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے۔ پڑھتے وقت اپنی حاجت یا حل مشکلات کا تصور رکھے۔ ان

شاء اللہ تعالیٰ ایک رات میں یا تین راتوں میں مراد برآئے گی۔آخری رات جمعہ کی ہوتو بہتر ہے۔درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: یا اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام اور برکتیں بھیج، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دستگیری کیجئے میرا حیلہ اورکوشش تنگ آچکے ہیں۔

صلوٰۃ قطب الاقطاب سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ

فضائل: ا۔انوار کثیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔بہت سے اسرار منکشف ہوجاتے ہیں۔

۳۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب اور بیداری میں ہوجاتی ہے۔

۴۔قطب کے درجے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔

۵۔باطنی اور ظاہری رزق بسہولت میسر آتا ہے۔

۶۔نفس، شیطان اور تمام دشمنوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے غالب آجاتا ہے۔

۷۔اس کے خواص بے شمار اور ان گنت ہیں۔

۸۔اسے تین مرتبہ پڑھیں تو دلائل الخیرات کے ختم کا ثواب ملتا ہے۔

شرائط ورد

ا۔وضو کامل ہو۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کی حضوری کا تصور ہو۔

وظیفہ:ا۔ نماز فجر اور مغرب کے بعد ۳،۳ بار پڑھے، عجیب وغریب اسرار نظر آئیں گے۔

۲۔ ہر نماز کے بعد سات بار پڑھے۔

۳۔ ایک سو بار پڑھے تو ۳۳ بار دلائل الخیرات کے پڑھنے کا ثواب ملے۔

۴۔ چالیس روز ۱۰۰ بار روزانہ استقامت کے ساتھ پڑھے تو ایسے انوار اور بھلائیاں دیکھے کہ ان کی قدر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔(فض ص ۵۶، ۸۷) درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ وَ لَمْعَةِ الْقَبْضَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ وَ اَفْضَلِ الْخَلِيْقَةِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَ اَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَ مَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَ خَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الْاِصْطِفَائِيَّةِ صَاحِبِ الْقَبْضَةِ الْاَصْلِيَّةِ وَ الْبُهْجَةِ السَّنِيَّةِ وَ الرُّتْبَةِ الْعُلِيَّةِ مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَآئِهٖ فَهُمْ مِنْهُ وَ اِلَيْهِ وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ

عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَ رَزَقْتَ وَاَمَتَّ وَ اَحْيَيْتَ اِلٰى يَوْمِ تَبْعَثُ مَنْ اَفْنَيْتَ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: یا اللہ درود، سلام برکت بھیج ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد ﷺ نورانی اصل کے شجر اور رحمانی ظہور کی چمک اور انسانی تخلیق کے افضل اور جسمانی صورت کے اشرف اور ربانی بھیدوں کی کان اور برگزیدہ علوم کے خزانے، اصلی ظہور والے اور روشن طلعت اور بلند مرتبہ پر وہ جس کے جھنڈے کے نیچے تمام انبیائے کرام علیہم السلام ہونگے۔ وہ سب نبی، حضور ﷺ سے فیضیاب ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرنیوالے اور منتسب ہیں، اور صلوٰۃ وسلام اور برکت ہو آپ (ﷺ) پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اس تعداد کے مطابق جو آپ نے مخلوق پیدا کی اور رزق دیا اور موت دی، زندگی بخشی، اس دن تک کہ تو زندہ کرے گا جس کو مردہ کیا اور خوب سلام بھیج اور بالواسطہ، بلا واسطہ تمام تحمیدات اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ اَذِقْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ لَذَّةَ وِصَالِهٖ

ترجمہ: یا اللہ! درود، سلام، برکات بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اور درود کے وسیلہ سے آپ کے وصال کی لذت چکھادے۔

(جواہر البحار، ج ۳ ص ۳۸)

خاصیت: برکات زیارت

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِھَا وَ عَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَائِھَا وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ

ترجمہ: یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔

(جواہر البحار ج ۳ ص ۴۰)

خاصیت: جسمانی وروحانی بیماریوں سے شفاء

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دعائے خلیل ونوید مسیحا

حضور سرور دو عالم فخر آدم و بنی آدم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میں دعائے خلیل ونوید مسیحا ہوں۔“

حضور ﷺ کے جدامجد حضرت کعب بن لوی نے یوم العروبہ کو قوم کو جمع فرمایا (اسی وجہ سے اس کا نام یوم الجمعہ ہوا) اور حضور ﷺ کی بعثت مبارکہ کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ کی عظمت وفضیلت اور آپ کا میلاد پاک بیان کرتے ہوئے کہا کہ وہ جب تشریف لائیں تو جس کام کا حکم فرمائیں اس کی اتباع کرنا اور وہ تمہارے حرم ہیں۔ عظیم خبر دینے والے بن کر تشریف لائیں گے اور نبی کریم ﷺ بن کر اس سے نکلیں گے اور پھر یہ اشعار پڑھے جن سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضور ﷺ کا میلاد شریف آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی مسلسل منایا جاتا رہا ہے۔

حضرت کعب بن لوی فرماتے ہیں۔

عَلٰی غَفْلَةٍ یَاتِی النَّبِیّ مُحَمَّداً
فَیُخْبِرُ اَخْبَارَ صُدُوْقٍ خَبِیْرُھَا

یعنی لوگوں کی غفلت کے زمانے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی بن کر تشریف لائیں گے اور اپنے خبیر کی سچی خبریں دیں گے۔ دوسرے شعر میں فرماتے ہیں۔

یَا لَیْتَنِی شَاھِدِ فَحْوَاءِ دَعْوَتِہٖ
حِیْنَ الْعَشِیْرَةِ یَبْغِی الحقّ خذلانه

یعنی میں کاش آپ کی دعوت کیوقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اس وقت موجود ہوتا جب آپ کا قبیلہ حق کے ذلیل ہونے کی خواہش کرتا۔

۵۶۰ سال پہلے

حضرت کعب بن لوی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تقریباً پانچ سو ساٹھ سال کا فرق ہے۔ حضرت کعب نے ان اشعار کے بعد جو خطبہ بلیغ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے۔

کہ جان لو اور اس پر عمل کرو۔ یہ رات کی تاریکی صبح کی روشنی، زمین کا بچھونا، آسمان کا خیمہ، پہاڑوں کی میخیں، ستاروں کا چمکنا، اور پہلے جیسے آخر والے

پس صلہ رحمی کرو اور اپنے سسرال کی نگہبانی کرو اور تمہارے اموال میں کثرت ہوگی اور تمہارا گھر آخرت میں ہے اور جو اس کے علاوہ کہتا ہے اس کا محض گمان ہے۔

حضرت کنانہ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ کے اجداد میں سے حضرت کنانہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ بڑے صاحب علم وفضیلت بزرگ تھے۔ اہل عرب حصول علم کے لئے انہی کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے۔

یہ حضرت کنانہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ معظّمہ سے ایک نبی نکلیں گے انہیں احمد کے نام سے پکارا جائے گا اور وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں گے۔ نیکی اور احسان کا درس دینگے اور مکارم اخلاق سکھائیں گے۔ لہذا ان کی تابعداری کرنا اس سے تمہارے عز وشرف میں اضافہ ہو گا اور ان کی عزت کرنا تا کہ تمہاری عزت ہو اور ان کی تکذیب نہ کرنا کیوں کہ جو کچھ بھی ان کے ساتھ آئے گا وہ حق ہوگا۔

محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

قبل ولادت

تبع اول

رسول کریم ﷺ کی تشریف آوری سے تقریباً ایک ہزار سال پہلے تبع اول حمیری سرزمین مدینہ طیبہ سے گزرا ہے۔ تبع اول اور اہل مدینہ اوس و خزرج کے درمیان شدید جنگ رہی۔ تبع نے اس آبادی کو تباہ و برباد کرنے کی قسم کھائی مگر اسے علمائے یہود نے اس ارادے سے باز رہنے کی تلقین کی اور اسے سمجھایا کہ تو اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہوسکے گا کیونکہ ہم نے اس کا نام تورات میں پڑھا ہے کہ یہ نبی آخر الزمان ﷺ کی بستی ہے جو کہ بنو اسمٰعیل میں سے ہوں گے اور یہ کہ ہم یہاں سے نہیں جائیں گے ہوسکتا ہے ہمیں اس نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جائے ورنہ ہماری قبروں پر تو کبھی نہ کبھی ان کے جوڑوں کا غبار پڑ ہی جائے گا۔

میری خاک یارب نہ برباد جائے
پس مرگ کر دے غبارِ مدینہ

اس پر تبع اول حمیری نے ان تمام علماء کی رہائش کا اہتمام کر دیا اور ایک خط لکھ کر بڑے عالم کو دیا اور کہا جب حضور ﷺ تشریف لائیں تو یہ خط ان کی بارگاہ

تک پہنچا دینا۔

خط کا مضمون

اِلٰی مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَ نَبِیِّ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ خَاتَمِ النَّبِیّیْنَ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ تُبَّعِ الْاَوَّلِ الْحَمِیْرِیْ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنِّیْ اٰمَنْتُ بِکَ وَ کِتَابِکَ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلَیْکَ وَاَنَا عَلٰی دِیْنِکَ وَ سُنَّتِکَ وَ آمَنْتُ بِرَبِّکَ وَ بِکُلِّ مَا جَاءَ مِنْ رَّبِّکَ مِنْ شَرَائِعَ الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ فَاِنْ اَدْرَکْتُکَ فَبِهَا وَ اِلَّا فَاشْفَعْ لِیْ وَلَا تَنْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاِنِّیْ مِنْ اُمَّتِکَ الْاَوَّلِیْنَ وَ مِلَّةِ اَبِیْکَ اِبْرَاهِیْمَ۔ (ثمرات الاوراق، وفاء الوفا مفھوم حجة)

ترجمہ: محمد ﷺ بن عبد اللہ، اللہ کے نبی، خاتم النبین، رب العالمین کے فرستادہ ﷺ کی طرف تبع اول حمیری کی طرف سے ہے۔

امابعد! میں آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا ہوں اور آپ کے دین اور طریقہ پر ہوں۔ آپ کے رب پر اور جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کے سلسلہ میں آیا اس پر ایمان لایا ہوں، اگر میں آپ کا زمانہ پالوں تو بہتر ورنہ قیامت میں میری شفاعت فرمانا۔ اور مجھے بھول نہ

جانا۔ میں آپ کا پہلا امتی ہوں۔ آپ کی آمد سے پہلے آپ پر ایمان لایا ہوں میں آپ کے اور آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں۔

خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام

تبع نے یہ خط سر بمہر کر کے بڑے عالم دین کے سپرد کیا اور تاکید کی کہ یہ بارگاہ رسالت میں پہنچا دے۔ چنانچہ یہ خط نسل در نسل چلتے ہوئے تقریباً ایک ہزار سال کے بعد حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ (جو کہ اسی بڑے عالم ربانی کی نسل سے تھے) کے ذریعے حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خط کا مضمون پڑھ کر تین مرتبہ فرمایا،

مَرْحَبا بِا تبَّعِ مَرْحَبَا بِالْاَخِ الصَالِحِ۔

مواہب لدنیہ میں مروی ہے کہ جب یمن کا بادشاہ ابرہہ خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کے ناپاک ارادے سے مکہ معظّمہ کے قریب پہنچا۔ یہ خبر اور اس کا ارادہ جب قریش کو معلوم ہوا تو قریش حضرت عبدالمطلب کے پاس آئے اور سب نے حضرت عبدالمطلب سے عرض کیا کہ ابرہہ خانہ کعبہ کو شہید کرنا چاہتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا اس کے ارادہ کا علم ہو چکا ہے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ پاک کا گھر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا خود محافظ ہے۔

ابرہہ کے فوجیوں نے قریش کے جانور پکڑ لئے ان میں حضرت عبد المطلب کے بھی چار سو اونٹ تھے۔ اس خبر کو سن کر حضرت عبد المطلب قریش اور سرداران قریش کے ہمراہ کوہ ثبیر پر تشریف لے گئے۔ اس وقت حضرت عبد المطلب کی پیشانی پر نور محمدی ﷺ مثل چاند چمکنے لگا۔ اور اس کی شعاع خانہ کعبہ پر پڑی۔ عبد المطلب نے اس نور پاک کو دیکھ کر قریش سے فرمایا واپس مکہ چلو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ یہ نور جو میری پیشانی پر مثل چاند چمک رہا ہے، تمہاری اور خانہ کعبہ کی حفاظت کر گیا اور ہماری فتح یقینی ہے۔ قریش مکہ واپس آ گئے۔ ابرہہ کا سفیر مکہ معظّمہ آیا تا کہ سردار مکہ حضرت عبد المطلب سے گفتگو کرے آپ کے چہرہ پاک کو دیکھ کر دم بخود ہو کر جھکا اور بیہوش ہو کر گر گیا۔ اس حالت میں اس کے گلے سے ذبح شدہ بیل کی سی آواز نکلنے لگی۔ جب ہوش آیا تو عبد المطلب کے قدموں میں سربسجود ہو کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ قریش کے سردار ہیں۔ قریش نے یہ منظر دیکھ کر حضرت عبد المطلب سے گزارش کی کہ آپ بذات خود ابرہہ کے پاس تشریف لے جائیں۔ آپ ابرہہ کے پاس گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ راستہ میں سفید ہاتھی نے آپ کے چہرہ مبارک پر اس نور مبارک کو دیکھ کر بزبان فصیح اللہ پاک کی قدرت سے بولا اے عبد المطلب جو نور آپ کی پیشانی میں

ہے اس کو سلام کرتا ہوں۔ وہ ہاتھی جب حدود حرم میں داخل ہوا تو سر بسجود ہو گیا۔ اس کو اٹھانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اٹھ نہ سکا۔

حضرت عبد المطلب جب ابرہہ کے پاس پہنچے۔ اس نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال اور عزت افزائی کی اور آنے کا سبب معلوم کیا۔ آپ نے فرمایا تیرے لشکری میرے اونٹ ہانک لائے ہیں ان کو واپس کر دے۔ اس نے کہا آپ صرف اس کام کے لئے آئے ہیں۔ آپ اگر یہ فرماتے میں آپ کے کعبہ کو منہدم نہ کروں تو آپ کی یہ بات بھی مان لیتا اور واپس چلا جاتا۔ حضرت عبد المطلب نے جواب دیا کعبہ میرا گھر نہیں ہے، وہ جس کا گھر ہے وہی اس کی حفاظت کرے گا۔ میں اونٹوں کا مالک ہوں مجھے ان کی فکر ہے۔ وہ واپس کر دے۔ ابرہہ نے اونٹ اور دوسرے جانور واپس کرنے کا حکم دے دیا۔ آپ تمام جانوروں کو لے کر واپس مکہ مکرمہ تشریف لے آئے۔

اس کے بعد ابرہہ نے خانہ کعبہ پر حملہ کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابابیل کا لشکر بھیج کر ابرہہ کے لشکر کو چبائے ہوئے بھوسہ کی طرح ریزہ ریزہ کر دیا۔

فائدہ یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے ۵۵ روز پہلے کا ہے۔

امام احمد اور براز اور طبرانی، حاکم اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں اللہ پاک کا بندہ (عبد دیگر وعبدہ چیزے دیگر) اور خاتم النبین ہوں (آخری نبی، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا بنانے کے لئے خمیر تیار کیا گیا۔ تم اس وقت کے واقعات مجھ سے معلوم کر سکتے ہو۔ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر ہوں۔ جیسے تمام انبیاء کی والدہ انبیاء کی ولادت سے قبل دیکھا کرتی تھیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محل نظر آئے۔ اس کو حافظ ابن حجر نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔ (انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

مواہب لدنیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس رات آپ کا نور پاک آپ کی والدہ ماجدہ کی طرف منتقل ہوا اس رات چوپائے انسانوں کی طرح گویا ہو کر بولے۔ خدا کی قسم آج کی رات ہادی برحق امام الانبیاء، سراج الدنیا والاخرہ رحم مادر میں قیام پذیر ہو گئے ہیں۔ مبارک ہو اسی رات بادشاہوں کے تخت اوندھے ہو گئے۔ مشرق ومغرب، خشکی وتری کے جانوروں نے بشارت ومبارک دی۔ آپ کے قیام صلب کے زمانہ میں ہر ماہ

ایک منادی کی آواز سنی جاتی تھی! اے ساکنان زمین وآسمان تم کو بشارت ہو ایک ایسے رحمت مجسم کی جو تمام عالم کے لئے برکت ورحمت ہیں۔ وہ تم میں آنے والے ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں جس رات آپ کی ولادت ہوئی وہ رات نور علی نور تھی۔ تمام دنیا منور ہوگئی تھی۔ اور ہر طرف انوار الٰہی کی بارش ہورہی تھی۔ (انوار محمدیہ)

مواہب لدنیہ نے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حضرت عبدالمطلب شروع جوانی میں ایک دن سوکر اٹھے تو ان کی آنکھوں میں سرمہ اور بالوں میں چمک اور چہرہ پر کشش اور جسم سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔ یہ سب کچھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی وجہ سے تھا جو اُن کی پیشانی پر چمکنے لگا تھا۔ لوگ ان کو دیکھ کر متحیر ہوتے تھے ان کو ایک کاہنہ کے پاس لے گئے اور واقعہ بیان کیا، کاہنہ نے جواب دیا ان کی شادی کردو۔

جب کبھی قحط سالی ہوتی تو قریش حضرت عبدالمطلب کو کوہ ثبیر پر لے جاتے ان کے توسط سے اللہ پاک سے بارش کی دعا کرتے، عبدالمطلب اس نور کا واسطہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی برکت سے بارش ہوتی۔ جو ان کی پیشانی میں درخشاں تھا۔ شادی کے بعد وہ نور ان کی زوجہ جدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منتقل ہوگیا۔ اور حضرت عبداللہ والد حضور پر

نور ﷺ پیدا ہوئے تو وہ نور حضرت عبداللہ کی پیشانی میں چمک رہا تھا۔

مواہب لدنیہ میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہو گیا تو اسی رات وہ نور جو حضرت عبداللہ کی پیشانی میں تھا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف منتقل ہوا۔ اس رات زمین و آسمان اور اکناف عالم میں اعلان کیا گیا۔ مبارک ہو اے ساکنان زمین و آسمان جو نور مبارک پاک صلبوں و رحموں میں ودیعت چلا آرہا تھا وہ آج رحم مادر میں تشریف لے آیا ہے۔ اور ظاہر ہو کر تمام موجودات کو شرف بخشے گا۔ اس رات دنیا کے تمام بت منہ کے بل اوندھے گر گئے۔ ایک زمانہ سے قریش قحط سالی میں مبتلا تھے اس مبارک رات کے بعد قحط سالی ختم ہو گئی۔ زمین سرسبز و شاداب ہونے لگی۔ درخت بار آور ہو گئے۔ اس سال کا نام عام الفرح والسرور رکھا گیا (خوشی و مسرت کا سال) (انوار محمدیہ)

عن همام بن يحى عن اسحق بن عبد اللّٰه انّ اُمّ رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم قالت لما ولدته خرج منى نور اَضَاءَ لهٗ قصور الشام فولدتُه نظيفاً ما به قذرٌ۔ (رواہ ابن سعد)

ابن سعد نے ہمام بن یحیٰ سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ سے انہوں نے

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی پیر کے دن صبح صادق کے وقت ولادت باسعادت ہوئی۔ جب آپ پیدا ہوئے تو مجھ سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے محل اور اکناف عالم منور ہو گئے۔ آپ صاف ستھرے پیدا ہوئے۔ آپ پر آلائش وغیرہ جو دوسروں پر بوقت ولادت ہوتا ہے کچھ نہ تھا۔

لَمَّا وَضَعْتُهُ خَرَجَ مَعَهُ نُوْرٌ اَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فَاَضَاءَ تْ لَهُ قَصُوْرُ الشَّامِ وَ اَسْوَامُهَا حَتّٰى رَأَيْتُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبصْرِیٰ۔

ترجمہ: سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو جنم دیا تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کی روشنی میں میں نے مشرق اور مغرب کے درمیان جو کچھ تھا دیکھ لیا اور اس سے شام کے محلات اور بازار روشن ہو گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اونٹوں کی گردنیں دیکھ لیں۔ (دحلان مکی)

و فی السیرۃ النبویۃ ان الاصنام تنکست عند ولادتہ ﷺ و عند الحمل بہ قال و عن عبد المطلب قال کنت فی الکعبۃ فرایت الاصنام سقطت من اماکنھا و خرت سجدا و سمعت

من جدار الكعبة قائلا يقول ولد المصطفىٰ المختار الذى تهلك بيده الكفار و يطهر من عبادة الاصنام و يامر بعبادة الملك العلام و تقدم ان نفرا من قريش من هم ورقة بن نوفل و زيد بن عمر بن نفيل و عبد اللّٰه بن حجش كا نوا يجتمعون الى صنم فدخلوا عليه ليلة مولد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فراوه منكسا على وجهه فانكروا ذلك فاخذو فردوه فانقلب كذالك الثالثة فقالوا ان هذا الامر حدث ثم انشد بعضهم ابياتاً يخاطب بها الصنم و يتعجب من امره و يسئاله فيها عن سبب تنكسه فسمع هاتفاً من جوف الصنم بصوت جهير مرتفع يقول

تردى لمولودٍ انارت بنوره

جميع فجاج الارض بالشرق و الغرب

و تزلزلت الكعبة و اضطربت اى من الفرح ليلة ولادته صلی اللہ علیہ وسلم ولم تكن ثلٰثة ايام و لياليهن و كان ذالك اول علامة راتها قريش من مولد النبى صلی اللہ علیہ وسلم

و ارتجس اى اضطرب و انشقّ ايوانُ كسرىٰ نوشيروان و كان مبيناً بناء فى غاية الاحكام بحيثُ لا تعمل فيه الفَوؤس و

سمِعَ لشقه صوت هائِل و سقط منه اربعُ عشرة شرافة و ليس ذالك لِخَلل في بنائهٖ و انما اراد اللّٰه ان يكون ذالك آية لنبيهٖ صلی اللہ علیہ وسلم باقِيةً على وجهِ الارضِ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین۔ص ۲۳۲)

ترجمہ: سیرۃ نبویہ میں ہے کہ جب آپ رحم مادر میں تشریف لائے تو بت سرنگوں ہو گئے تھے اور جب اس ظلمت کدہ عالم میں رونق افروز ہوئے تب بھی تمام جہان کے بت اوندھے منہ کے بل گر پڑے تھے۔

حضرت عبد المطلب سے مروی ہے کہ میں خانہ کعبہ میں تھا کہ اچانک تمام بت منہ کے بل سجدہ میں گر گئے اور کعبہ سے آواز آئی مصطفیٰ اور مختار پیدا ہو گئے۔ جن کے دست مبارک سے کفر و کفار ہلاک ہوں گے اور خانہ کعبہ کو بتوں کی پرستش سے پاک کریں گے اور مالک و علیم معبود حقیقی کی عبادت کا حکم فرمائیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ چند آدمی قریش سے ورقہ بن نوفل، زید بن عمر بن نوفل اور عبد اللہ بن جحش وغیرہ حضور کی ولادت باسعادت کی رات کعبہ میں ایک بت کے پاس اس کی پرستش (پوجا) کے لئے آئے تو دیکھا وہ بت اوندھے منہ پڑا ہے۔ یہ ان کو بہت ناگوار گزرا۔ انہوں نے اس بت کو سیدھا کھڑا کر دیا۔ بت دوبارہ زمین پر منہ کے بل گر گیا۔ انہوں نے پھر اس

کو کھڑا کر دیا۔ وہ بت تیسری بار پھر زمین پر منہ کے بل گر گیا۔ وہ یہ دیکھ کر بہت متعجب ہوئے۔ ایک آدمی نے بت کو مخاطب کر کے شعر پڑھے اور آپس میں بولے آج ضرور کوئی ایسی بات ہے جس کا اس بت پر بہت اثر ہے۔ وہ سب اس واقعہ سے فکر مند تھے کہ بت کے اندر سے آواز آئی: ہم ہلاک ہو گئے، اس بچے کے اس دنیا میں آنے کی وجہ سے اس کا نور مشرق و مغرب کو منور کر دے گا۔ وہ یہ سن کر بہت متعجب ہوئے۔ آپ کی شب ولادت سے تین دن تک کعبہ وجد کرتا محسوس ہوتا تھا۔ قریش نے آپ کی ولادت کا یہ پہلا اعجاز دیکھا۔ اس رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گرے اور آتش کدہ فارس (ایران) ایک دم سرد ہو گیا جو ایک ہزار سال سے روشن تھا۔ اس رات مکہ میں کعبہ کے تمام بت سرنگوں ہو کر زمین بوس ہو گئے۔ بحر ساوہ خشک ہو گیا۔ اور ساوہ جاری ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۳۳)

نام مبارک

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تین ماہ قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ مجھ سے کہتا ہے کہ اے آمنہ! تیرے رحم (پیٹ) میں جو بچہ ہے وہ تمام عالم کا سردار ہے۔ جب وہ بچہ پیدا ہو تو ان کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھنا۔ آپ کی جب ولادت ہوئی تو عالم غیب سے ایک منادی کی ندا (آواز) سنی کوئی کہتا ہے اس مولود (پیدا ہونے والے بچہ) کو مشرق ومغرب میں گھماؤ تاکہ بحروبر (دریاوخشکی) کی تمام چیزیں ان کو اور ان کے نام کو جان لیں اور ان کو پہچان لیں۔

عن عمر ابنِ الخطاب رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لمَّا اِعترفَ آدم خطیہ قَال یا ربِّ اسئلك بحق محمدٍ لما غفرت لی فقال اللّٰہ یا اٰدم و کیف عرفتَ محمّد ولم اخلقه قال لانك یا ربّ لما خلقتنی بیدك و نفختَ فیّ من روحك رفعت راسی فرایت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰه الا اللّٰہ محمدٌ رسولُ اللّٰہِ فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلقِ الیكَ فقال اللّٰہُ تعالیٰ صدقتَ یا اٰدمُ انه لاحب الخلق

الیّ و اذ سألتنی بحقهٖ قد غفرتُ لك ولولا محمد ما خلقتُكَ
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۱۰)

ولما سماہ جدہ محمدًا قیل لہ ما حملك علی ان تسمیۃ بمحمدٍ و لیس من اسماء ابائك ولا قومك فقال رجوت ان یُحمدَ فی السماء والارض قد حقق اللّٰہ رجاءَ ہٗ۔ (ایضاً ص ۲۳۳)

حاکم نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آدم علیہ السلام سے جب لغزش سرزد ہوگئی تو انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک نام کا وسیلہ بارگاہ رب العالمین میں پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے ان کو کیسے جانا؟ ابھی تو میں نے ان کو پیدا نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے رب العالمین جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور میرے جسم میں روح پھونکی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا ساق عرش (پایہ) پر تیرے نام کے ساتھ نام محمد لکھا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، میں نے سمجھ لیا یہ ہستی تجھ کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اسی لئے ان کا نام پاک اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اس لئے میں نے ان کا وسیلہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے میرے محبوب کا وسیلہ پیش کیا ہے میں نے تمہاری لغزش معاف کردی۔ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا نہ کرتا تو میں تم کو اور کسی کو پیدا نہ کرتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔

عبد المطلب سے لوگوں نے معلوم کیا کہ آپ نے بچے کا نام محمد کیوں رکھا ہے؟ یہ نام آج تک قریش میں کسی نے نہیں رکھا۔ عبد المطلب نے جواب دیا میں نے یہ نام اس لئے رکھا ہے تا کہ اس بچے کی تعریف اقوام عالم میں عام ہو سب ان کی تعریف کریں۔

ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ اللہ تعالیٰ میدان حشر میں دو آدمیوں کو جنت میں داخل کرنے کا حکم فرمائے گا وہ عرض کریں گے اے اللہ پاک ہمارا عمل تو جنت کے قابل نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ جس کا نام محمد یا احمد ہے بشرط ایمان اس کو دوزخ میں نہیں بھیجوں گا۔ کیونکہ یہ میرے حبیب کے اسم گرامی ہیں۔ (انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

حافظ ابو نعیم نے نبیط بن شریط سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ اللہ رب العزت جل وعلا، عم نوالہ نے فرمایا ہے اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تیرے نام (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر ہوگا اس کو دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا۔ (بدعقیدہ کو اس میں فائدہ نہیں ہو سکتا)

(دلائل النبوۃ)

دیلمی نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے جس

دستر خوان پر کوئی آدمی احمد یا محمد نام کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دستر خوان پر برکت نازل کرتا ہے اور اس مقام پر دن میں دو مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

ابن سعد نے حضرت عثمان بن عمر سے روایت کیا تمہارے گھر میں ایک دو تین جتنے نفر ہوں سب کا نام محمد ہونا برکت کا سبب ہے۔

مسند حارث بن ابی اسامہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کے تین لڑکے ہوں اس نے ان میں سے کسی ایک کا نام محمد نہ رکھا تو اس نے جہالت کی۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اہل مکہ سے سنا وہ کہتے تھے جس گھر میں کسی کا نام محمد ہو تو اس گھر میں اور اس کے قرب و جوار کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔

دار قطنی نے مولف میں حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے اہل کو ایک ایک دعا ایسی تعلیم فرمائی تھی جس کو اللہ پاک نے قبول فرمایا، لیکن ہمارے جد امجد حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے دو دعائیں تعلیم فرمائیں۔ ایک مصائب رفع کرنے کے واسطے

يَا دَائِماً لَمْ يَزَلْ يَا اِلٰهِيْ وَ اِلٰهَ آبَائِيْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

ترجمہ: اے ہمیشہ رہنے والے میرے اور میرے باپ دادا کے خدا اے زندہ اے قائم،

دوسری قضائے حاجت کے لئے

يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا يُكْفٰى مِنْهُ شَيْءٌ يَا اللّٰهُ يَا رَبَّ مَحَمَّدٍ اِقْضِ عَنِّيْ

ترجمہ: تو تمام معاملات میں کفایت کرتا ہے، تیرے سوا کوئی کفایت نہیں کر سکتا۔ اے اللہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب تو میری حاجت پوری فرما۔

و اخرج ابو نعيم فى الحلية عن وهب قال كان فى بنى اسرائيل رجل عصى اللّٰه مائتى سنة ثم مات فاخذوا فالقوه على مزبلة فاوحى اللّٰه الى موسىٰ ان اخرج فصلّ عليه قال يا ربّ بنو اسرائيل شهد و انه عصاك مائتى سنة فاوحى اللّٰه اليه هكذا كان الا انه كان كلما نشر التوراة و نظر الى اسم محمدٍ صلى الله عليه وسلم قبّله و وضعه على عينه و صلّى عليه فشكرت له ذالك و غفرت ذنوبه و زوجته سبعين حوراء

حافظ ابونعیم نے حلیہ میں وہب سے روایت کیا بنی اسرائیل میں ایک آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دوسو سال سے نافرمانی کررہا

تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا لوگوں نے اس کی لاش کو کوڑے (روڑی) پر ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اے موسیٰ ہمارا ایک بندہ کوڑے پر پڑا ہوا ہے اس کو وہاں سے اٹھاؤ اس کو غسل دو نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم جل وعلا عم نوالہ آج ایک گنہگار بندہ مرا ہے۔ جو دو سال سے فسق و فجور میں زندگی گزار رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ درست ہے مگر وہ جب توریت تلاوت کرتا اس میں میرے محبوب کا نام نامی اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تو اس کو بوسہ (چومتا) دیتا۔ آنکھوں سے لگاتا، مجھ کو اس کی یہ ادا پسند آئی میں نے اس کے گناہ معاف کر دیئے اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین۔ خصائص کبریٰ)

مہد مبارک

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر ہے
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام
بھائیوں کے لئے ترک پستان کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
برج ماہ رسالت پہ لاکھوں سلام

کتب سیر و تاریخ میں لکھا ہے کہ اہل عرب کا دستور تھا ان کے یہاں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کو دودھ پلانے کے لئے کسی دایہ کے سپرد کرتے تاکہ وہ بچہ فصیح و بلیغ ہو۔ قبیلہ بنی سعد (طائف) کی آب و ہوا عمدہ اور فصاحت و بلاغت اعلیٰ تھی۔ جو بچے یہاں پرورش پاتے وہ بڑے فصیح و بلیغ ہوتے۔ قبیلہ بنی سعد کی عورتیں دایہ کا کام کرتی تھیں۔ اور ہر سال مکہ مکرمہ آ کر اشراف مکہ

کے بچوں کو لے کر اپنے قبیلہ میں واپس ہو جاتیں۔ ہر عورت کی خواہش ہوتی کہ کسی مالدار کا بچہ مل جائے تا کہ انعام اچھا ملے۔ حضور کی ولادت کے سال بنی سعد کی عورتیں آئیں، ان میں حلیمہ سعدیہ بھی آئیں۔ عورتیں قبیلہ بنی سعد کی حضور کی والدہ کے پاس آتیں اور یہ سمجھ کر کہ اس بچہ کے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ انعام کم ملے گا چھوڑ جاتیں اور مالداروں کے بچے پرورش کے لئے لیتیں تا کہ زیادہ انعام ملے۔ حلیمہ سعدیہ چونکہ دیر سے مکہ مکرمہ پہنچی تھیں۔ اس لئے ان کی ساتھ والیوں نے مالداروں کے بچے حاصل کر لئے مگر حلیمہ کہ کوئی بچہ نہ مل سکا، حلیمہ نے اپنے شوہر سے عرض کیا۔ سب عورتوں نے بچے حاصل کر لئے مگر مجھے کوئی بچہ نہ مل سکا۔ خالی گود واپس جانا شاق ہے، میرے لئے ننگ و عار ہے۔ میں اس بچہ کو لے کر آتی ہوں جو بظاہر یتیم ہے مگر بڑا خوش نصیب معلوم ہوتا ہے۔ جس کو تمام عورتیں چھوڑ آئی ہیں۔ حلیمہ کے شوہر نے کہا اس بچہ کو لے آؤ اللہ تعالیٰ اس میں ہمارے لئے برکت دے گا۔ حلیمہ نے جا کر آپ کو گود میں لے لیا۔

(حجۃ اللہ علی العٰلمین ص ۲۵۴)

و فی روایۃ قالت فاستقبلنی عبد المطلب فقال من أنتِ فقلتُ امراۃٌ مِنْ بنی سعد فقال ما اسمك؟ فقلتُ حلیمۃ۔ فتبسم عبد المطلب فقال بخ بخ سعد و حلم خصلتان فیهما خیر الدهر و

عز الابد یا حلیمة ان عندی غلاماً یتیماً وقد عرضتُه علی نساء بنی سعد فابین ان یقبلن و قلن ما عند الیتیم من الخیر انما التمس الکرامة من الاباء فهل لك ان ترضعیه فعسیٰ ان تسعدی به فقلت اَلا تذرنی حتی اشاور صاحبی۔ قال بلیٰ فانصرفت الی صاحبی فاخبرته فکان اللّٰہ قذف فی قلبه فرحا و سرورا فقال لی خذیه یا حلیمة فرجعت الی عبد المطلب فوجدته قاعدا ینتظرنی فقلت هلم الصبی فاستهل فرحا فاخذنی و ادخلنی بیت آمنة فقالت لی اهلا و سهلا و ادخلنی فی البیت الذی فیه محمد ﷺ فاذا هو مدرج فی ثوب صوف ابیض من لبن و تحته حریرة خضراء راقد علیها علی قفاه یغط تفوح من رائحة المسك فاشفقت ای خفت ان اوقظه من نومه لحسنهٖ و جمالهٖ فوضعت یدی علی صدره فتبسم ضاحکاً و فتح عینیه الیّ فخرج منهما نور حتی دخل عنان السماء و انا انظر فقبّلته بین عینیه و حملته و ما حملته علی اخذه الا انی لم اجد غیره قالت حلیمة ثم اعطیه ثدیی الایمن فاقبل علیه بما شاء من لبن ثم حولته الی الایسر فابیٰ و کانت تلك حاله بعد قال اهل العلم الهمه اللّٰہ ان له مشارکا فعدل۔

ایک روایت میں ہے کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کو لینے کے لئے آئیں تو عبدالمطلب اپنے مکان پر رونق افروز تھے۔حلیمہ سے معلوم کیا

تو کون ہے؟ حلیمہ نے کہا میں بنی سعد کی عورت ہوں۔ آپ نے نام دریافت کیا، عرض کیا حلیمہ میرا نام ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے مسکرا کر فرمایا خوب خوب، سعد اور حلم دو خصلتیں ہیں ان دونوں میں ہمیشہ خیر و برکت ہے۔ اے حلیمہ سعدیہ یہ ہمارا پوتا ہے، جس کو تیرے قبیلہ کی عورتیں یتیم سمجھ کر چھوڑ گئیں، کیا تو اس بچہ کو دودھ پلانا پسند کرے گی۔ یقیناً اس بچہ سے تجھے کو سعادت و برکت حاصل ہو گی۔ حلیمہ نے اپنے شوہر سے مشورہ کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے اس کو اجازت دی دی۔ حلیمہ اپنے شوہر کے پاس گئی اور صورت حال بیان کی۔ شوہر نے بطیّب خاطر حضور علیہ السلام کو لانے کی اجازت دے دی، حلیمہ جلد ہی حضرت عبدالمطلب کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئیں۔ اور وہ اس کے منتظر تھے۔ حلیمہ نے بچہ کو لینے کی درخواست پیش کی اور حلیمہ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا، حضرت عبدالمطلب حلیمہ سعدیہ کو لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں تشریف لائے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے خوش آمدید کہا۔ اور وہ حلیمہ کو لے کر حضور کے گھوارے کے پاس گئیں۔ آپ اس وقت سبز رنگ کے کپڑے میں رونق افروز تھے اور سفید کمبل آپ کے اوپر ڈالا ہوا تھا۔ آپ اس وقت محو خواب تھے۔ آپ کے بدن پاک سے مشک و عنبر کی خوشبو آ رہی تھی۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ جیسا حسن و جمال

کبھی نہیں دیکھا۔ گویا چاند آپ کے چہرے میں تیر رہا تھا اور حسن کی بھیک مانگ رہا تھا۔ حلیمہ نے اپنا سیدھا ہاتھ سینہ پاک پر رکھا حضور نے مسکراتے ہوئے چشم مبارک کھولیں تو ان سے نور نکل کر آسمان تک چلا گیا۔ میں نے آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ اور آپ کو اٹھا لیا، مجھے آپ کو لے کر جو خوشی حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ پھر میں نے اپنا دائیاں پستان آپ کے دہن مبارک میں ڈالا۔ آپ نے دودھ نوش فرمایا۔ پھر میں نے بائیاں پستان آپ کے دہن مبارک میں ڈالا تو آپ نے اس سے دودھ نہ پیا۔ اور آپ ہمیشہ دائیں پستان سے ہی دودھ پیتے رہے۔ دوسرا پستان اپنے رضائی بھائی حلیمہ کے لڑکے کے لئے چھوڑ دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف آپ کی سرشت میں ودیعت رکھا تھا۔ (حجۃ ص ۲۵۵)

بھائیوں کے لئے ترک پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ایک پستان سے دودھ نہیں نکلتا تھا۔ آپ نے اپنا دہن مبارک اس پستان سے لگایا تو اس پستان سے بھی دودھ نکلنے لگا۔ حلیمہ کہتی ہیں کہ میرے بچے نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور سو گیا۔ اس سے پہلے وہ بھوک کی وجہ سے نہ خود سوتا تھا

اور نہ ہمیں سونے دیتا تھا۔ ہم اس کے لئے ایک بکری لائے تھے تا کہ اپنے بچہ کو دودھ پلائیں مگر بکری کا دودھ بھی بہت تھوڑا تھا۔ میرے شوہر نے بکری کا دودھ نکالنے کا ارارہ کیا تو وہ بھی تھن بھرے کھڑی تھی۔ اور اتنا دودھ دیا جو میرے اور ان کے لئے کافی تھا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا اور سو گئے۔ رات بھر سکون سے سوئے۔ صبح کو میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ یہ بچہ خدا کی قسم بہت برکت والا ہے۔ میں نے تصدیق کی اور کہا اس بچہ کے متبرک ہونے کا مجھ کو بھی یقین ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس بچہ کی وجہ سے ہے۔ یہ ہمارے لئے باعث خیر و برکت ہے۔ ہمارے قبیلہ کے لوگوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا۔ میں آپ کو اپنی گود میں لیکر اونٹنی پر سوار ہو گئی۔ یہ اونٹنی آتے وقت بھوک و نقاہت کی وجہ سے سب سے پیچھے رہتی تھی۔ اسی وجہ سے ہم مکہ میں سب عورتوں کے بعد پہنچے تھے اور اب واپسی میں سب سے آگے آگے چل رہی تھی۔ اور اب اس سے زیادہ تیز چلنے والی دوسری کسی کی اونٹنی نہ تھی۔ مثل برق رفتار کے رواں دواں تھی اور اپنے اس نصیبہ پر کہ عرش نشین میری پشت پر جلوہ افروز ہیں اپنی رفتار سے اظہار مسرت کر رہی تھی۔ میرے قبیلہ کی عورتیں مجھ سے آہستہ چلنے کو کہتیں اور معلوم کرتیں کہ یہ وہی اونٹنی ہے جس پر تو آئی تھی یا دوسری ہے۔ میں نے کہا کہ بخدا یہ وہی اونٹنی ہے اس کا ضعف و

کمزوری اس بچہ کی وجہ سے (جس کو تم نے یتیم سمجھ کر چھوڑ دیا تھا) دور ہو گئی ہے۔ ہم بخیر و خوبی بغیر کسی تکلیف کے اپنے گھر پہنچ گئے۔ ہماری زمین خشک سالی کی وجہ سے بے آب و گیاہ تھی، مویشی چراگاہوں میں سیراب نہیں ہوتے تھے۔ نہ ان کے چارہ کا گھر میں انتظام تھا۔ عجب ہو کا عالم تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچنے کے بعد ہمارے چوپائے چراگاہ سے شکم سیر ہو کر واپس ہوئے اور دودھ والے جانوروں کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم سب شکم سیر ہو کر آرام کرتے۔ ہماری اس حالت کو دیکھ کر اہل قریہ قبیلہ بنی سعد نے اپنے چرواہوں کو کہا تم لوگ بھی اپنے چوپایوں کو حلیمہ بنت ابی ذوئیب کے چرواہے کے ساتھ اسی چراگاہ میں لے جایا کرو۔ مگر ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ برکت اس در یتیم کی وجہ سے ہے، جس کو وہ یتیم سمجھ کر چھوڑ آئے تھے۔ ہمارے دو سال انتہائی خیر و برکت سے گزرے۔ ہمارے کاروبار، مال و متاع میں روز افزوں ترقی ہوتی رہی۔ حلیمہ کہتی ہیں آپ کی نشو و نما حیرت انگیز تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی بچپن میں ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی۔

اور میرے ایمان لانے کا بڑا سبب بنی اور وہ یہ ہے کہ

رایتُكَ فی المھدِ تناغی القمرَ و تشیرُ الیه باصبعِكَ فحیثُ اشرتَ الیه مَالَ قال انی کنت احدثه و یحدثنی ویلهنی عن البکاء و اسمع وجبته حین یسجد تحت العرش

(بیہقی، ابن عساکر، خصائص)

ترجمہ: کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ گہوارہ میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے۔ اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ کرتے تھے چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا۔ اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا۔ جب وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کے لئے گرتا تھا۔

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں.

کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں آقا اس لئے
یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

آپ ﷺ جب دو ماہ کے ہوئے تو گھٹنوں کے بل چلنے لگے اور

تیسرے ماہ میں کھڑے ہونے لگے اور چوتھے ماہ میں دیوار کا سہارا لے کر چلنے لگے اور پانچویں ماہ آپ بغیر کسی سہارے کے چلنے لگے اور آٹھ ماہ کی عمر میں کلام (باتیں) کرنے لگے تو نو ماہ میں فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے لگے۔ دسویں ماہ آپ بچوں کے ساتھ تیر اندازی کرنے لگے۔ آپ کا کوئی تیر نشانہ سے خطا نہیں کرتا تھا۔ آپ نے سب سے پہلے جو کلمہ پڑھا وہ تھا لا الٰہ الا اللّٰہ قدوسًا نامت العیون و الرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ قدوس ہے۔ آنکھیں سوتی ہیں اور رحمٰن کو نیند آتی ہے اور نہ اونگھ۔

ایک روایت میں ہے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم جب آپ کو لے کر اپنی آبادی میں پہنچے تو تمام آبادی خوشبو سے مہک گئی۔ جیسے مشک کی خوشبو ہے۔ آپ سے محبت و عقیدت ہر آدمی کے دل میں موجزن ہو گئی اور آپ سے سب پیار کرتے۔ جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کا دست مبارک اس جگہ پر رکھواتا۔ اللہ کے حکم سے شفایاب ہوتا۔ یہاں تک کہ اپنے جانوروں کا علاج بھی آپ کے دست مبارک کی برکت سے کرتے تھے۔ (حجۃ اللہ علی العٰلمین)

جوانی مبارک

ابن سعد و ابن عسا کر نے حضرت عمرو بن شعیب سے روایت کیا کہ ایک مرتبہ ابوطالب نے آپ سے جنگل میں پانی طلب کیا آپ اونٹنی کی پشت سے زمین پر کود گئے۔ ایک روایت میں ہے آپ پتھر پر کودے اور کچھ پڑھ کر ٹھوکر ماری وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ نے فرمایا پی لیجئے۔ ابوطالب کہتے ہیں میں نے آج تک ایسا پانی نہ پیا نہ دیکھا۔ میرے سیراب ہونے کے بعد آپ نے اس جگہ پر ٹھوکر ماری تو پانی نکلنا بند ہو گیا۔

محدثین نے متعدد جگہ مختلف راویوں سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پچیس سال کے ہوئے تو ابوطالب نے آپ سے کہا میں عیال دار آدمی ہوں۔ میری مالی حالت خراب ہے قحط سالی کا دور دورہ ہے۔ جب تک کوئی کاروبار نہ کیا اخراجات کیسے پورے ہوں گے۔ ہمارے پاس دولت بھی نہیں جس سے تجارت ہو سکے۔ مال کو ملک شام لے جا کر فروخت کرے اور منافع میں حصہ دار ہو۔ اے جان عم (بھتیجے) آپ کی امانت دیانت کا چرچا ہے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو جانتی ہے اگر اس سے

بات کریں تو آپ کو سب پر ترجیح دے گی۔ اور وہ آپ کو اپنا مختار شریک بنا کر بھیج دی گی۔ اور ہماری پریشانی کچھ کم ہو جائے گی۔ مگر مجھ کو ایک خطرہ اور بھی ہے کہ کہیں شام کے یہود تم کو پہچان لیں اور در پئے آزار ہوں۔ یہ بھی بہت برا ہو گا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خدیجہ کو ضرورت ہو گی تو وہ مجھ کو خود بلا لے گی۔ ابو طالب نے کہا کہ نہیں تم کو اس سے بات کرنی چاہئے۔ آپ نے اپنے چچا سے فرمایا؛ آپ کی مرضی۔ ابو طالب آپ کو لے کر حضرت خدیجہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ یہ گفتگو حضرت خدیجہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا؛ میں ان کی صداقت، امانت، اخلاق، اوصاف حمیدہ کو مانتی ہوں مگر مجھ کو ان کے ارادہ کا علم نہیں تھا کہ وہ میرے پاس کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو بلاؤ تا کہ میں ان کا تقرر کر دوں۔ آپ کے پاس کسی کو بلانے کے لئے بھیجا۔ میں نے جو سنا ہے اگر یہ صحیح ہے تو آپ میرے پاس تشریف لائیں۔ کاروبار کے لئے رقم لے لیجئے اور میرے کاروبار کی نگرانی بھی فرمایئے۔ جو دوسروں کو دیتی ہوں آپ کو پیش کر دوں گی۔ آپ نے ابو طالب کو خدیجہ کے قاصد کی تمام گفتگو سنائی، ابو طالب بہت خوش ہوئے۔ اللہ پاک نے تمہارے پاس رزق بھیج دیا ہے۔ آپ معاملات طے کرنے خدیجہ کے پاس تشریف لے جائیں اور شرائط طے کر لیں۔ حاصل کلام معاملات و شرائط طے کرنے کے

بعد آپ تجارتی قافلہ کے ساتھ حضرت خدیجہ کی طرف سے روانہ ہوئے۔ حضرت خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کو آپ کے ہمراہ روانہ کیا اور میسرہ کو حکم دیا کہ ان کی فرمانبرداری کرنا، ان سے اختلاف نہ کرنا، ان کی مرضی کے تابع ہو کر رہنا۔ آپ کے چچا نے قافلہ والوں کو آپ کی حفاظت و آرام و آسائش کے خیال رکھنے کی تاکید کی۔ حضرت خدیجہ شرافت، دولت مندی و سیادت میں مشہور تھیں۔ عہد و پیمان کی پکی، احسان و مروت میں ضرب المثل تھیں۔ حضرت خدیجہ امین اور لائق آدمیوں کو ملازم رکھ کر ملک شام تجارت کے لئے روانہ کرتیں۔ اور کچھ لوگ منافع میں شرکت کے معاہدہ پر روپیہ لیتے، اس لئے جس قافلہ میں خدیجہ کا مال روانہ ہوتا تو وہ قافلہ بہت بڑا ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے تو بادل آپ پر سایہ کرتا آپ تمازت آفتاب سے محفوظ رہتے۔

فسَارَ رسولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم حتی بلغ سوق بصری فنزل تحت ظل شجرة قريبة من صومعة الراهب فاطلع نسطورا الى ميسرة و كان يعرفُه فقال يا ميسرةُ من هذا الذى تحت هذه الشجرة؟ فقال رجل من قريش من اهل الحرم فقال له الراهب ما نزل تحت هذا الشجر بعد عيسىٰ عليه السلام الا نبيٌّ و فى

روایة ان الراهب دَنا الیه ﷺ بعد ان اعرف العلامات الدالة علی نبوته المذکورة فی الکتب القدیمة کحمرة عینه فقبّل راسه و قدمَیه و قال امنتُ بك و اشهدُ اَنك الذیِ ذکر اللّٰه فی التوراةِ فلمّا رای الخاتمَ قبّله و فی روایة قال یا محمدُ قد عرفتُ فیك العلامات کلها الدالة علی نبوتك المذکورة فی الکتب القدیمه خلا خصلةٍ واحدةٍ فاوضح لی عن کتفك فاوضح له فاذا هو خاتم النبوة یتلالأ فاَقبل علیه بقبلة و یقول اشهد انك رسول اللّٰه النبی الامّی الذی بشّر بك عیسٰی فانه قال لا ینزل بعدی تحت هذه الشجرة الا النبیُ الامی الهاشمی العربی المکی صاحب الحوض و الشفاعة ولواء الحمد

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۶۷)

آپ منازل طے کرتے ہوئے بصرے کے بازار میں پہنچے اور ایک درخت کے ساتھ میں نسطورا راہب کے عبادت خانہ کے قریب قیام فرمایا تو نسطورا راہب اپنے معبد سے باہر نکل آیا۔میسرہ کو جانتا تھا۔راہب نے کہا اے میسرہ اس درخت کے نیچے جنھوں نے قیام فرمایا ہے یہ کون صاحب ہیں۔میسرہ نے جواب دیا کہ یہ قریش ہیں۔راہب نے کہا حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک کسی نے اس درخت کے نیچے قیام نہیں کیا اور نہ کر سکتا ہے سوائے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ راہب آپ کے قریب آیا اور آپ کو بغور دیکھنے لگا۔ قدیم الہامی کتابوں میں جو علامتیں مذکور ہیں وہ آپ میں ہیں یا نہیں۔ مثلاً آنکھوں میں سرخ ڈورے وغیرہ آپ میں تمام علامات دیکھ کر آپ کی پیشانی اور قدم مبارک کو بوسہ دیا اور بولا میں آپ پر ایمان لایا اور میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ پاک نے توریت میں کیا ہے۔ اور ایک روایت میں یوں ذکر کیا ہے کہ نسطورا راہب نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ میں تمام نشانیاں دیکھ لیں جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ اور کتب سابقہ میں مذکور ہیں۔ سوائے ایک نشانی کے آپ اپنی پشت مبارک سے کپڑا اٹھائیں میں اس علامت کو بھی دیکھ لوں۔ آپ نے شانہ مبارک کے درمیان پشت سے کپڑا اٹھا کر مہر نبوت دکھا دی۔ راہب نے مہر نبوت کو چوما اور بولا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول نبی امی ہیں، جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے۔ اور فرمایا تھا میرے بعد اس درخت کے نیچے کوئی قیام نہیں کرے گا سوائے نبی امی ہاشمی عربی مکی مالک حوض کوثر اور شفیع روز جزا اور صاحب لواء الحمد کے۔

فائدہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے آپ کی آمد میں تقریباً چھ سو

سال ہیں۔اس درخت کا وجود آپ کا معجزہ تھا اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام تھی۔دوسرا وہ درخت زیتوں کا تھا اس کی عمر تین ہزار سال تک ہوسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیام کے بعد سے کسی آدمی کو اس کے نیچے قیام نہیں کرنے دیا۔آپ کے قیام کرنے تک تاکہ بشارت عیسیٰ صحیح ہوجائے۔آپ نے بصرے کے بازار میں مال تجارت فروخت کرنا شروع کردیا۔ایک سودے کی قیمت پر ایک آدمی سے اختلاف ہوگیا تو اس نے کہا آپ لات وعزی کی قسم کھائیں۔آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کی قسم کبھی نہیں کھائی تب اس آدمی نے کہا میں بات مانتا ہوں اور اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ وہی نبی ہیں جن کے اوصاف ہماری کتابوں میں ہیں۔ہمارے علماء ان کو بیان کرتے ہیں۔

آپ نے مال تجارت منافع کثیر سے فروخت کیا اور واپسی کا ارادہ فرمایا۔میسرہ کہتے ہیں تیز دھوپ میں آپ کے سر پر دو فرشتے سایہ کرتے۔ آپ کا قافلہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچا تو اس وقت خدیجہ اپنے بالاخانے میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھیں،دوپہر کا وقت تھا انہیں ایک قافلہ آتا نظر آیا تو دیکھا تمام قافلہ دھوپ میں ہے مگر ایک شتر سوار سایہ میں آرہا ہے۔

قدِ بے سایہ کے سایہ مرحمت ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

رواہ ابو نعیم و زاد غیرہ فأرت نسائها فعجبنَ بذلك و
دخل عليها ﷺ فاخبرها بما ربحوا فسرتْ فلما دخل ميسره
اخبرت بما رأت فقال قد رأيت هذا منذ خرجنا و اخبرها
بقول نسطورا و قول الاخر الذى خالفه فى البيع و قدم ﷺ
تجارتها فربحت ضعف ما كانت تربح و اضعفت له ما كانت
سمته له و فى رواية مثله و ربحوا ربحاً ما ربحت قط حتى قال
ميسرة يا محمدُ اتجرنَا لخديجة اربعين سفرة ما رأينَا ربحاً
قط اكثرَ من هذا الربح على وجهك (حجۃ ص ۲۶۸)

ابو نعیم کی روایت میں ہے خدیجہ نے آپ کی آمد کا حال دوسری عورتوں کو بھی دکھایا وہ بہت متعجب ہوئی۔ آپ خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور کثیر فائدہ و منفعت و خیر کی خوشخبری دی۔ میسرہ سے خدیجہ نے آپ کے اوپر سایہ کے متعلق سوال کیا تو میسرہ نے کہا یہ تو تمام راہ میں ہوتا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر نسطورا راہب کی گفتگو شناخت اور شہادت نبوت اور ایک اور آدمی کا آپ کی نبوت کا اعلان کرنا۔ تجارت میں دوگنا فائدہ ہوا۔ اس سے پہلے اتنا کبھی نہ ہوا نہ سنا۔

ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا اپنے مال تجارت کو فائدہ سے

فروخت کیا اتنا فائدہ منافع کبھی نہیں ہوا۔ میسرہ نے کہا اے محمد ﷺ میں نے چالیس سفر کئے ہیں مگر اتنا فائدہ کبھی نہیں ہوا۔ یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

اہل سیر کا متفقہ قول ہے رسول اللہ ﷺ صغر سنی میں بھی اگر کسی کام کے لئے تشریف لے جاتے تو کامیاب ہی واپس ہوئے کبھی ناکام واپس نہیں ہوئے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

حاکم نے بروایت کندیر بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا میں زمانہ جاہلیت میں حج کرنے آیا تو دیکھا ایک آدمی کعبہ کا طواف کرتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے اونٹ محمد کو واپس کر دے۔ اے رب العالمین واپس کر اس کو میری مدد فرما۔ میں نے معلوم کیا یہ کون صاحب ہیں لوگوں نے کہا یہ عرب کے سردار عبد المطلب ہیں۔ انہوں نے اپنے پوتے (محمد ﷺ) کو گمشدہ اونٹوں کی تلاش کے لئے بھیجا ہے وہ جو کام کرتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں۔ مگر آج دیر ہوگئی ہے یہ ان کے لئے بے قرار ہیں۔ ابھی وہ بتا ہی رہے تھے کہ آپ اونٹوں کو لے کر واپس تشریف لے آئے۔

ایک روایت میں محدثین نے ذکر فرمایا حضرت عبدالمطلب کے وصال کے بعد ابو طالب نے آپ کی کفالت کی۔ ابو طالب کثیر العیال قلیل

المال آدمی تھے۔ (اولاد زیادہ آمدنی تھوڑی تھی) اگر آپ کے بغیر وہ کھانا کھاتے تو شکم سیر نہ ہوتے بھوکے رہ جاتے۔ جب آپ ان کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تو عام گھر والے شکم سیر ہو جاتے۔ ابوطالب آپ کے بغیر کسی کو کھانا نہ کھانے دیتے اور کہتے ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کھانا نہیں کھائیں گے۔ ان کی وجہ سے تھوڑا کھانا بھی ہم سب کے لئے کافی ہو جاتا ہے بلکہ بچ جاتا ہے۔ ناشتہ پر ابوطالب کے بچے چھینا جھپٹی کرتے تو آپ دست مبارک کھینچ لیتے۔ کیونکہ آپ قناعت پسند لطیف الطبع پاک نفس تھے۔ اس حرکت سے کراہت فرماتے۔ ابوطالب نے یہ دیکھ کر آپ کو علیحدہ برتن میں کھانا دینا شروع کر دیا تاکہ آپ کو تکلیف نہ ہو۔ دوپہر و شام کا کھانا اپنے ساتھ ہی کھلاتے۔ ایک پیالہ میں پہلے آپ کو دودھ دیتے آپ اس میں سے نوش جاں فرما کر واپس دیتے باقی تمام یکے بعد دیگرے اسی پیالہ کے پسماندہ دودھ سے سیر ہو جاتے حالانکہ وہ ایک آدمی کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی وجہ سے ابوطالب آپ کو ''مبارک'' کے لفظ سے پکارتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حیاوادب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شرم وحیا کے وصف مبارک بھی دوسرے اوصاف حمیدہ کی طرح بے مثل عطا فرما رکھا تھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ آپ شرم وحیا کے سبب کسی شخص کے چہرے پر نظریں نہیں جماتے تھے۔

نیچی نظروں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدُّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِی حذرھا کہ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم وحیا والے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

چنانچہ خصائص کبریٰ میں ہے کہ اَخرجَ الشَیخان عن جابرٍ رضی اللہ عنہ قال لما بنیت الکعبۃ ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عباس ینتقلان الحجارۃ فقال العباس للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اجعل ازارک علی عاتقک یقیک من الحجارۃ ففعل فخر الی الارض و

طمحت عيناه الى السماء ثم قام فقال ازارى فشُدّ عليه ازاره۔

شیخین نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور (آپ کے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ تعمیر کعبہ کے لئے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند کھول کر کندھے پر رکھ لو تا کہ کندھا چھلنے سے بچا رہے۔ چنانچہ جیسے تہبند شریف کھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر آ رہے۔ اور آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں اور آپ نے اسی حالت میں کہا میرا تہبند کہاں ہے؟ آپ پر تہمند شریف باندھا گیا تو آپ اٹھے۔

یہی ایک موقعہ تھا بچپن کا اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی عریاں نہ ہوئے۔ بلکہ ابن سعد نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر کبھی نہ دیکھا۔ (خصائص ج ۱ ص ۸۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا مجھ سے ظہور نبوت (نزول وحی) سے پہلے بھی کبھی افعال قبیح (مکروہ وحرام کام) سرزد نہیں ہوئے۔

ابونعیم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا وہ غیر اللہ کے ذبیحہ کو برا جانتے تھے اور قریش سے کہتے جانوروں کا خالق تو اللہ تعالیٰ ہے اور اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ آسمان سے پانی برسایا زمین سے سبزہ اگایا تو تم اللہ کو چھوڑ کر اس کے غیر کے نام پر کیوں ذبح کرتے ہو۔ میں نے بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کبھی نہیں کھایا۔ یہاں تک کہ مجھ پر وحی نازل ہونے لگی۔ تو اس کے حرام ہونے کا حکم آ گیا۔ مجھے شروع ہی سے چند چیزوں سے نفرت تھی۔ شرک، بت پرستی، بیہودہ شعر، لہو ولعب۔

ابو نعیم بیہقی اور حاکم نے زید بن حارثہ سے روایت کیا ہے کہ کعبہ شریف میں تانبے کا ایک بت اساف یا نائیلہ نصب تھا۔ مشرک کعبہ کا طواف کرتے تو تعظیماً اس کو چھوتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے قبل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف کر رہا تھا۔ میں نے اس بت کو ہاتھ لگایا تو آپ نے فرمایا اس بت کو ہاتھ مت لگانا۔ یہ فرما کر آپ طواف کرنے لگے۔ میں آپ کے پیچھے تھا۔ میں نے پھر ہاتھ لگایا آپ نے دیکھ لیا فرمایا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا۔ زید کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس نے حضور کو مکرم فرمایا اور اپنی کتاب ان پر نازل فرمائی۔ میں اس بت کو نہ چھوا نہ بوسہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن پاک نازل فرما کر مکرم و معظم فرمایا۔

ابن سعد، ابن عساکر، دواؤد بن حصین نے اور دوسرے محدثین نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو نزول وحی سے قبل ایام جاہلیت میں تمام عیوب اور کفروشرک کی نجاست سے محفوظ رکھا جو آپ کی شریعت میں حرام تھیں۔ آپ کو اخلاق حمیدہ اور حیا و شرم کے ساتھ متصف فرمایا۔ آپ فطرۃً شریعت پر عمل پیرا تھے۔ آپ سے ایک ملاقات میں لوگ مانوس ہو جاتے تھے اور آپ کو افضل جانتے تھے۔ آپ شفقت مہربانی، مروت، احسان، کرم، رحم، خیر خواہی، ہمدردی، صدق و امانت، خوش خلق، راست گو، غریبوں کے غم خوار، بے کسوں کے چارہ ساز، عاجزوں کے ناصر، ناداروں کے ملجا، نیک کردار، راست گفتار، صادق امین، عفت مآب، طاہر، متقی، صابر شاکر، عادل، منصف، زاہد، متواضع، جواد، شجاع، پیکر حیا و وفا غرضیکہ جو خوبیاں ممکن ہیں بدرجہ اتم آپ میں موجود تھیں۔ آپ کی ان خوبیوں کو دیکھ کر قوم آپ کو امین کے نام سے پکارتی تھی۔

ابونعیم نے مجاہد سے روایت کیا ہے مجھے میرے آزاد شدہ غلام عبد اللہ بن سائب نے کہا میں زمانہ جاہلیت کے اندر مکہ میں نبی ﷺ کا تجارت میں شریک تھا۔ میں مکہ سے مدینہ چلا آیا۔ آپ نے بھی مدینہ کو ہجرت فرمائی میری اور آپ کی ملاقات سر راہ ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا تو مجھ کو پہچانتا ہے۔

میں نے کہا خوب اچھی طرح جانتا ہوں میں اور آپ مکہ میں شریک تھے۔ نہ آپ نے کبھی دھوکا کیا نہ بدگمانی فرمائی۔ آپ سے بہتر کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

ابوداؤد، ابویعلیٰ، ابن مندہ اور فرائطی نے اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں عبداللہ بن ابی الحمساء سے روایت کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اعلان نبوت سے قبل کوئی چیز خریدی اور آپ کی کچھ رقم رہ گئی۔ میں نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں میں ابھی گھر سے لا کر دیتا ہوں۔ آپ کو کھڑا کر کے چلا گیا اور گھر جا کر بھول گیا۔ مجھے خیال ہی نہ رہا۔ تیسرے دن یاد آیا جا کر دیکھا تو آپ وہیں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا تو کہاں چلا گیا تھا؟ مجھے تو یہاں پر کھڑے تین دن ہو گئے۔ آپ نے خفگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ میں یہ دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا۔

موئے مبارک

حضور ﷺ کے سر مبارک کے بال مبارک نہ تو بہت گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ بین بین تھے جیسا کہ

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَکُنْ بِالجعدِ انقطط ولا بِالسبطِ کان جعداً رَجلاً۔

یعنی حضور ﷺ کے بال مبارک نہ زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے۔

گ گیسو ہ دہن ی ابرو آنکھیں ع ص
کھٰیعص ان کا ہے چہرہ نور کا
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکہ ابر رافت پہ لاکھوں سلام

قُلتُ لِعُبَیْدَۃَ عِنْدَنَا مِنْ شَعرِ النَّبِیّ ﷺ احبناہ من قبل انس او من قبل اھل انس فقال لان تکون عندی شعرۃٌ منہ احبّ الی من الدنیا و ما فیھا۔ (بخاری)

انا فی عطش وسخاک اتم اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

(اعلیٰ حضرت)

ابن سعد نے محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے عبیدہ سے کہا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ہیں جو ہم کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ملے۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بال کا میرے پاس ہونا مجھے کو دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے۔

امام احمد اور ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہما نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام احمد کے لفظ یہ ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے تشریف لائے۔ منیٰ میں آپ نے حلاق (نائی) کو بلایا فرمایا بال مونڈ اس نے داہنی طرف کے بال مونڈے۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں وہ بال ایک ایک دو دو تقسیم فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے لئے حکم فرمایا۔ تو اس نے وہ مونڈ دئے۔ آپ نے فرمایا: ابو طلحہ کہاں ہے؟ اس طرف کے سارے بال ان کو عطا فرما دیئے۔ مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حلاق آپ کے سر کے

بال اتار رہا ہے اور صحابہ گرد جمع ہو رہے ہیں کہ حضور ﷺ کا کوئی بال زمین پر نہ گرے بلکہ ہم میں سے کسی کے ہاتھ آئے۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جمرۃ العقبہ پر کنکریاں ماریں اور پھر قربانی کرنے کے بعد اپنے مقام پر تشریف لائے اور

ثُمَّ دَعَا بِالْحَلاَّقِ وَ نَاوَلَ الحَالقُ شقّهُ الايمنِ فَحَلقهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الانصَارِى فَاَعْطَاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشق الايسر فَقَالَ احلق فحلقه فاَعطاهُ اَبا طلحة فقال اَقْسِمْهُ بينَ النَّاسِ۔

(بخاری ومسلم)

پھر آپ نے حجام کو طلب فرمایا اور اپنے سر مبارک کے داہنی طرف کے بال مبارک منڈوائے اور ابوطلحہ انصاری کو بلا کر عطا فرمائے۔ پھر آپ نے اپنے بائیں طرف کے بال منڈوائے اور وہ بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عنائت کئے اور فرمایا کہ ان تمام بالوں کو لوگوں میں تقسیم کر دو۔

ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

روایت کیا بیہقی نے اور ابن الاثیر نے اپنی کتاب اسد الغابہ میں

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور عمرہ میں اپنے سر کے بال منڈوائے تو بال اٹھانے کیلئے صحابہ آپ پر جھکے پڑتے تھے۔ ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کی طرف بڑھا۔ (میری خوش نصیبی) کہ پیشانی مبارک کے بال میں نے حاصل کر لئے اور ان کو اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں سی دیا۔ (ان بالوں کی برکت یہ تھی) میں عمر بھر جدھر جہاد کو گیا مجھے فتح ونصرت حاصل ہوئی۔

بیہقی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں (جو ہر وقت اپنی دستار کے نیچے رکھتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند موئے مبارک سیئے ہوئے تھے وہ جس لڑائی میں جاتے وہ ٹوپی ان کے سر پر ہوتی تو ضرور فتح پاتے۔

حاکم وغیرہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا جنگ یرموک میں ایک دن خالد بن ولید کی ٹوپی گم ہوگئی۔ (عین اس وقت جب کہ میدان جنگ گرم ہو رہا تھا۔) ٹوپی ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئے۔ (لوگوں نے آپ کو موت کے سامنے جیسا کہ تیر اور پتھر برس رہے تھے تلوار و نیزہ بر سر پیکار تھے کسی اور کام میں مصروف ہونے کو برا جانا، لیکن آپ ٹوپی کی تلاش کرتے رہے۔) یہاں تک کہ آپ کو ٹوپی مل گئی (تب انہوں نے اپنے آپ

کو مطمئن پاکر بیان فرمایا کہ اس ٹوپی میں جناب رسالت مآب ﷺ کی پیشانی مبارک کے بال ہیں۔) ایک مرتبہ حضور ﷺ نے عمرہ کیا سر مبارک کے بال منڈوائے تو اس وقت ہم میں سے ہر شخص بال لینے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک دوسرے پر گرتا تھا تو میں نے پیشانی مبارک کے بال حاصل کر لئے اور اس ٹوپی میں سی رکھے ہیں۔ (میں اسے اسی لئے ڈھونڈ رہا تھا کہ یہ ٹوپی جس جنگ میں میرے سر پر ہوتی ہے میں اس میں ضرور فتح پاتا ہوں۔)

محققین ومحدثین نے روایت کیا کہ ایک دن اہل کتاب سے دو آدمی ایک جگہ بیٹھے تھے اور کعب احبار رضی اللہ عنہ بھی ان کے قریب تھے۔ ایک نے دوسرے سے کہا میں نے آج رات خواب دیکھا کہ سب لوگ (قبروں سے نکل کر) جمع ہو رہے ہیں تو میں نے پیغمبروں کو دیکھا کہ ہر ایک کے لئے دو دو نور ہیں اور ان کے تابعداروں کے لئے ایک نور دیکھا اور محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے جسم پاک پر کوئی بال ایسا نہ تھا جو نور نہ ہو۔ (یعنی سر مجسمہ نور تھے) اور ان کے متبعین کو دیکھا تو ان کے لئے دو دو نور تھے۔ حضرت کعب نے (یہ سن کر فرمایا) او بندہ خدا! خدا سے ڈر (جھوٹ نہ بول) غور کر کیا کہتا ہے، اس نے کہا میں نے خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے۔ جو کچھ میں نے دیکھا بیان کر دیا۔ حضرت کعب نے کہا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس

نے حضرت محمد ﷺ کو حق (قرآن) دے کر دنیا میں بھیجا اور حضرت موسیٰ بن عمران پر تورات نازل کی۔ تورات میں بھی بعینہ یہی لکھا ہے جو تو نے (خواب) بیان کیا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں
اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

رسول اکرم ﷺ اپنے سر مبارک پر اکثر تیل لگاتے اور داڑھی شریف میں کنگھی فرمایا کرتے جیسا کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یُکْثِرُ دُھْنَ رَأسِہٖ وَ تَسْرِیْحَ لِحْیَتِہٖ۔ کہ آقا ﷺ اپنے سر مبارک پر اکثر تیل لگاتے اور اپنی داڑھی شریف میں اکثر کنگھی کیا کرتے۔

حضور ﷺ اپنے بالوں کو دو حصے فرماتے اور درمیان میں سیدھی مانگ نکالتے۔

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کے سر شریف کے بالوں کی درازی پر مختلف روایات آئی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَیْہِ کہ حضور ﷺ کے بال مبارک نصف کانوں تک تھے۔ اور

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے مطابق عَظِیمُ الجُمّۃِ اِلی شَحْمَۃِ اُذُنَیہِ آپ کے بال مبارک گھنے اور کانوں کی لو تک تھے۔

جب کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّۃِ وَ دُوْنَ الْوَفْرَۃِ کہ آپ کے بال مبارک کانوں کی لو سے کچھ بڑے اور شانوں سے کچھ کم تھے۔ تو ان تمام روایات میں تطبیق ایسے کی جاتی ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف انداز اختیار کر جاتے کہ اگر آپ غسل مبارک فرما کر کنگھی فرماتے تو کندھوں تک آ جاتے ورنہ قدرے گھونگریالے ہونے کے سبب کانوں کی لو تک رہتے مگر سرکار اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی بات کہی ہے فرماتے ہیں:

گوش تک سنتے تھے اب آئے تا دوش
کہ بنیں خانہ بدوشوں کے سہارے گیسو

سر مبارک

محی السنۃ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے ابوجہل نے قسم کھائی اگر میں محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھ لوں تو اس کے سر کو پتھر سے کچل دوں گا۔ پتھر لے کر آپ کی طرف آیا۔ آپ اس وقت نماز ادا فرما رہے تھے۔ ہاتھ اٹھا کر چاہتا تھا کہ پتھر آپ کے سر مبارک پر مارے مگر ہاتھ اس کی گردن سے ایسا چمٹا کہ ہاتھ گردن سے جدا نہ ہوا اور پتھر ہاتھ سے نہ گرا (یہ دیکھ کر ڈرا) اور اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور کیفیت حال بیان کی۔ تو پتھر پھر ہاتھ سے گر گیا (یہ سن کر) ایک اور شخص قبیلہ بنی مخزوم سے اٹھ کر) بولا میں اس پتھر سے اسے قتل کرتا ہوں۔ (یہ کہہ کر پتھر اٹھا لیا) اور آپ کی طرف آیا۔ اور آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اس نے جیسے ہی پتھر مارنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اندھا کر دیا۔ وہ آپ کی آواز (نماز میں قرآن پڑھنے کی) سنتا تھا مگر آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ (یہ محسوس کر کے بہت ڈرا) اور اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا (اندھوں کی طرح) ادھر ادھر بھٹکتا تھا۔ ساتھیوں نے یہ دیکھ کر اسے آواز دی۔ (تو وہ ان کی آواز سن کر ان کے پاس

آیا) اس کو کہا تجھے کیا ہو گیا اس نے کہا میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ (میں ان کے پاس جا کر اندھا ہو گیا۔) لیکن مجھے ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ (لیکن وہ خود نظر نہیں آتے تھے اس لئے اپنے ارادہ میں ناکام رہا)

واقدی نے محمد بن زیاد سے اس نے زید بن ابی عتاب سے اس نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے اس نے اپنے باپ سے روایت کیا۔ ہم غزوہ انمار (نام قبیلہ) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنوں کے مقابلہ کو نکلے۔ اعراب یہ دیکھ کر پہاڑ کے کناروں میں اتر گئے۔ اور آپ نے ذی امر میں پہنچ کر لشکر کو اتارا اور خود قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس اثنا میں بارش نے آپ کے کپڑے کسی قدر تر کر دیئے۔ آپ نے ان کو سوکھنے کے لئے ایک درخت پر ڈال دیا۔ (یہ دیکھ کر) غطفان نے دعثور بن حارث کو کہا جوان کا سردار اور بہادر تھا کہ اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب (لشکر) سے دور اکیلے (نظر آرہے ہیں) تجھ کو پھر کوئی اور موقع اس وقت سے بہتر نہیں مل سکتا۔ (ہوسکتا ہے تو ان کا یہیں کام تمام کر دے معاذ اللہ، دعثور نے بھی موقع کو غنیمت سمجھا) تلوار جوہر دار پکڑی (پہاڑ سے اتر کر) آپ کی طرف روانہ ہوا۔ آپ ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے کپڑے خشک ہونے کا انتظار فرما رہے تھے۔ اچانک دیکھتے ہیں کہ دعثور بن حارث تلوار اٹھائے

آپ کے سر کے قریب کھڑا ہے اور وہ (آپ کو مخاطب کر کے) کہتا ہے کہ اب تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے جواب دیا۔ اللہ۔ جو سب پر غالب ہے اور سب کا مالک ہے۔ (دعثور نے جب اللہ غالب اور برتر کا نام سنا تو اس پر رعب سا چھا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے اس کے سینے پر ایک ضرب لگائی تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور تلوار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا لی (اور دعثور کو مخاطب کر کے) فرمایا (بتا) اب تجھ کو مجھ سے کون چھڑائے گا۔ وہ بولا کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا جا چلا جا (دعثور) متعجب ہو کر وہاں سے پھرا اور کہا آپ مجھ سے اچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں میں بہتر ہونے کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں۔ دعثور جب اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا (تو انہوں نے نہائت تعجب سے پوچھا کیا ہوا؟) ہم نے تجھے اس کے سر پر تلوار لئے کھڑے دیکھا۔ (پھر تجھ سے کچھ نہ ہو سکا) بولا (کچھ نہ پوچھو) خدا کی قسم جب تک میں زندہ رہوں گا ایسے محسن سے کبھی نہ لڑوں گا۔ اور نہ لوگوں کو ان کی لڑائی کے لئے بلاؤں گا۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ (مسلم شریف)

ابن اسحٰق اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (کہ ایک دن) ابو جہل نے (اپنے ہم مذہب) قریش سے کہا تم نہیں دیکھتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معبودوں اور ہمارے مذہب وملت کو برا کہہ رہا ہے۔ اور

ہمارے باپ دادوں کو گالیاں دے رہا ہے اور ہماری مذہبی باتوں کو جھوٹ کہتا ہے۔ میں اللہ سے عہد کرتا ہوں اگر کل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بیٹھا دیکھوں گا تو پتھر سے اس کا سر توڑ دوں گا۔ پھر (اس کے قبیلے) بنی عبد مناف جو چاہیں کریں۔ (میں پرواہ نہیں کرتا) جب اگلا دن ہوا تو پتھر لے کر ایک جگہ انتظار کرنے جا بیٹھا (کہ کب آپ نماز میں مشغول ہوں اور میں پتھر ماروں آخر اس نے دیکھا) آپ نماز میں مشغول ہو گئے اور جب سجدہ میں گئے تو ابو جہل پتھر اٹھا کر آپ کے قریب (پہنچا ہی تھا) کہ جھجک کر واپس لوٹا اور ڈر کے مارے رنگ فق ہو گیا اور جس ہاتھ سے پتھر آپ کے سر مبارک پر مارنے کے لئے اٹھایا تھا وہ شل ہو گیا اور پتھر ہاتھ سے زمین پر گر گیا۔ (جب اس کے ساتھیوں نے اس کو آپ کے پاس سے اس طرح پلٹتے دیکھا) تو قریش نے آگے بڑھ کر پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو میں نے ایک بدمست نر اونٹ کو دیکھا کہ میرے سامنے کھڑا ہے۔ خدا کی قسم میں نے کبھی اتنے بڑے سر والا لمبی گردن والا اور اتنے بڑے دانتوں والا اونٹ نہیں دیکھا۔ (اگر میں جان بچا کر فوراً نہ لوٹتا) تو وہ مجھے پھاڑ ڈالتا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا کہ وہ (جو اونٹ کی شکل میں نظر آیا) جبرئیل تھا۔ (ابو جہل) اگر میرے نزدیک آجاتا (تو جبرئیل) اسے پکڑ لیتا (زندہ نہ چھوڑتا)

پیشانی مبارک

رسول کریم ﷺ کی پیشانی مبارک کیسی تھی؟ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ البهیمِ جبینهٗ
یلج مثل مصباح الدجیٰ المتوقد

جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی کے روشن چراغ کے مانند چمکتی۔ (زرقانی علی المواہب)

اوراعلیٰ حضرت فرماتے ہیں

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

خطیب اور ابن عساکر اور ابونعیم اور دیلمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا وہ فرماتی ہیں میں بیٹھی چرخہ کات رہی تھے اور حضور ﷺ (میرے سامنے) اپنی جوتی کو پیوند لگا رہے تھے اور آپ کی پیشانی مبارک پر پسینہ آرہا تھا اور نور کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ میں یہ دیکھ کر

حیران رہ گئی (اور تکتی تکتی کاتنے سے ٹھہر گئی) آپ نے (مجھے دیکھ کر) فرمایا تجھے کیا ہوا متحیر کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپکتا ہے جس سے نور پیدا ہوتا ہے۔ (قطرہ قطرہ نور کا تارہ ہے)

وَلَوْ اَرَاكَ اَبُوْ كَبِيْرِ الْهذلى لَعَلِمَ اَنَّكَ اَحقّ بشعر به حيث يقول

اگر ابو کبیر ہذلی (عرب کا مشہور شاعر) کبھی یہ دیکھتا تو یقین کر لیتا کہ اس کے اس شعر کے مصداق آپ ہی ہیں۔ (یعنی اس نے یہ شعر آپ کو ہی دیکھ کر کہے ہیں)

ترجمہ: میں جب اس کے روئے روشن کی شکنوں کو دیکھوں تو اس کے رخساروں کی روشنی اور صفائی میں وہ شکن بصورت ہلال نظر آتے ہیں۔

ابو نعیم نے دلائل میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے اپنے شوہر کی شکایت کی اور ظاہر کیا کہ میں اسے نہیں چاہتی۔ آپ نے فرمایا تو اسے برا جانتی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا تم دونوں اپنے سروں کو میرے نزدیک لاؤ پس آپ نے ان کے سر جوڑ کر اپنی پیشانی مبارک پر رکھ دیئے تو وہ آپس میں محبت کرنے لگے کہ ایک دوسرے کی جدائی پر پل بھر صبر نہ کر سکتے تھے۔

چہرہ مبارک

رسول کریم ﷺ کا چہرہ مبارک بے مثل اور لاجواب کہ جس کی جتنی بھی تعریف و توصیف کی جائے کم ہے۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی (القرآن) میں چہرہ مبارکہ اور زلف مصطفیٰ ﷺ ہی کی اللہ نے قسم کھائی ہے۔

اے کہ شرح و الضحیٰ آمد جمال روئے تو
نکتہ واللیل وصف زلف عنبر بوئے تو

اور

ہے کلام الٰہی میں شمس والضحیٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب زلف دوتا کی قسم

قال اللہ تعالیٰ: اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ اللہ آسمان وزمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کھڑے ستون پر چراغ رکھا ہو۔ اور وہ چراغ ایک شیشے میں ہو۔ جو صفائی اور چمک میں مثل ستارہ کے ہو اور چراغ کا تیل آگ دیئے بغیر خود بخود روشن ہو رہا ہو اور اس کی روشنی چاروں طرف برابر ہو۔ نور پر نور ہے۔ خدا جسے چاہتا ہے اس نور کی طرف راہ دکھاتا ہے۔

نفطویہ (امام نحو و تفسیر) نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں یہ اشارہ ہے (صرف چہرہ مبارک) محمد مصطفیٰ ﷺ (بغیر اظہار نبوت اگر چہ قرآن تلاوت نہ فرمائیں اہل بصیرت کے لئے دلیل رسالت و باعث ہدایت ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن رواحہ کا قول ہے اگر نہ ہوتا ان میں (محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجود سعادت مبعوث میں) وحی الٰہی (اور دیگر معجزات و دلائل نبوت کا اثر ظہور بھی نہ ہوتا) تو آپ کے (چہرہ مبارک کا دیکھنا) ہی دلیل نبوت کو کافی تھا۔ (زینت المجالس)

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے

اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَنْوَرَهُمْ لَوْنًا يَصِفُهٗ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَا شَبَّهَ وَجْهَهٗ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ كَانَ عِرْقُهٗ فِي

وَجْهِهٖ مِثْلَ لُؤْلُؤٍ۔

حافظ ابو نعیم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش منظر نورانی رنگت والے صفت (تعریف) بیان نہیں کی کسی واصف (تعریف کرنیوالے) نے سوائے اس کے کہ آپ کے چہرہ کو بدر (چودھویں کا چاند) سے تشبیہہ دی ہے اور (کبھی) آپ کو پسینہ آتا تو آپ کے چہرہ سے موتیوں (موتیوں کے سے قطرے جھڑتے تھے) جو مشک خالص سے زیادہ خوشبودار تھے۔

(زینت المجالس امام جلال الدین سیوطی)

فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّهٗ وَجْهٌ لَيْسَ كَوَجْهِ الْكَذَّابِ۔

ترمذی نے اور ابن قانع نے اپنی سند سے اور ان کے سوا (بہت سے) محدثین نے حضرت عبد اللہ بن سلام سے روایت کی کہ جب آپ (مکہ سے) ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو بہت غور سے دیکھا تو جان لیا کہ یہ رخ انور کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ (ترمذی)

ایک اور روایت میں ہے انہی سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ (کام کاج چھوڑ کر) جلد جلد آپ کی زیارت

کو آتے تھے۔ ان آنے والوں میں میں بھی آیا اور جب رخ انور دیکھا تو پہچان لیا (میرے دل میں یقین ہو گیا) کہ یہ چہرہ مبارک جھوٹا چہرہ نہیں۔ میں نے سنا آپ اس وقت ارشاد فرما رہے تھے اے لوگو! سلامتی پھیلاؤ صلہ رحمی (اپنوں سے محبت و رحم) کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور رات کو (جب کوئی نہ دیکھتا ہو) خدا کی عبادت کرو۔ لوگ سوتے ہوں تم آرام سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس میں نے اسی وقت کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ دین حق پر ہیں (جو اصول معاشرت اور نجات اخروی کے لئے کافی ہے۔) (ترمذی)

ترمذی نے ابی رمثہ تیمی سے یہ روایت کیا ہے میں جب (پہلی دفعہ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (ابھی میں مسلمان نہیں ہوا تھا) میرے ساتھ میرا بچہ بھی تھا میں نے آپ کو (دور) سے دیکھا (چہرہ مبارک پر نظر پڑی تو بے اختیار) میری زبان سے نکل گیا کہ (بیشک) یہ نبی اللہ ہیں۔ (ترمذی)

امام حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے جس شخص نے آپ کے حالات کا مشاہدہ کیا اور آپ کی احادیث سنی جو شامل ہیں اخلاق عالیہ اور افعال حسنہ اور حالات عجیبہ اور عادات وسیر اور تمام مخلوقات کے لئے سیاسی امور اور ہدایت کے لئے طریقہ دعوت اور باہمی الفت پیدا

کرنے اور اپنے آپ کو نبی منوانے کے لئے طریق کار اور منکرین کے مشکل سے مشکل سوالوں کے مسکت باصواب جوابات اور اصلاح خلق کی تدبیریں اور شریعت ظاہرہ باہرہ کے لئے مسلم دلائل اور معارف وحقائق کے دقیقے (مشکلات) بیان کرنے میں جہاں بڑے بڑے فقہاء کی فقاہت اور عقلاء کی عقل وادراک عمر بھر کام نہ کر سکے غور وفکر سے دیکھا اور سنا تو اسے یقین ہو گیا اور ذرہ بھر شک نہ رہا کہ جمیع علوم آپ کے سینہ میں کسبی یعنی تعلمی اور تعلیمی ذریعہ سے حاصل نہیں تھے بلکہ وہبی (اللہ کی طرف سے عطا) ہیں۔ اور وہ تمام افعال محض تائید غیبی اور تقویت الٰہی سے تھے۔ (اور ہر دیکھنے والا ان اوصاف رکھنے والے کو سمجھتا ہے) کہ ایسی باتیں کسی جھوٹے اور دھوکہ باز میں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ آپ کے شمائل یعنی سیرتیں اور احوال واقوال و افعال آپ کی سچائی پر براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ ہیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی سادہ طبیعت عربی کسی وقت آپ کے رخ روشن کو دیکھتا تو قسم کھا کر کہہ دیتا کہ یہ منہ جھوٹا نہیں۔ اور آپ کی ظاہری باطنی سیرت وعادات کی صفائی پر سچے دل سے آپ کے نبی برحق ہونے کا قائل ہو جاتا۔ یہ تو عام لوگوں کی حالت تھی جو عادات شریفہ اوصاف حمیدہ کے قدردان تھے وہ کچھ مدت (وقت) آپ کے پاس مقیم رہے اور جمیع اوقات کے حالت کو دیکھ کر اعتبار

کرتے۔ (احیاء العلوم)

ترمذی نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے اپنے ماموں ابو ہند بن ابی ہالہ سے (جو فصیح و بلیغ اور عرب کے علم و ادب اور وصف میں بڑے ماہر تھے۔) آپ کے روئے انور کے اوصاف بیان کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے بہت کچھ فرمایا۔ اس میں خصوصاً یہ فرمایا کہ آپ کا رخ انور چودھویں رات کے چاند جیسا روشن چمکدار تھا۔ (شمائل ترمذی)

لم یات نظیرک فی نظر مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھکو جانا

اخرج ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قَالَتْ کُنْتُ اُخِیْطُ فَسَقَطَتْ مِنِّیْ الاِبْرَۃُ فَطَلَبْتُھَا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَیْھَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَتَبَیَّنَتِ الْاِبْرَۃُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْھِہٖ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ یَا حُمَیْرَاءُ الْوَیْلُ ثُمَّ الْوَیْلُ ثَلاثًا لِمَنْ حُرِمَ النظرَ اِلٰی وَجْھِی۔

ترجمہ: ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ میں اندر بیٹھی کچھ سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی بہت تلاش کیا (بوجہ اندھیرا) نہ ملی۔ اتفاقاً رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے رخ انور کی روشنی سے تمام کمرہ روشن ہو گیا میں نے زمین سے سوئی اٹھائی لی۔

آپ نے فرمایا عائشہ افسوس وہ ہلاک ہوا (تین بار فرمایا) جس نے مجھے نہ دیکھا۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا رَأَيْتُ شَيْئاً اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ اِذَا ضَحِكَ يَتَلَأْلَاءُ فِى الْجُدُرِ۔ (ترمذی)

ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کے رخ روشن میں آفتاب گردش کرتا ہے۔ آپ جب ہنستے تھے تو دیواروں پر عکس پڑتا تھا۔

ابونعیم نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں میں نے ابوطالب سے سنا وہ اپنے والد عبدالمطلب سے روایت بیان کرتے ہیں۔ عبدالمطلب کہتے ہیں میں (بیت اللہ شریف میں جانب شمال اندرون حطیم) حجرہ میں سویا ہوا تھا تو میں نے ایک خواب دیکھا جس سے (میرے دل پر) بہت بڑا رعب بیٹھ گیا۔ اس خواب کی تعبیر لینے میں ایک کاہنہ کے پاس گیا جو کاھنۃ القریش کے نام سے موسوم تھی۔ (یا تو وہ قریشی تھی یا اکثر قریش اس سے خواب کی تعبیر پوچھنے آتے تھے۔) میں نے کہا آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ ایک درخت زمین سے نکلا اور دیکھتے ہی دیکھتے اتنا بڑھا

کہ آسمان سے جا لگا اور اس کی ٹہنیاں مشرق و مغرب میں دور تک پھیل گئیں۔ (اور وہ درخت اس قدر نورانی ہے) کہ میں نے ایسی روشن اور نورانی شعاعیں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ سورج کی روشنی سے ستر حصہ اس کی روشنی زیادہ تھی اور میں نے دیکھا کہ تمام عرب و عجم اس کے آگے سجدہ ریز ہیں اور وہ درخت اپنے پھیلاؤ اور اونچائی اور نورانیت میں برابر بڑھ رہا تھا۔ کبھی چھپ جاتا ہے اور کبھی ظاہر ہوتا ہے اور میں نے قریش کی ایک جماعت کو دیکھا کہ اس کی ٹہنیوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور میں نے قریش کی جماعت کو دیکھا کہ اسے کاٹنا چاہتے ہیں جب وہ قریش ارادہ بد کر کے اس کے قریب آتے ہیں تو ان کو ایک جوان پکڑ کر ہٹا دیتا ہے۔ اس جیسا خوبصورت اور خوشبو والا انسان میں نے نہیں دیکھا (اتنی سختی سے ہٹاتا ہے) کہ ان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ اور ان کی آنکھیں نکال دیتا ہے۔ میں نے بھی ہاتھ اٹھایا (کہ میں بھی اس نورانی درخت کی کسی ٹہنی سے لٹک جاؤں) اور اپنا نصیب (حصہ) حاصل کروں۔ میں نے کہا یہ کس کے نصیب میں ہے تو اس نوجوان نے جواب دیا۔ ان لوگوں کا حصہ ہے جو اس درخت کے ساتھ معلق ہو گئے اور آپ سے سبقت لے گئے اس درخت کو پکڑنے میں۔ تو میں بہوت ہکا بکا رہ گیا۔ (عبدالمطلب کہتے ہیں کہ میں جب یہ بیان کر چکا) تو میں نے دیکھا

کہ اس کے چہرہ کا رنگ بدل گیا بحالت بے قراری بولی اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو ایک شخص تیری پشت سے ضرور پیدا ہوگا جو مشرق و مغرب کا مالک ہوگا اور مخلوق اس کے قدموں میں جھکے گی۔ (عبد المطلب) نے اس خواب کو بیان کر کے ابو طالب سے کہا کہ شاید تو ہی وہ ہو جو میری پشت سے ہے (لیکن جب سید کائنات ﷺ کا ظہور ہوا اور آپ نے دعوت اسلام شروع کر دی اور عبد المطلب فوت ہو چکے تھے) تو ابو طالب آپ کے سامنے لوگوں کو یہ خواب سنایا کرتے تھے اور خدا کی قسم کھا کر کہتے تھے کہ وہ درخت یہی ابو القاسم امین ہیں (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔ (دلائل النبوۃ)

بیہقی نے جامع بن شداد سے روایت کیا کہ ہم کو ایک آدمی نے خبر دی جس کا نام طارق ہے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھا جبکہ ہم مدینہ کے باہر ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز بکاؤ ہے۔ ہم نے کہا یہ اونٹ۔ آپ نے قیمت معلوم فرمائی۔ ہم نے اس کی قیمت ایک سوق (ساٹھ ساع کا ہوتا ہے اور صاع تین سیر آٹھ چھٹانک کا ہوتا ہے) کھجور بتائی۔ آپ نے (قیمت میں کمی بیشی نہ فرمائی) اونٹ کی نکیل پکڑی اور شہر میں تشریف لے گئے۔ ہم نے آپس میں کہا کہ اس ناواقف آدمی کو اونٹ دے دیا جسے ہم نہیں جانتے کہ کون ہیں۔ (اور کہاں

رہتے ہیں) ہمارے ساتھ ایک بوڑھی عورت (ہودج) میں بیٹھی تھی بولی میں اونٹ کی قیمت کی ضامن ہوں تم فکر نہ کرو میں نے (اس اونٹ لے جانے والے) کے چہرہ کو چودھویں کے چاند کی طرح دیکھا ہے۔ وہ تم کو دھوکا نہیں دے گا۔ پس علی الصبح ایک آدمی کھجوریں لے کر آیا اور کہا میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں وہ فرماتے ہیں ان کھجوروں کو تم سیر ہو کر کھاؤ (اور پس ماندہ سے) اونٹ کی قیمت پوری کر لو ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور اونٹ کی مقررہ قیمت کو بھی پورا پایا۔ (مواہب لدنیہ)

مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (ایک سفر میں) ہم سے ارشاد فرمایا کہ تم کل چاشت کے وقت انشاء اللہ تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے۔ (خبردار) کوئی تم سے اس میں داخل نہ ہو اور نہ پانی لے تاوقتیکہ میں وہاں نہ پہنچوں، معاذ کہتے ہیں ہم چشمہ پر ٹھیک اسی وقت پہنچ گئے جس وقت آپ نے فرمایا لیکن ہم میں سے دو شخص جو پہلے پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا انتظار نہ کیا اور اپنی خواہش پوری کر لی۔ اور ڈرے کہ چشمہ کی باریک دھار پانی کی جاری ہے۔ حضور ﷺ نے چشمہ دیکھتے ہی فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس چشمہ کا پانی استعمال کیا ہے۔ ان دونوں اشخاص نے اقرار کر لیا آپ نے

ناراضگی کا اظہار فرمایا (کہ تم نے باوجود منع کرنے کے ایسا کیوں کیا؟ اور میرا انتظار نہ کیا) خیر جو اللہ چاہے پھر اصحاب نے ایک ایک چلو (تھوڑا تھوڑا) پانی لے کر ایک برتن جتنا ہو سکا جمع کر لیا تب آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور دست مبارک اس پانی میں دھوئے اور اس مستعمل پانی کو چشمہ میں گرا دیا تو چشمہ فوراً جاری ہو گیا اور پانی تیز دھار بہنے لگا۔

(شک کیا ہے ابو علی نے ان دو لفظوں میں) یہاں تک کہ تمام آدمی سیراب ہو گئے اور سب نے اپنی سواری کو بھی سیراب کر لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! (اے معاذ) تو دیکھتا ہے اس جگہ کو (عنقریب) اس جگہ آبادی مکانات اور باغیچے ہو جائیں گے۔ (اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا۔) (مسلم شریف)

زہری سے مروی ہے کہ جنگ احد کے دن (کسی شقی) نے آپ کے چہرہ مبارک پر ستر مرتبہ تلوار کا وار کیا لیکن آپ کو ایک بھی نہ لگی اور چہرہ مبارک تک نہ پہنچنے پائی۔

حافظ ابو نعیم نے عبادہ بن عبد الصمد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم کچھ آدمی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں تھے۔ انہوں نے اپنی باندی کو کھانا لانے کا حکم دیا اور کہا دستر خوان بھی لائے۔ جب وہ اس دستر خوان (رومال) کو لائی وہ میلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رومال میلا دیکھ کر

باندی کو کہا اس کو تنور میں ڈال دو۔ اس نے بھڑ کتے تنور میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو نکالا تو وہ دودھ کی مانند سفید نکلا۔ ہم نے (حالت حیرانگی) میں کہا یہ کیا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ رومال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا کر اس سے منہ پونچھتے تھے۔ ہم بھی تبرکاً کھانے سے فراغت کے بعد اسی سے منہ پونچھا کرتے ہیں اور جب میلا ہو جاتا ہے ہم اس کو آگ میں ڈال کر صاف وشفاف کر لیا کرتے ہیں۔ (ہم سب کا یہی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے جو چیز چھو جائے اس کو آگ نہیں جلا سکتی)

جان دے دو وعدہ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

فائدہ: دست مبارک و چہرہ مبارک سے جو چیز لگ جائے تو اس پر دنیا کی آگ کیا آخرت کی آگ بھی اثر نہیں کر سکتی۔

وَ قَالَ الْحَلبی کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُکَثِّرُ مَجَالِسَةَ عقبة بنِ اَبِی مُعِیط فَقَدِمَ عُقْبَةُ مِنْ سَفرٍ فَصَنَعَ طَعَاماً وَ دَعیٰ النَّاسَ مِنْ اَشرافِ قریشٍ وَ دَعیٰ النَّبِیَّ ﷺ فَلَمَّا قَرُبَ اِلیهِمُ الطعَامُ اَبیٰ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یاکُلَ وَ قَالَ مَا اَنَا بِآکِلٍ طَعَامَکَ حَتّٰی تَشهدَ اَنْ لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ فَقَالَ عُقْبَةُ

اَشْهَدُاَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلَ مِـنْ طَعَامِهٖ وَ انصرفَ النَّاسُ وكَانَ عُقبةُ صِديقاً لِاُبى بنِ خـلفٍ فـاَخبـرَ النَّاسُ اُبياً بمقابلة عقبةَ اِليهٖ وَ قَالَ يا عُقبةُ صَبُـوْتَ فقالَ وَ اللّٰهِ مَا صبوتُ وَلكن دَخَلَ منزلِى رَجلٌ شـريفٌ فَابىٰ اَنْ يَاكُلَ طَعامِى اِلا اَنْ اَشْهَدُ لَهٗ فَاستحببتُ اَن يـخـرجَ مِـن بَيتـى وَلَـمْ يـطعمْ فشهدتُ له وَالشَّهادةُ لَيْسَـتْ فِـى نَفْسِىْ فَقَالَ اُبىّ وَجُهِى مِنْ وَجُهِكَ حَرامٌ اِنْ لَـقيـتَ مُحمدًا فَلَمْ تَطأهٗ وَ تبذَّقَ فِى وَجُهِهٖ وَ تَلْطَمُ عَيْنَيهِ فَـقَـالَ لَهٗ عُقبةُ لَكَ ذَالِكَ ثُمَّ اَنَّ عُقبةَ لَقِىَ النَّبِىَّ ﷺ فَفعلَ بِهٖ ذَالِكَ قَالَ الضحاك۔ لَمَّا بَزقَ عقبةُ لَمْ تَصِلِ الْبَزقةُ اِلىٰ وَجـهِ رسُـوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَلْ رَجَعَتْ اِلىٰ وَجُهِهٖ كَشِهَابِ نَارٍ فَـاحْتَرَقَ مَكانَهَا وَ كَانَ اَثرُ الحَرقِ فِى وجهِهٖ اِلَى الْموتِ وَ اَنْزلَ اللّٰهُ اٰيةً فِى حَقِّهٖ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يَـا لَيْتَـنِـى اتَّـخَـذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيلاً۔ يٰوَيْلَتٰى لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانـاً خَـلِيلا۔لَقَدْ اَضَلَّنِى عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِى وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلاً۔

حلبی نے سیرت النبویہ میں روایت کیا ہے کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات اکثر عقبہ بن ابی معیط کے پاس نشست و برخاست فرماتے۔ ایک مرتبہ عقبہ کسی سفر سے واپس آیا اور دعوت عام دی۔ اشراف قریش اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دی جب سب کے آگے کھانا رکھا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا عقبہ جب تک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار نہ کرلے اور کلمہ شہادت نہ پڑھ لے میں تیرے یہاں کھانا نہ کھاؤں گا۔ عقبہ نے آپ کی خاطر داری کے لئے سب کے سامنے کلمہ شریف لا الہ الا اللّٰہ و انّك رسول اللّٰہ کہہ دیا۔ تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا اور تمام آدمی کھانا کھا کر روانہ ہو گئے اور یہ واقعہ کسی نے ابی بن خلف کو سنایا۔ عقبہ ابی کا گہرا دوست تھا۔ یہ سن کر ابی (غصہ میں بھرا ہوا) عقبہ کے پاس آیا۔ اور کہا اے عقبہ تو بے دین ہو گیا۔ عقبہ نے کہا خدا کی قسم میں تو بے دین نہیں ہوا۔ (البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے یہ سمجھ کر) کہ ایک شریف آدمی میرے گھر آیا ہوا ہے اور ایک بات پر کھانا چھوڑ دیا ہے۔ مجھے حیا آئی ایسا نہ ہو کہ بغیر کھانا کھائے چلا جائے میں نے کلمہ کہہ دیا جو وہ چاہتے تھے۔ اور وہ میرے دل سے نہیں صرف ظاہر داری تھی۔ (میرا اس میں کیا حرج ہے) ابی نے اس سے کہا (سن اگر تو ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مل کر ان

کو ٹھو کر نہ مارے اور ان کے منہ پر نہ تھوکے اور ان کی آنکھوں پر تھپڑ نہ لگائے تو آج سے میری تیری ملاقات حرام ہے۔ عقبہ نے کہا جو تو کہتا ہے میں تیری خاطر کروں گا۔ (یہ کہہ کر اٹھا) اور آپ کے پاس آیا اور آتے ہی آپ کے رخ انور کی طرف تھوکا۔ ضحاک کہتے ہیں کہ جب اس نے آپ کی طرف تھوکا مگر تھوک ابی چہرہ مبارک تک نہ پہنچی۔ بلکہ آگ کے شعلہ کی مانند الٹ کر اس کے منہ پر آپڑی۔ اور جہاں پڑی جلا کر سیاہ کر دیا اور عقبہ کے منہ پر مرتے دم تک وہ نشان باقی رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ یوم تعض............ تا............ خذولا اور اس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ افسوس سے چبائے گا اور کہے گا کاش میں رسول کی پیروی اختیار کرتا۔ افسوس صد افسوس فلاں (عبداللہ بن ابی) کو دوست نہ بناتا۔ البتہ تحقیق اس نے مجھے گمراہ کیا قرآن سے اس کے بعد کہ وہ آیا میرے پاس۔ اور شیطان انسان کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب زید بن سعنہ کو ہدایت دینی چاہی اور وہ علماء یہود کا فاضل ترین عالم تھا جو اسلام لایا۔ زید بن سعنہ نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں علامات نبوت سے کوئی علامت ایسی نہیں جو

میں نے حضور کے چہرہ کو دیکھتے ہی نہ پائی ہو سوائے دو علامتوں کے جن کی اطلاع مجھ کو نہیں ملی۔ ایک یہ کہ نبی کا حلم غضب پر غالب ہوتا ہے دوسرے نبی سخت جہالت کا جواب حلم سی ہی دیتا ہے۔ (مخالف جتنی سختی اختیار کرے وہ بردباری سے اس کو غیر موثر کر دیتا ہے) لہٰذا مجھے آپ کے حلم و غضب کو معلوم کرنے کی فکر ہوئی۔ (میں نے یہ ترکیب سوچی) کہ نرمی اور مدارت سے آپ کے ساتھ تعلقات پیدا کر کے حلم اور غضب کا اندازہ کروں۔ پس میں نے آپ سے کچھ کھجوریں ایک معین وقت اور مدت تک کے لئے خرید لیں اور قیمت دے دی (کچھ دن گزرے تو مذکورہ بالا دونوں علامتوں کے جانچنے کو) وقت مقررہ سے دو تین دن پہلے آپ کے پاس آیا اور مجمع میں آپ کی قمیص کا گریبان اور چادر زور سے پکڑی ترشروئی اور غصہ سے آپ کو دیکھا اور کہا اے محمد تم میرا حق کیوں نہیں دیتے خدا کی قسم تم تمام اولاد عبدالمطلب سے نادہندگی میں مشہور ہو (تم لے کر دینے کا نام نہیں لیتے) میں نے تو تم سے لین دین کر کے دیکھ لیا۔ (اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے وہ میری اس گستاخی کو دیکھ کر نہ رہ سکے، فاروق اعظم نے کہا اے اللہ کے دشمن تو اللہ کے رسول سے ایسی بکواس کرتا ہے اگر مجھے منع نہ کیا گیا ہوتا تو تیرا سر تلوار سے اڑا دیتا۔ عمر یہ کہہ رہے تھے اور آپ میرے قابو میں تھے) آپ عمر

کونہایت سکون وآرام سے مسکرا کر منع فرما رہے تھے۔(کہ اے عمر تجھ کو اسے ڈرانا دھمکانا نہ چاہیئے) بلکہ مجھ کو اس کا حق دینے کی تاکید کرنی چاہیئے تھی اور اسے آرام اور سہولت سے وصول کرنے کی نصیحت کرنی چاہیئے تھی۔اس کے ساتھ جا اور اس کا حق اس کو دے اور اسے دھمکی دینے کی دلداری میں بیس صاع زیادہ دے۔عمر نے ایسا ہی کیا میں نے کہا اے عمر میں نے تمام علامات نبوت آپ کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی پہچان لی تھیں سوائے ان دو کے کہ آپ کا حلم وغضب پر اور شدت جہل پر غالب ہے۔پس مجھے اس کا علم ہو گیا (میں یہ دیکھنے آیا تھا دیکھ لیا) میں تجھے گواہ بناتا ہوں بیشک میں راضی ہوں اللہ کے رب اور ایک ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر (سچا صحیح نجات دہندہ) اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے پر۔(تہہ دل سے اقرار کرتا ہوں)

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
اس کفِ بحر حرمت پہ لاکھوں سلام

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رسول اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

چشمان مبارک

سرمگیں آنکھیں حریم حق کے وہ مشکیں غزال

ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

ابن عدی اور ابن عساکر اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اندھیرے میں ایسا ہی دیکھا کرتے تھے جیسا دن کی روشنی میں۔(بیہقی)

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ھَلْ تَرونَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا فَوَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ اِنِّی لَاَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِیْ

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

بخاری و مسلم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم یہ دیکھتے ہو کہ میرا قبلہ میرے منہ کی طرف ہے۔لیکن خدا کی قسم تمہارے رکوع اور سجدے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔تم کو پیچھے سے ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے۔(بخاری)

ف: خشوع دل کی ایک کیفیت کا نام ہے معلوم ہوا کہ دل کی کیفیت بھی نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوشیدہ نہیں۔

قَالَ اِنِّی لَاَنْظُرُ اِلٰی مَا وَرَائِی كَمَا اَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ۔

(دلائل النبوۃ، ابونعیم، خصائص، زرقانی علی المواہب)

اے فروغت صبح آثار دھور چشم تو بیند مافی الصدور!!

عبدالرزاق نے اپنی جامع میں حاکم اور ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں۔

ان کی آنکھوں پہ وہ سایہ افگن مژدہ
ظلہ ءِ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

فائدہ: بعض کا قول ہے کہ آگے کے دوش مبارک کے درمیان سوئی کے ناکے کی طرح دو آنکھیں تھیں آپ پیچھے کی طرف ان سے دیکھتے تھے کپڑے وغیرہ سے دیکھنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

ابن سعد نے ابی عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مسجد مدینہ) میں جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کی (جنگ موتہ میں) شہادت کی خبر پہنچی تو آپ غمگین ہو گئے پھر فوراً مسکرائے۔

صحابہ نے عرض کیا: مسکرانے کی کیا وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا! صحابہ کے قتل پر غمگین ہوا مگر اب ان کو جنت میں آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے دیکھ کر خوشی سے مسکرا دیا۔

واقدی نے اپنے بزرگوں کی سند سے روایت کیا (موتہ میں جب جنگ ہو رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ کو آپ کے سامنے کر دیا۔ (جو سردار اسلام کا جھنڈا اٹھاتا اور جس طرح شہید ہوتا آپ مسجد نبوی میں بیٹھے بیان فرماتے) اور آنسو بہاتے۔ جب خالد بن ولید نے اسلام کا جھنڈا اٹھایا تو آپ نے فرمایا اب گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ یعلی بن منبہ رضی اللہ عنہ جب (جنگ موتہ) کی خبر لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا (کہ جنگ کی تفصیلی حالات) کی اطلاع تو دیتا ہے یا میں بیان کروں؟ انہوں نے عرض کیا حضور ہی ارشاد فرمائیں جو کچھ وہاں ہوا جس پر جو کچھ گزرا اور جس جس طرح صحابہ شہید ہوئے۔ آپ نے من وعن بیان فرما دیا۔ یعلی نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے آپ نے واقعات کو اس طرح بیان فرمایا کہ (سر مو فرق نہیں) حرف بحرف ذکر کر دیا۔ تمام واقعات من وعن بیان

فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ کو میرے سامنے کر دیا تھا میں سب کی جنگ دیکھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کہنا جب کہ ان کے غلاموں کی یہ شان ہے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا۔ (کنز العمال)

طبرانی نے بشیر حارثی سے روایت کیا ہے کہ بنی معاویہ کا آپس میں کچھ اختلاف تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں ان کی صلح کرانے کیلئے تشریف لے گئے، راستے میں ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تو مجھے نہیں جانتا؟ عرض کیا گیا حضور آپ نے یہ کیا فرمایا؟ ارشاد فرمایا اس قبر کے مکین سے میرے متعلق سوال ہو رہا تھا اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ تب میں نے کہا تو مجھے نہیں جانتا؟ (کنز العمال)

دو چشم نرگسیں را کہ مازاغ البصر خوانند
دو زلف عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ (جامی)

ابن سعد نے خزیمہ بن ثابت سے روایت کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ غسیل ملائکہ حنظلہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو فرشتے آسمان و زمین کے درمیان جنتی پانی سے چاندی کے تختہ پر غسل دے رہے ہیں۔

(کنز العمال)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی كَفِّیْ هٰذِهٖ۔ (زرقانی علی المواہب)

طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا جو کچھ اس میں ہو رہا ہے اور قیامت تک ہوگا میں تمام دیکھ رہا ہوں جیسا کہ میں اپنے ہاتھ کی ہتھیلی (ہتھیلی سامنے کر کے فرمایا) کو دیکھ رہا ہوں۔ (طبرانی، ترمذی)

اشکباری مژگان پہ پڑھے درود
سلک درِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

بخاری و مسلم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی۔ جیسے زندے مردوں کو رخصت کرتے ہیں۔ پھر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا میں تمہارے سامنے تمہارے لئے تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور بے شک میں تم سے حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ بیشک میں اس کو دیکھ رہا ہوں بلکہ میں اسی مقام پر ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں۔ اور میں اس کا خوف نہیں کرتا کہ تم میرے پردہ کرنے

کے بعد مشرک ہو جاؤ گے یعنی ایسا نہیں کر سکو گے بلکہ خوف یہ ہے کہ تم کو دنیا کی محبت پکڑ لے گی تم دنیا دار ہو جاؤ گے۔ آپس میں لڑ مرو گے۔ پس ہلاکت پاؤ گے جیسے پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

ابن سعد اور بیہقی نے علاء بن محمد ثقفی کے واسطے سے روایت کی کہ ہم مقام تبوک میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے۔ (سورج نکلنے کا وقت تھا) کہ سورج (عجیب و غریب) چمک دمک (اور حیرت انگیز) روشنی (اور شعاعوں) کے ساتھ نکلا۔ (آج کی روشنی ہر دن کی روشنی سے نئی نرالی پُرنور، نور علی نور) اس سے پہلے کبھی اس طرح طلوع ہوتے نہیں دیکھا۔ (ہم سب دیکھ دیکھ کر تعجب کر رہے تھے) کہ جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں تشریف لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل آج کیا بات ہے جو سورج اس آب و تاب کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ اس سے پہلے ایسا نہیں دیکھا۔ جبرئیل نے عرض کی اس کی وجہ یہ ہے کہ آج معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ (یہ بڑے صالح اور جلیل القدر صحابی تھے) کا مدینہ شریف میں انتقال ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ عزت و تکریم کس لئے کی گئی ہے۔ جبرئیل نے عرض کی وہ بکثرت سورہ اخلاص رات دن چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پڑھا

کرتے تھے۔ آپ اگر فرمائیں تو میں زمین کھینچ کر آپ کے سامنے کر دوں تاکہ آپ بھی ان کا جنازہ پڑھیں۔ (اور وہ آپ کی دعائے مستجاب سے مستفیض ہوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے جبرئیل نے پر مار کر سب کچھ ہٹا دیا کوئی چیز درمیان میں حائل نہ رہی۔ جنازہ آپ کے سامنے آ گیا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا اور (ستر ہزار) فرشتوں کی دو جماعتیں (صفیں) پیچھے لے کر نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اس حدیث کو ابن سعد اور بیہقی نے ایک اور طریق سے عطاء ابن میمونہ سے اور ابو یعلیٰ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور وہ حبشہ میں تھا۔ (احناف کے نزدیک آپ اس کے جنازہ کو دیکھ رہے تھے) تفسیر خازن میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے حبشہ تک حجاب اٹھا دیئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جنازہ کو دیکھ کر نماز ادا فرمائی۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیئے ہیں میں نے زمین کے مشرق و مغرب (چپہ چپہ) کو دیکھا۔

سرمگیں آنکھیں ہیرہ حق کی وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جنکا رمنا نور کا

محدثین کی جماعت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے پیش کیا گیا میں نے اس کا مشرق ومغرب دیکھا جس قدر زمین سمیٹی گئی میری امت اس کی مالک ہوگی۔ (کنز العمال)

ابن مردویہ نے سلیمٰن تیمی سے اور انہوں نے حضرت انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے آسمان کی سیر (معراج) کرائی۔ (بیت المقدس جاتے ہوئے) میں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

بخاری ومسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واقعہ معراج کے عجائبات ملکی وملکوتی اور اسرار لاہوتی وماہوتی اور قابل اظہار اور بیت المقدس وغیرہ میں بیان کئے تو قریش نے میری تکذیب کی (جھٹلایا) اور بیت المقدس اور اپنے قافلہ کے متعلق سوالات کئے۔ تو میں مقام ہجر میں کھڑا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا میں نے اس کی ایک ایک چیز تفصیل سے بیان کر دی اور

ان کے قافلہ کا حال اور مقام اور مکہ پہنچنے کا وقت تک بتا دیا۔ (بخاری و مسلم)

بخاری نے تاریخ میں ابونعیم اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھا۔ کچھ لوگ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ہاتھوں میں نور ہے۔ میں نے عرض کی آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ نور مجھ کو بھی نظر آئے آپ نے دعا فرمائی پس میں نے بھی اس نور کو دیکھا۔ (بخاری)

سر عرش پر ہے تیری گزر
دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئے
نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

ابن ماجہ اور ابوداؤد نے عباس بن مرداس سے روایت کیا کہ آپ نے شب عرفہ میں اپنی امت کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جواب ملا میں نے ظالم کے سوا سب کو بخشا۔ میں ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا۔ آپ نے عرض کیا کہ تو بے نیاز ہے اگر چاہے تو مظلوم کو جنت میں کوئی اچھا درجہ اس کی مظلومی کے عوض عطا کر دے اور ظالم کو بخش دے مگر یہ عرض رات بھر میں قبول نہ ہوئی آپ ہنسنے لگے یا مسکرا دیئے (راوی کو شک ہو گیا ہے)

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے، آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں۔ ارشاد فرمایا ابلیس دشمن خدا کو جب معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا۔ (تو میں نے دیکھا) اپنے سر پر مٹی ڈال رہا ہے اور سخت حسرت اور افسوس سے واویلا کر رہا ہے۔ اس کی جزع وفزع کو دیکھ کر ہنسی آ گئی۔

(ابن ماجہ، ترمذی)

ترمذی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں عمر (رضی اللہ عنہ) سے تمام شیاطین از قسم جن وانس فرار اختیار کرتے ہیں۔ (یعنی ڈر کر بھاگتے ہیں) (ترمذی)

(نوٹ: لفظ عمر سینہ پر لکھنے سے احتلام نہیں ہوتا۔)

امام احمد اور نسائی نے براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم کو مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودنے کا حکم دیا تو ایک پتھر ایسا ظاہر ہوا جس پر تمام کدال (اوزار کی ایک قسم) بیکار ثابت ہوئے اس واقعہ کی آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ تشریف لائے اور کدال پکڑ کر بسم اللہ پڑھ کر ایک کاری ضرب لگائی کہ پتھر کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔ آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا مجھے شام کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں ہیں۔ خدا کی

قسم میں اس وقت شام کے شہروں کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے ضرب لگائی تو پتھر کا دوسرا تہائی حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے پھر ایک نعرہ لگایا اور فرمایا مجھے فارس کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں ہیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت فارس کے دارالسلطنت کی سفید (چونہ گچ کی) عمارتوں کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے تیسری ضرب بسم اللہ پڑھ کر لگائی تو بقیہ تہائی پتھر بھی چکنا چور ہو گیا۔ تو آپ نے نعرہ تکبیر بلند فرمایا اور فرمایا مجھے یمن کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئیں ہیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت صنعا (ملک یمن کا دار السلطنت) کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں۔ (جہاں تک کہ میں نے دیکھا ہے میری امت مالک و قابض ہو گی۔ اور نسائی کی دوسری روایت لَا بُصُرُ کی جگہ رایتھا بعینی ہے۔ یعنی میں نے شام، فارس، اور یمن کے محلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا!
دونوں جہان آپ کے قبضہ و اختیار میں
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا

امام احمد اور ابن سعد رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا کہ ایک دن مکہ شریف میں حضور ﷺ اپنے گھر کی دیوار کے نیچے رونق افروز تھے۔ اتفاقاً عثمان بن مظعون وہاں سے گزرا اور آپ کو دیکھ کر مسکرایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا بیٹھتا کیوں نہیں اس نے کہا بہتر اور آپ کے پاس بیٹھ گیا اور گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے چشمان مبارک آسمان کی طرف اٹھائیں اور ایک ساعت آسمان کی طرف رہے پھر آہستہ آہستہ اپنی نظر کو نیچا کرنے لگے یہاں تک کہ اپنی داہنی طرف نظر کو ٹھہرا دیا۔ اور عثمان بن مظعون کی طرف سے پھیر کر جدھر اپنی نظر تھی ہو گئے۔ اور سر کو جھکا دیا۔ جیسے کوئی اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی کی آواز بڑے غور اور توجہ سے سنتا ہے۔ عثمان بن مظعون یہ دیکھتا رہا۔ جب آپ ادھر سے فارغ ہوئے تو پھر پہلے کی طرح کھلی آنکھوں سے آپ کی نظر رفتہ رفتہ نیچے سے اوپر کو بلند ہوتی ہوئی آسمان پر جا لگی پھر کچھ دیر بعد آپ عثمان کی طرف مثل سابق متوجہ ہوئے۔ عثمان نے آپ کا اسم گرامی لے کر کہا اس سے پہلے میں نے آپ کو کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا جیسا کہ آج دیکھا۔ آپ نے فرمایا تو نے کیا دیکھا۔ عثمان نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا تو کچھ سمجھا۔ کہاں ہاں۔ آپ نے فرمایا میرا یہ فعل جبرئیل کی آمد و رفت کے لئے تھا۔ (یعنی میں نے اسے اترتے دیکھا تو اس کے ساتھ ساتھ میری نظر بھی نیچی ہوتی گئی۔ پھر جب وہ اوپر گئے تو میری

نظر بھی اونچی ہوتی گئی) عثمان نے عرض کیا وہ آپ سے کیا کہہ گئے ہیں۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا اور رشتے
داروں کا حق دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور ممنوعات اور سرکشی سے۔
نصیحت فرماتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ عثمان کہتے ہیں کہ یہ سن کر ایمان
نے میرے دل میں جگہ پکڑ لی اور آپ کی محبت دل میں بیٹھ گئی۔

امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں نے رب عزوجل کو دیکھا ہے۔

اِنَّ مَحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم رَأی رَبَّہٗ مَرَّتَیْنِ مَرَّۃً بِبَصَرِہٖ وَ مَرَّۃً بِفُوَادِہٖ۔
(طبرانی)

طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا ایک بار سر کی آنکھ سے،
ایک بار دل کی آنکھ سے۔

معنیٰ قد رأی مقصد ما طغیٰ
نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ بھی روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا۔

حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے پوچھا کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھا۔ کہاں ہاں۔ آپ نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

اِنّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم رَأی رَبَّہٗ عَزَّ وَ جَلَّ۔

(ابن خزیمہ، زرقانی علی المواہب)

براز نے بطریق قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

اَنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اِبْرٰھِیْمَ بِالْخُلَّۃِ وَ اصْطَفٰی مُوْسٰی بِالْکَلَامِ وَ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا بِالرُّوْیَۃِ

(زرقانی علی المواہب، خصائص کبریٰ)

نیچی آنکھوں کی شرم وحیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

طبرانی نے اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا (ابن عباس نے) کہا ہاں۔ (دیکھا) سرفراز کیا گیا موسیٰ

علیہ السلام کو کلام سے، ابراہیم علیہ السلام کو خلت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار باری تعالیٰ سے۔

نسائی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل تم کو سلام کرتا ہے۔ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔ (مسلم شریف میں امام نووی نے تفصیل سے بحث کی ہے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ   الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

مژگان مبارک

خمِ زلف نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یارب تو ہی مالک ہے سیہ کاران امت کا

ان کی آنکھوں پہ سایہ افگن مژہ
ظلہ قصر رحمت پہ لاکھوں سلام

اشک باری مژگاں پہ برسے درود
سلکِ درّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

ابن جوزی نے امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ (ہمارے جد اعلیٰ حضورِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب غسل دیا گیا) جو پانی آپ کے مژگان مبارک میں رہ گیا تھا اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زبان سے چاٹ لیا۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی قوت حافظہ اور فہم و فراست کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا اور آپ کی مژگان مبارک کے پانی کو چاٹ لیا تھا اس وقت سے قوت حافظہ بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ (کنز العمال)

خدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے   جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

لب مبارک

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول بدن پھول دہن پھول ذقن پھول
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

اذا رأیتُ شَفَتَیْہ یتحرَّکُ فَاَدْنَیْتُ اُذِنِی عندَھا فسَمِعْتُ وھو یَقولُ اللّٰھمَّ اغفرْ لامَّتِیْ فاَخْبَرْتُھُمْ بِھذَا فَتَعجَّبُوْا بِشَفْقَتِہٖ عَلٰی اُمَّتِہٖ۔ (کنز العمال، حجۃ اللہ علی العالمین، مدارج)

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سید عالم نور مجسم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں رکھ دیا گیا تو میں نے آخری دیدار کی غرض سے آپ کے چہرہ مبارک کی زیارت کی۔ دیکھتا ہوں کہ آپ کے لب مبارک حرکت کررہے ہیں۔ میں نے کان نزدیک لاکر سنا تو آپ فرما رہے تھے: اللھم اغفر لامتی۔ اے اللہ تو میری امت کو بخش دے۔ میں نے یہ واقعہ تمام حاضرین کو سنایا۔ آپ کی اپنی امت پر اس قدر شفقت پر تمام حیران ہوئے۔

اس قدر ہم ان کو بھولے ہائے ہائے ہر گھڑی جن کو ہماری یاد ہے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　　الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

دہن مبارک

حضور ﷺ کا دہن مبارک وہ دہن ہے جس سے ایک حرف بھی ایسا نہیں نکلتا جو خواہش نفس پر مبنی ہو بلکہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحیٰ ۔ (قرآن پارہ ۲۷)

اور وہ تو کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے بلکہ وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ (اس کے مطابق بولتے ہیں) چنانچہ آپ کا دہن مبارک خوشبودار تھا جیسا کہ قاضی عیاض مصنف شفاء نے اپنی سند کے ساتھ خارجہ بن زید سے روایت کیا۔ آپ مجلس میں وقر استعمال فرماتے تھے۔ اور ناممکن تھا کہ آپ کے دہن مبارک سے (درمیان گفتگو) کچھ نکلے۔ (مسلم شریف)

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

قَالَ اَتَی النَّبِیُّ ﷺ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ثُمَّ مَجَّ فِی الْبِئْرَ فَفَاحَ مِثْلُ رَائِحَۃِ الْمِسْکِ۔

(ابن ماجہ، احمد، بیہقی، ابو نعیم خصائص)

بیہقی ابن ماجہ ابو نعیم اور احمد نے وائل بن حجر ؓ سے روایت کیا آپ کے

پاس ایک ڈول میں پانی لایا گیا۔ آپ نے اس سے کچھ نوش فرمایا اور باقی کنویں میں ڈال دیا۔ تو اس کنویں کا پانی مشک کی طرح مہکنے لگا۔

(دلائل النبوۃ)

طبرانی نے عمیرہ بنت مسعود سے روایت کیا وہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں مع اپنی پانچوں بہنوں کے تاکہ آپ سے بیعت کریں۔ آپ قدید (دھوپ میں سوکھا ہوا گوشت) استعمال فرما رہے تھے۔ آپ نے اس کا ایک ٹکڑا چبا کر ہم سب کو دیا ہم نے اس کو آپس میں تقسیم کر کے تھوڑا تھوڑا کھالیا تا حیات ان کے منہ سے ہمیشہ خوشبو آتی رہی۔

ابو داؤد نے عبداللہ بن عمرو[سے روایت کیا وہ کہتے ہیں میں جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اس کو لکھ لیتا میں نے اس کو زبانی یاد کرنے کا ارادہ کرلیا تو قریش نے حفظ کرنے سے منع کیا اور کہا کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات جو سنتا ہے لکھ لیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں کبھی بحالت غضب و رضا گفتگو فرماتے ہیں۔ قریش کا یہ کلام سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور تمام واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لکھ (جو کچھ سنتا ہے) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (اس سے جو کچھ نکلتا ہے وہ حق ہوتا

ہے۔) نہیں نکلتا اس منہ سے حق کے سواء۔

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

فَبَلَغَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰی شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاَنَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَ دَعَا ثُمَّ حَبَّهٗ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَ رِكَابَهُمْ حَتّٰى اِرْتَحَلُوْا۔ (بخاری ومشکوٰۃ)

ابونعیم نے واقدی سے روایت کیا ناجیہ بن الاعجم نے کہا (جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر تشریف لائے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قلت پانی کی شکایت کی۔ (گرمی سخت اور جم غفیر آپ کی معیت میں تھا) آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر میری طرف پھینکا اور ایک ڈول پانی طلب فرمایا (پانی حاضر کیا گیا) آپ نے اس سے وضو فرمایا اور کلی فرما کر ڈول میں ڈال دی اور حکم فرمایا اس ڈول کے پانی کو کنویں میں ڈال دو میں نے ڈال دیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا (آپ کے منہ سے نکلے ہوئے پانی کی یہ برکت تھی) جیسے ہی ڈول کا پانی کنویں میں گرا تو اس کا پانی بڑھنے لگا اور اس طرح جوش مارنے لگا جیسے ہانڈی جوش مارتی ہے۔ اور اُبل کر کنارے تک آ گیا کہ صحابہ اس کے کنارے پر چلو سے پانی

لے کر استعمال کرنے لگے۔(دلائل النبوۃ)

سیرت النبویہ میں ہے حارثہ بن سراقہ انصاری جنگ بدر میں شہید ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کی والدہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کی آپ مجھے حارثہ کے متعلق بتائیں اگر وہ جنت میں ہیں تو میں ان پر نہ روؤں لیکن (بمقتضائے بشریت) غمگین رہوں گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جنت میں نہیں بلکہ جنتوں میں ہیں اور حارثہ تو جنت الفردوس کے اعلیٰ درجہ میں ہیں۔ یہ سن کر ہنستی اور بخ بخ مبارک مبارک اے حارثہ کہتی ہوئی واپس ہونے لگیں۔

روتی آنکھ ہنساتے یہ ہیں

ڈوبی ناؤ تراتے یہ ہیں

آپ نے ایک برتن میں پانی طلب فرمایا اور دست مبارک سے چلو لے کر کلی فرمائی اور کلی پانی میں ڈال کر حارثہ کی ماں کو دیا اس نے پیا اور اپنی بیٹی کو دیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا تم دونوں (ماں بیٹی) اس پانی کے چھینٹے اپنے سینے پر لگاؤ انہوں نے اس پر عمل کیا جب وہ آپ کے پاس سے واپس ہوئیں تو مدینہ پاک میں کوئی عورت ان سے زیادہ روشن چشم اور ہنس مکھ ہشاش بشاش نہ تھی۔

جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیتے ہیں روتے ہنسا دیتے ہیں

فَمَرَّتْ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَأكُلُ الثَّرِيْدَ فَطَلَبَتْ مِنْهُ فَنَاوَلَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَالَتْ اِنَّمَا اُرِيْدُ مِنَ الَّذِيْ فِيْ فَمِكَ فَنَاوَلَهَا مَا فِيْ فَمِهٖ وَلَمْ يَكُنْ يَسْاَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهٗ فَلَمَّا اسْتَقَرَّ فِيْ جَوْفِهَا اُلْقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْحَيَاءِ مَالَمْ تَكُنْ اِمْرَأَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ اَشَدُّ حَيَاءً مِنْهَا (زرقانی علی المواہب)

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک عورت تھی جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتی تھی خود کو بہتر دوسروں کو برا جانتی (ایک دن) رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری آپ اُس وقت ثرید تناول فرما رہے تھے اُس عورت نے آپ سے ثرید مانگا۔ آپ نے عنایت فرمایا۔ اس نے لے کر کھا لیا اور بولی جو آپ کے دہن پاک میں ہے وہ عنایت فرمائیں آپ نے اپنے منہ سے نکال کر دے دیا اُس نے وہ بھی کھا لیا، صرف اس کے کھانے سے اس پر حیاء وشرم اس قدر غالب ہوئی کہ تاحیات اس سے کوئی برائی سرزد نہ ہوئی۔ (طبرانی)

لب زلال چشمۂ کن میں گندھے بوقت خمیر
مردے زندہ کرنا اے جاں تجھ کو کیا دشوار ہے

بیہقی نے ایک انصاری سے روایت کی ایک عورت نے جناب رسول اکرم ﷺ کی دعوت کی۔ جب کھانا آپ کے سامنے آیا اور آپ نے ایک لقمہ لے کر چبایا، تو فرمایا معلوم ہوتا ہے اس بکری کے گوشت کو بغیر قیمت ادا کر کے حاصل کیا ہے تو عورت سے دریافت کیا اُس نے کہا ہاں یہ بکری میری ہمسایہ (پڑوسن) نے میرے مانگے پر اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر بھیج دی تھی (اس کے آنے پر قیمت اس کو دے دی جائے گی)

سر عرش پر ہے تیری گزر　　دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی!　　شے نہیں جو تجھ پہ عیاں نہیں

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ والسلامُ علیک یارسول اللہ　　　الصلوٰۃ والسلامُ علیک یاحبیب اللہ

دندان مبارک

حضور ﷺ کے دندان مبارک کشادہ روشن ومنور تھے جب آپ کلام فرماتے تو سامنے کے دانتوں سے نور نکلتا۔

تو ہے سایہ نور کا　　ہر عضو ٹکڑا نور کا

اور جب آپ تبسم فرماتے تو درودیوار روشن ہوجاتے۔

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّيْنِ اِذَا تَكَلَّمَ رُوِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ　(دارمی، مشکوٰۃ)

کہ حضور ﷺ کے سامنے کے دندان مبارک کشادہ تھے جب آپ کلام فرماتے تو آپ کے دانتوں سے نور نکلتا تھا۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا ضَحِكَ يَتَلَالَاءُ فِي الْجُدُرِ۔　(خصائص)

کہ جب نبی کریم ﷺ خندہ فرماتے تو دانتوں سے نور کی شعائیں

نکلتی جن سے دیواریں روشن ہو جاتیں۔

براز اور بیہقی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول محتشم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی (ضحک کرتے) اس طرح ہنستے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آتے تو دندان مبارک کی نوری شعاع دیوار پر پڑتی میں نے آپ جیسے دانت کسی کے آپ سے پہلے یا آپ کے بعد نہ دیکھے۔

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے

ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

ابن اسحاق اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، اُنہوں نے کہا کہ جب یہ آیت۔و اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ ایک صاع (ساڑھے تین کلو) آٹا اور بکری کی ران سے کھانا تیار کرو اور ایک بڑے پیالہ میں دودھ تیار رکھ اور بنی عبدالمطلب کو کھانے کی دعوت دو۔ میں نے بعد تیاری طعام سب کو جمع کیا۔ وہ اس دن تقریباً چالیس آدمی تھے۔ ان میں سرکار کے چچا ابوطالب، حمزہ، عباس اور ابولہب وغیرہ بھی تھے کھانے کا دستر خوان میں نے درمیان میں رکھا۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور اس گوشت کے چند ٹکڑے دندان مبارک سے فرما کر طشت کے کناروں پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ پڑھ

کر کھاؤ۔ سب نے کھانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ میں نے کھانے میں کچھ کمی نہیں دیکھی صرف ان کی انگلیوں کے نشان لگے تھے خدا کی قسم وہ کھانا ان میں ایک آدمی کی خوراک تھا پھر آپ نے دودھ پلانے کا حکم دیا تو میں اس لکڑی کے بڑے پیالہ کو لایا تمام نے دودھ سیر ہو کر پیا مگر وہ بدستور تھا حالاں کہ اتنا دودھ ایک آدمی پی سکتا تھا، بعد فراغت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کچھ گفتگو فرمانا چاہتے تھے کہ ابولہب جلدی سے بولا کہ تمہارے صاحب نے سحر (جادو) کر دیا ہے۔

(تم کو سیر بھی کر دیا اور کھانا بھی کم نہ ہوا) تو سب اٹھ کر چلے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرما سکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسرے دن مجھے فرمایا اے علی کل کی طرح آج بھی کھانا تیار کرو۔ میں نے کھانا تیار کیا اور سب کو جمع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کل گزشتہ کی طرح عمل فرمایا اور مدعوین کھا پی کر فارغ ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اولاد عبدالمطلب خدا کی قسم میں ایسے کسی عرب نوجوان کو نہیں جانتا جو مجھ سے بہتر اپنی قوم کی طرف پیغام لایا ہو، میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی بھلائی لایا ہوں۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اور ابن سعد نافع کے واسطے سے سالم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اس بوجھ کو تم میں سے کون اٹھائے گا جو مجھ پر ہے یہ سن کر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اس وقت میں کم عمر تھا اور باقی لوگ خاموش رہے (اور کسی نے اس ذمہ داری کو قبول نہ کیا) میرے والد ابوطالب سے کہنے لگے کیا تو اپنے اس بچہ کو نہیں دیکھتا کیا کرتا ہے۔ ابوطالب نے کہا اس کو چھوڑ دو یہ اپنے چچا اور بھائی کے ساتھ اچھے کاموں کی بجا آوری میں سستی ہرگز نہیں کرے گا۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ والسلامُ علیک یارسول اللہ   الصلوٰۃ والسلامُ علیک یا حبیب اللہ

زبان مبارک

یہ کتاب کن میں آیا طرفہ نور کا!
غیر قائل کچھ نہ سمجھا معنیٰ نور کا
صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شب تیرہ کو دھڑکا نور کا
نسخ ادیاں کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کر لیا کچا علاقہ نور کا
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود
اس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ بیحد درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی

''وہ اپنی طرف (خواہش) سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ وحی ہوتی ہے وہی فرماتے ہیں۔''

سہیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی آپ نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمایا، اور وہ یہ تھا۔ جلال ربی رفیعٌ اللّٰہُ اکبرُ کبیرًا وَالحمدُ لِلّٰہِ کثیرًا وَ سُبحانَ اللّٰہِ بکرۃً و اصیلاً

''میرے رب کا جلال بلند ہے، اللہ بڑا اور کبیر ہے اور اللہ کی حمد بیحد، اور اللہ کی تسبیح ہے صبح وشام۔''

اور آپ بغیر بسم اللہ شریف پڑھے کسی چیز کو نہ چھوتے جب آپ نے بولنا شروع کیا تو یہ کلمے زبان پر جاری ہوئے۔

لاالہ الا اللّٰہ قدوسًا نامتِ العیونُ و الرحمنُ لا تاخذہ سنۃٌ ولا نومٌ۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ قدوس ہے۔ آنکھ سوتی ہے اور رحمٰن کو اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔''

طبرانی اور ابن عساکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے راستہ میں حضرت حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اے فاطمہ میرے بیٹے کیوں روتے ہیں، عرض کی پیاس کی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے مگر کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا ایک صاحبزادہ کو مجھے دو۔ سیدہ طاہرہ نے ایک صاحبزادہ کو چادر کے اندر سے آپ کو دیا آپ نے ان کو لے کر سینہ سے لگایا اور اپنی زبان چوسادی وہ خاموش ہو گئے رونا بند ہو گیا۔ اور دوسرے صاحبزادہ بھی رو رہے تھے، آپ نے ان کو بھی لیا اور ان کے ساتھ بھی پہلے کی طرح کیا تو وہ بھی سیر ہو کر چپ ہو گئے رونا موقوف ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

ابن عساکر نے ابو جعفر سے روایت کیا ایک مرتبہ سفر میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو پیاس کی شدت ہوئی اور پانی موجود نہ تھا حضور ﷺ نے اپنی زبان مبارک ان کو چوسادی وہ سیراب ہو کر خاموش ہو گئے۔ (کنز العمال)

ابونعیم اور بیہقی نے رزینہ خادمہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ دسویں محرم الحرام کو اپنے بچوں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بچوں کو بلا کر ان کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیتے اور ان کی ماں کو فرماتے کہ ان کو رات تک دودھ نہ دو تب بھی ان کو بھوک نہیں لگے گی۔ اور یہ

لعاب کافی ہوگا

رہا جو قانع یک نان سوختہ دن بھر
ملی حضور سے کان گہر جزائے فلک

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم کَذَالِکَ فَلَمْ یَزَلْ یَخْتَلِجُ حَتّٰی مَاتَ۔

(طبرانی، مستدرک، بیہقی، خصائص)

حاکم نے بیہقی اور طبرانی نے عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حکم بن عاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاتا اور جب تک آپ گفتگو فرماتے تو وہ آپ کا منہ چڑاتا آپ نے فرمایا اسی طرح ہو جا۔ آپ کے فرمانے سے تا حیات اس کی شکل ایسی ہی رہی۔

جلو میں اجابت خواص میں رحمت
بڑھی کسی تزک سے دعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابوسعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا عبداللہ نے کہا سلمان فارسی نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغی کے انڈے کے برابر مجھے سونا دیا اور فرمایا ادا کر اس کے بدلے میں جو تجھ پر ہے۔

حضرت سلمان پر چالیس اوقیہ سونا یہودی کا تب (آزادی کا بدلہ) کے عوض تھا۔ سلیمان نے عرض کیا یہ نا کافی ہے مجھے اس سے زیادہ دینا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونے کو لے کر اپنی زبان مبارک سے لگایا اور فرمایا اس کو لے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دے گا تیری طرف سے سلمان نے فرمایا میں نے اس کو وزن کرایا ان کے چالیس اوقیہ ہو کر اتنا ہی میرے پاس رہ گیا۔(حجۃ اللہ علی العالمین)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر زبان میں بامحاورہ گفتگو فرماتے باوجود اختلاف لغات عرب اور ترکیب الفاظ اور اسلوب زبان کے کوئی اہل زبان آپ پر فوقیت نہ لے جا سکتا تھا۔ آپ جب کسی دوسری زبان میں کلام فرماتے تو عربی کی طرح فصیح بولتے جیسے کہ یہ آپ کی زبان ہے۔ یہ آپ کی قوت خدا داد تھی جو رب العالمین نے آپ کو ہبہ فرمائی تھی، کیوں کہ آپ تمام انسانوں کی طرح مبعوث ہوئے تھے وہ کالے ہوں یا سرخ تو اُن کی زبانوں کا جاننا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول کو مگر اس کے قوم کی زبان پر یعنی ان کی زبان پر۔“ پس جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کی طرف مبعوث فرمایا تو آپ کو تمام زبانیں سکھائیں تا کہ آپ ہر آدمی سے ان کی زبان میں کلام فرمائیں۔ یہ آپ کا معجزہ تھا اور آپ جس کی زبان میں کلام فرماتے تو اہل زبان سے زیادہ فصیح و بلیغ بولتے حالاں کہ وہ آپ کے لیے جدید ہوتی۔ آپ کے تمام قویٰ قوت بشریٰ سے زیادہ طاقتور

تھے باوجود اختلاف اقوام واوصاف یہ عقل وقیاس سے بالاتر ہے۔ بعض حبشیوں نے اپنی زبان میں ایسے کلام کیا اور بعض ایرانیوں نے اپنی زبان میں، دوسری اقوام نے اپنی اپنی زبان میں یہ کتب حدیث میں علامہ شہاب الدین خفاجی شرح شفا میں فرماتے ہیں آپ کے اعلان نبوت کے بعد مسجد حرام میں ایک جماعت وفد کی شکل میں آئی وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں جانتے تھے اور عربی بھی نہیں جانتے تھے۔ ان میں سے ایک آدمی نے اپنی زبان میں کہا (من ابون اسران) تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ حاضرین میں سے کسی نے ان کی بات نہیں سمجھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زبان میں فرمایا۔ (اشکد اور) یعنی آگے آؤ یہاں۔ اشکد کے معنی آگے اور اور کے معنی یہاں۔ ان کی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی اور ان کی زبان میں اُن کے سوالوں کے جواب دیئے اور کسی نے اس گفتگو کو نہیں سمجھا۔ وہ اسلام لایا اور بیعت کر کے اپنی قوم کی طرف چلا گیا۔ آپ نے اس کے آنے کے اطلاع اور صفت اس کے آنے سے پہلے بتا دی تھی۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو علم غیب عطا فرمایا بیشک وہی منعم وکبیر ہے بڑا انعام کرنے والا ہے (مواہب لدنیہ)

يَا رَسُولُ اللّٰهِ ايدلك الرجل امراته فَقَالَ لَه رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَعَمْ اِذا كانَ مُفلجًا، فَقالَ له ابوبكرٍ يَا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَا قَالَ لَكَ

وَ مَا قُلتَ له قَالَ اِنَّه قَال ایماطل الرجل اهله قلتُ له نعم اِذَا کَانَ مُفلِسًا قَالَ اَبو بکرٍ یَا رَسولَ اللّٰهِ ﷺ لقد طُفتُ فِی العَربِ وَسمعتُ فُصحاءَ هُمْ فما سَمِعتُ اَفصحُ مِنكَ قَالَ اَدَّبَنِی رَبِّیْ۔ (خصائص کبریٰ حجۃ اللہ علی العلمین)

ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمٰن زہری سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے (ایدالک الرجل امراۃ کے الفاظ سے سوال کیا) آپؐ نے فرمایا (اذا کان مفلجا) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے شخص نے کیا معلوم کیا ہے آپ نے اس کے جواب میں فرمایا، اس شخص نے معلوم کیا خاوند اپنی بیوی سے قرض لے کر ادائیگی میں تاخیر کرے تو کیا جائز ہے؟ میں نے کہا اگر مفلس ہوتو کوئی حرج نہیں، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عرب میں بہت گھوما ہوں بڑے بڑے فصحاح کے کلام سنے ہیں آپ سے بڑا کوئی فصیح نہیں سُنا (اور دیکھا)۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے علم ادب سکھایا ہے اور میں نے قبیلہ سعد میں پرورش پائی ہے۔

(حجۃ اللہ علی العلمین)

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود

اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

حلبی نے شواہد النبوت سے نقل کیا ہے سلمان فارسی جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان کی بات نہیں سمجھی تو آپ نے ان کی گفتگو کرنے کیلئے ترجمان بلایا۔ ایک عربی فارسی جاننے والا یہودی، سلمان نے آپ کی تعریف کی اور یہود کی مذمت کی یہودی نے غصہ کیا اور (غلط ترجمہ کیا) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کہا سلمان آپ کی برائی کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ فارس اس لیے آیا ہے کہ ہم کو تکلیف دے۔ یہ جملہ سوالیہ ہے۔ اسی وقت جبرائیلؑ حاضر خدمت ہوئے اور سلمان کے کلام کا صحیح ترجمہ کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اے شخص سلمان ہماری تعریف اور یہود کی برائی کرتا ہے۔ یہودی بولا اگر آپ فارسی جانتے ہیں تو میرے بلانے کی ضرورت کیا تھی۔ آپ نے فرمایا ابھی جبرائیل نے آکر مجھے بتایا ہے۔ یہودی نے کہا اس سے پہلے میں بھی آپ کو برا جانتا تھا اب مجھے تصدیق ہوگئی بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

ابن بکار نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے روایت کیا، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا غزوہ بنی قردہ میں ایک چشمہ پر گزر ہوا اس کو بیسان کہا جاتا تھا وہ کھاری تھا آپ نے فرمایا وہ بیسان نہیں بلکہ نعمان ہے اور میٹھا ہے۔ آپ

نے صرف اس کا نام تبدیل فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی نمکینیت کو مٹھاس میں تبدیل فرما دیا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید کر وقف کر دیا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین)

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

امام احمد اور مسلم اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ضماد نامی ایک شخص قبیلہ ازدشنوہ سے مکہ میں آیا وہ جنتر منتر سے علاج کرتا تھا، اس نے بیوقوف لوگوں کو کہتے سنا کہ محمد کو جن ہے یا وہ مجنون ہیں۔ ضماد نے کہا میں ایسے مریضوں کا علاج جانتا ہوں کئی مریض صحت یاب ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے شفا دے گا مجھے ان کے پاس لے چلو وہ کہاں ہیں لوگ اس کو آپ کے پاس لائے۔ جب وہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" "تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں" نحمدہٗ و نَسْتَعِیْنُہٗ "ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں" "وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا" "ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی نفس کے شر سے۔" "وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا" "اور برے اعمال سے" "مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ" "جسے اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں"، "وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ" "جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی راہبر، ہادی نہیں" "وَ

اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ''میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ''وہ یک وتنہا لاشریک ہے'' وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ''میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں'' ضماد نے کہا اس کو پھر پڑھیں آپ نے اسے پھر دہرایا۔ضماد نے کہا خدا کی قسم میں نے کاہنوں، جادوگروں اور شاعروں کی باتیں سنی ہیں لیکن جو آپ سے سنا ہے وہ بحرِ زخار دریائے ناپیدا کنار ہے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں مجھے بیعت فرمائیں میں اسلام لاتا ہوں اس نے آپ سے بیعت کی۔

ابن عساکر نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میری ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مجلس تھی میں ایک دن ان کے پاس آیا تو ابوبکر نے مجھے فرمایا اے عثمان محمد بن عبداللہ اللہ کے رسول ہیں۔اللہ نے اپنی مخلوق کی طرف پیغام رسانی کے لیے انہیں مقرر فرمایا ہے۔تمہارا کیا خیال ہے ان کے پاس چل کر ان کا کلام سنیں۔میں نے کہا بہتر ہے،ہم حضور ﷺ کے پاس آئے۔حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے حکم کو قبول کر اور جنت کا حقدار ہو۔میں اللہ کا رسول ہوں تیرے اور اس کی تمام مخلوق کے لیے۔عثمان نے کہا خدا کی قسم حضور کے صرف اتنا فرمانے سے میں نے بے اختیار کلمہ پڑھ لیا۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ والسلامُ علیک یارسول اللہ   الصلوٰۃ والسلامُ علیک یاحبیب اللہ

ریش مُبارک

حضرت ابن سیرین تابعی رضی اللہ عنہ نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِيْ لِحْيَتِهٖ شَعْرَاتٌ بِيْضٌ۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ فرمایا آپ کو خضاب کی حاجت ہی پیش نہیں آئی کیوں کہ آپ کی داڑھی شریف میں تقریباً دس بال سفید تھے۔

سفید بالوں کی کل تعداد

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

لَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک اور سر مبارک میں بیس بال سفید بھی نہ تھے۔ (شمائل ترمذی)

زیش خوشی معتدل مرہم ریش دل
ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

اور زرقانی علی المواہب میں ہے کہ حضور ﷺ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک میں کل سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے۔

مصحف عارض پہ ہے خط شفیعہ نور کا
"لو سیہ کارو! مبارک ہو قبالہ نور کا"

بخاری نے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے روایت کیا۔ اُنہوں نے کہا میں اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ انہوں نے حضور ﷺ کے موئے مبارک سے ایک بال ہمارے دکھانے کے لیے نکالا وہ مہدی سے رنگا ہوا تھا۔

اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ فَاسْوَدَّتْ لِحْیَتُہٗ بَعْدَ مَا کَانَتْ بَیْضَاء۔ (بیہقی، خصائص)

بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ایک یہودی نے آپ کی ریش مبارک کا ایک بال (زمین پر گرا دیکھ کر) اٹھایا۔ تو حضور ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ اس کو جمال دے۔ اس کی داڑھی سفید تھی اُسی وقت سیاہ ہوگئی۔ (کنز الاعمال)

شیخ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب ''درالثمین فی مبشرات النبی الامین'' کی پندرھویں حدیث ان چالیس سواحادیث سے جو انہوں نے بیان کی ہیں۔ مجھ کو میرے والد شاہ عبدالرحیم قدس نے خبر دی کہ

وہ مریض تھے ان کو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بیٹے تیرا حال کیسا ہے؟ پھر آپ نے شفاء کی بشارت دی اور والد صاحب کو اپنی ریش مبارک کے دو بال عنایت فرمائے۔ والد صاحب ان کی برکت سے اسی وقت صحت یاب ہوئے اور ان دونوں موئے مبارک کو بیدار ہو کر اپنے ہاتھ میں دیکھا ان دونوں موئے مبارک سے ایک موئے مبارک مجھے عنایت فرمایا وہ اب تک میرے پاس ہے۔ (المرتجی بالقبول)

داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے، داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم رکھنا گناہ کبیرہ ہے اور اس کو ہلکا یا حقیر جاننا یا اس کا مذاق اُڑانا کفر ہے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

حلق مبارک

حضور ﷺ کی گردن مبارک نہایت خوبصورت معتدل اور طویل چاندی کی طرح سفید اور ایسی بیمثل کہ شمائل ترمذی کے مطابق كَاَنَّ عُنُقَهٗ اِبْرِيْقُ فِضَّةٍ۔ آپ کی گردن گویا چاندی کی صراحی تھی۔

جس میں نہریں ہیں شیر وشکر کی رواں

اُس گلے کی نظارت پہ لاکھوں سلام

نسائی اور حاکم نے صحیح کہا اور روایت کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ السلام مع اصحاب ایک عورت کے پاس سے گزرے۔ اس عورت نے آپ کے لئے بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا ہے آپ تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں۔ آپ مع صحابہ مکان میں داخل ہوئے اور ایک نوالہ لیا آپ اُس کو حلق کے نیچے نہ اتار سکے تب آپ نے فرمایا یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے۔ عورت نے عرض کیا یا نبی اللہ! ہم آل معاذ سے لین دین میں شرم نہیں کرتے نہ وہ ہم سے شرم

کرتے ہیں ہم ان سے لیتے ہیں وہ ہم سے لیتے ہیں۔

ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں ایک انصاری صحابی سے روایت کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ کے ساتھ گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبر کا معائنہ فرما رہے تھے قبر کھودنے والوں کو ہدایت فرماتے پاؤں کی طرف کشادہ کرو، سر کی جانب کشادہ کرو۔ جب دفن فرما کر واپس ہوئے تو بیوہ نے کھانا کھانے کی التجا کی آپ نے قبول فرمایا ہم بھی آپ کے ساتھ تھے کھانا پیش کیا گیا آپ نے شروع فرمایا ہم نے بھی شروع کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا آپ نوالہ کو دہن مبارک میں گھمار ہے ہیں۔ آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے بکری کا گوشت مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کیا گیا ہے، بیوہ سے معلوم کیا تو اس نے کہا میں نے اپنے پڑوسی سے بکری قیمتاً طلب کی تھی وہ گھر میں موجود نہیں تھا اس کی بیوی نے بکری یہاں بھیج دی۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ کھانے کو قیدیوں کو کھلا دو۔ (ابوداؤد)

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰه

آوازمبارک

اُس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود!

اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر خوبصورت، خوش گلو، اعلیٰ نسب کے سوا اور بیشک تمہارے نبی بہت خوبصورت، بہت خوش الحان، اور حسب نسب میں سب سے برتر تھے۔

ابوداؤد اور نسائی نے عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور ہم منیٰ میں تھے ہمارے کان کھل گئے جو کچھ آپ ارشاد فرماتے ہم سنتے حالاں کہ ہم اپنی قیام گاہوں پر تھے آپ مناسک حج تعلیم فرما رہے تھے آپ نے رمی جمار (شیطان کو پتھر مارنے) تک فرمایا۔

بیہقی اور ابونعیم نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ عورتوں نے آپ کی آواز (گھروں میں) پس پردہ سُنی۔

ابونعیم نے بریدہ سے روایت کیا کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پھر (قوم کی طرف) گھوم کر آواز دی (جس کو) عورتوں نے (گھروں میں) پس پردہ سنا۔

بیہقی اور ابن عساکر اور ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن منبر پر (مسجد نبوی میں) بیٹھ کر فرمایا اے لوگو بیٹھ جاؤ عبداللہ بن رواحہ (قبیلہ) بنی غنم میں تھے (آپ کی آواز سن کر) وہیں بیٹھ گئے۔

بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ آپ نے ایک آدمی کو دعوت اسلام دی اس آدمی نے کہا آپ میری لڑکی کو زندہ کر دیں تو میں اسلام لاؤں گا ورنہ نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھا۔ اس آدمی نے اس کی قبر آپ کو دکھائی۔ آپ نے اس کا نام لے کر پکارا۔ اس مردہ لڑکی نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اس دنیا میں واپس آنا پسند کرتی ہے؟ اس لڑکی نے کہا یارسول بخدا میں نے اللہ کو ماں باپ سے بہتر پایا اور آخرت دنیا سے میرے لیے زیادہ بہتر ہے۔

(حجۃ اللہ علی العلمین)

قاضی عیاض اپنی کتاب ''شفا شریف'' میں حسن بصری کی روایت

سے بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میری لڑکی کی فلاں جنگل میں قبر بنی ہے آپ اس جگہ اس کی قبر پر تشریف لے گئے۔ اس لڑکی کا نام لے کر آواز دی۔ اُس نے قبر سے نکل کر عرض کی میں حاضر ہوں آپ کی بھلائی ہو۔ آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ اگر تو پسند کرے تو اُن کے پاس دنیا میں رہ۔ لڑکی نے کہا مجھے دنیا پسند نہیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کو ماں باپ سے زیادہ بہتر پایا ہے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰه

گوش مبارک

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ہر اعتبار سے بے مثل بنایا چنانچہ آپ کے مبارک اعضاء بھی بیمثل بنائے۔ حضور ﷺ کے گوش مبارک نہایت متوازن خوبصورت اور کامل وتام تھے۔ گوشہائے مبارکہ کی سماعت کا یہ عالم تھا کہ دور و نزدیک کی آوازوں کو بھی سنتے ہیں، فرش وعرش والوں کو بھی سنتے ہیں بلکہ بعد وصال بھی سنتے ہیں جیسا کہ بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضور ﷺ کو اعلان نبوت کا حکم دیا۔ آپ جس کسی شجر و حجر کے پاس سے گزرتے آپ کو سلام کی آواز آتی۔ آپ ادھر اُدھر دیکھتے آپ کو سوائے شجر و حجر کے کچھ نظر نہ آتا وہ سلام کی آواز ہی سنے۔

السلام علیك یا رسول اللّٰه۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ۔

(ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

ترمذی اور ابن ماجہ اور نعیم نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان جھکتا ہے فرشتوں کی کثرت سے کیوں کہ اس پر ایک چپہ جگہ ایسی نہیں جس پر فرشتے نے ماتھا نہ رکھا ہو۔ اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کرتا ہو۔

ابونعیم نے حکیم بن حزام سے روایت کیا۔ آپ صحابہ کے درمیان میں رونق افروز تھے آپ نے فرمایا تم وہ سنتے ہو؟ جو میں سن رہا ہوں کیوں کہ آسمان پر فرشتے اس کثرت سے ہیں کہ کوئی جگہ ایک بالشت بھی خالی نہیں جہاں بحالت سجدہ یا قیام فرشتہ موجود نہ ہو۔

فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا

طبرانی نے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوایوب تو سنتا ہے جو میں سن رہا ہوں میں یہودیوں کی آوازیں ان کی قبروں سے سن رہا ہوں۔

يَا بِلَالُ هَلْ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ قَالَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَسْمَعُهُ قَالَ أَلَا تَسْمَعُ أَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ۔ (المستدرک للحاکم)

حاکم نے مستدرک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال سے فرمایا اے بلال! تو سنتا ہے جو میں سن رہا ہوں۔وہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جارہے ہیں۔ (صحیح مستدرک)

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دارقطنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔آپ نے چہرہ مبارک کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور السلام علیکم ورحمتہ اللہ فرمایا۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے کس کے سلام کا جواب دیا آپ نے فرمایا جعفر بن ابی طالب فرشتوں کی جماعت کے ساتھ پرواز کرتے ہوئے گزرے انہوں نے مجھے سلام کیا میں نے ان کو جواب دیا۔(انوارمحمدیہ)

فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ فِی مُتَوَضَّاہُ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ فِی مُتَوَضَّائِکَ لَبَّیْکَ ثَلَاثاً تُکَلِّمُ اِنْسَانًا فَھَلْ کَانَ مِنْکَ اَحَدٌ فَقَالَ ھٰذَا رَاجِزٌ یَسْتَصْرِخُنِیْ۔ (اصابہ،طبرانی،صغیر)

طبرانی نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میرے پاس گزاری۔رات کو بیدار ہو کر وضو فرمانے لگے درمیان وضو تین بار فرمایا میں حاضر ہوں تو مدد کیا جائے گا۔جب آپ وضو سے فارغ ہوئے میں نے عرض کی آپ کسی سے گفتگو

فرما رہے تھے۔ (میں حاضر ہوں، تو مدد لیا جائے گا) کیا آپ کے پاس کوئی آدمی تھا آپ نے فرمایا، وادی خزاعہ سے بنی کعب نے مجھ سے فریاد کی ہے (جو ہمارے حلیف ہیں) کہ قریش مکہ عہد توڑ کر بنی بکر (اپنے حلیف) کی مدد کر کے ہم کو قتل و غارت کرنے پر آمادہ ہیں۔ میں نے کہا ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اللہ کے نبی پر اُن کی نصرت مدد لازم ہے جب کہ قریش نے خزاعہ کے مقابلہ میں بنی بکر کی مدد کی ہے ہمارے ساتھ جو صلح ہوئی تھی وہ ٹوٹ گئی۔ آپ نے لشکر تیار کیا اور مکہ فتح فرمالیا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص میرے دوست (ولی) سے دشمنی کرے میں اسے جنگ کی دعوت دیتا ہوں۔ مجھے اپنے بندے سے با ادائے فرائض قرب حاصل کرنا زیادہ پسند ہے۔ جو حصول قرب میں نوافل پر ہمیشگی (کثرت) کرتا ہے تو میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں، جب وہ میرا محبوب ہو جاتا ہے تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں وہ مجھ سے سنتا ہے اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔

طبرانی نے ابوداؤد سے روایت کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن درود کی کثرت کرو یہ دن فرشتوں (ملائکہ رحمت) کے نزول کا دن

ہے۔ ایسا کوئی شخص نہیں کہ درود پڑھے مگر اس کی آواز پہنچتی ہے میں اپنے اہل محبت کی آواز سنتا ہوں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا حضور آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی، آپ نے فرمایا بعد وفات بھی اللہ عزوجل نے انبیاء کے اجسام کو زمین پر حرام فرما دیا ہے یہ کہ وہ کھائے۔ (نسائی)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد اُنکی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے
یہ ہیں حیّ ابدی ان کو رضا
صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

گردن مبارک

حضور سرورِ دو عالم ﷺ کی گردن مبارک کے بارے میں ابن ابی ہالہ کی روایت میں ہے كَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیدُ دمیۃٍ فِی صَفَاءِ الْفِضَّۃ۔ یعنی آپ کی گردن مبارک صفائی میں چمک دار اور دمیہ (ہرن) کی مانند تھی۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قَالَ اَبُوھریرۃ كَانَ جِیدُ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبیضُ كَاَنَّمَا صُنِعَ مِنْ فِضَّۃٍ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک سفید تھی جیسے چاندی سے بنائی گئی ہو۔

شمائل ترمذی میں ہے كَاَنَّ عنقہٗ اِبْرِیقُ فِضَّۃٍ یعنی حضور ﷺ کی گردن مبارک ایسی تھی جیسے چاندی کی صراحی۔

میل سے بالکل مبرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوراہی کرتا نور کا
جس میں نہریں شیر و شکر کی رواں!
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ، ابو جہل نے اپنے احباب سے کہا: مجھے لات وعزیٰ کی قسم اب اگر میں نے سجدہ کرتے دیکھ لیا تو گردن داب کر منہ خاک پر مسل دوں گا۔ آپ تشریف لائے اور نماز شروع فرما دی۔ ابو جہل بد ارادہ لے کر آپ کی طرف آیا نزدیک پہنچ کر واپس بھاگا جیسے اُس کے چہرہ پر کوئی چیز ماری گئی ہے اس کے دوستوں نے کہا تجھے کیا ہوا؟ ابو جہل نے کہا میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک آگ کی خندق ہے اور خوف ناک بازو ہیں (میں ڈر کر واپس آ گیا)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ابو جہل میرے قریب آتا تو فرشتہ اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیتا۔

(بخاری)

بخاری۔ براز بیہقی ،طبرانی نے حضرت ابن عباس] سے روایت کیا۔ ابو جہل نے کہا اگر میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھ لیا تو اس کی گردن داب دوں گا۔ یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اُس نے ایسا کیا تو فرشتے اُس کو اُسی وقت پکڑ لیں گے اور سخت سزا دیں گے۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ عليك يا رسول الله

دوش مبارک

حضور ﷺ کے مبارک کندھے عجب شان کے حامل تھے۔ خوبصورتی میں لاجواب، عمدگی میں بے مثال، اور وضع میں انتہائی شاندار متناسب ایسے کہ کہیں مثال ہی نہیں۔ ابن سبع اور رزین نے ذکر کیا ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا جَلَسَ يَكُوْنُ كَتِفَهٗ اَعْلٰى مِنْ جَمِيْعِ الْجَالِسِيْنَ

(زرقانی علی المواہب)

رسول اللہ ﷺ جب لوگوں میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کا کندھا مبارک سب سے اونچا ہوتا۔

سارے اونچوں سے اونچا سمجھے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبیؐ

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ فَكَاَنَّمَا سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ

دوش بدوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

براز اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ جب کبھی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر سے کپڑا (چادر) ہٹ جاتا تو معلوم ہوتا چاندی سے ڈھلے ہوئے ہیں۔ (ترمذی)

اِنِّیْ لَوْشِئْتُ تِلْكَ اُفُقَ السَّمَاءِ۔ (المستدرک)

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔ کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں تشریف لائے مجھے بیٹھنے کو فرمایا آپ نے میرے کاندھے پر سوار ہو کر مجھے کھڑا ہونے کو فرمایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھڑا ہوا مگر آپ کا بار نہ اٹھا سکتا تھا آپ نے میرے ضعف کو دیکھ کر فرمایا اے علی بیٹھ جا۔ اور فرمایا اے علی میرے کاندھے پر چڑھ جا۔ میں آپ کے کاندھے پر کھڑا ہو گیا اور آپ بے تکلف کھڑے ہو گئے اگر میں چاہتا تو مجھے آسمان تک پہنچا دیتے۔ (ترمذی، مستدرک)

رَأَیَ عَلٰی کَتِفَیْهِ ثُعَابَیْنِ فَانصَرف مَرْعُوبًا۔ (کبیر، زرقانی)

امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں جب ابو جہل آپ کے پتھر مارنے آیا تو اس نے دیکھا آپ کے دونوں کندھوں پر دو اژدھے اُس کے منتظر ہیں وہ ڈر کر بھاگا۔ (تفسیر کبیر)

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

بغل مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بغلیں نہایت پاکیزہ، صاف اور خوشبودار تھیں ۔قدرتی طور سے آپ کی مبارک بغلیں میں بال نہیں تھے جس کے سبب ان کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا بلکہ سفید، صاف شفاف تھیں جیسا کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ اِبْطِیْہِ (بخاری)

کیا بنا نام خدا اِسرا کا دولہا نور کا
سر پر سہرا نور کا بر میں شہانہ نور کا

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بوقت دعا ہاتھ اتنے بلند فرماتے کہ آپ کے دونوں بغل کی سفیدی دیکھی جاتی ہے۔ (بخاری)

کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَجَدَ یُرَای اِبْطَیْہِ (طبقات)

ابن سعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو آپ کے بغل کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

طبری نے آپ کے خصائص میں روایت کیا۔ آپ کی بغل مبارک دوسرے آدمیوں کی طرح متغیر اللون (تبدیلی رنگ) نہیں تھی اور اس میں بال بھی نہیں تھے۔

فَضَمَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَالَ عَلَیَّ مِن عِرْقِ اِبْطَیْہِ مِثْلَ رِیْحِ الْمِسْكِ (دارمی، خصائص)

دارمی نے بنی حریش کے ایک آدمی سے روایت کیا۔ راوی نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ تھا جب ماغر بن مالک کو آپ نے رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا۔ اس پر سنگ باری دیکھ میں خوف زدہ ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پہلو میں کر لیا تو اس وقت آپ کی بغل مبارک کا پسینہ مجھ کو لگا اس کی خوشبو مشک کی طرح تھی۔ (خصاص الکبریٰ)

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

بازو مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو اور قوت بازو کا کیا کہنا جن کے ہاتھ کی انگلی کے اشارے سے چاند ٹکڑے ہو جائے، چھپا سورج واپس آ جائے ان کی قوت بازو کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

قریش کا رکانہ نامی پہلوان رستم زماں تھا جس کی کوئی پہلوان پشت زمین پر نہیں لگا سکا تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کی کیا حالت ہوئی؟ آیئے دیکھتے ہیں۔

وَ اَخْرَجَ الیھقی وَ اَبُوْ نعیم عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ رضی اللّٰہُ عنه قَالَ كَانَ رجلٌ مِنْ بَنِی هَاشم یُقَالُ لَه رُكَانَه و كانَ مِن اَشدِّ النَّاسِ و افتكم وَ كانَ مُشْرِكاً وَ كانَ یَرعٰی غنمًاله فِی وَادٍ یُقالُ لَه اِضَم فَخَرَجَ نبیُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتَ یومٍ وَ توَجَّه قِبَلَ ذالكَ الوَادِی فَلَقِیه رُكانةُ وَلَیسَ مَعَ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم اَحَدٌ فَقَامَ اِلیه رُكانةُ فَقالَ یَا محمدُ انتَ الَّذِی تَشْتِمُ اٰلھتَنَا اللَّاتَ وَ العُزّٰی وَتَدْعُو

اِلٰی اِلٰهِكَ العزیز الحَکیم وَلَو لا رحم بَیْنِی وبینكَ مَا کَلَّمتُكَ الکلامَ حَتّٰی قَتَلْتُكَ وَلٰکِنْ اُدْعُ اِلٰهَكَ العزیز الحکیم یُنَجِّیْكَ مِنّی الیومَ وساعرضُ علیك امرًا هَلْ لَكَ ان اصارعك و تَدعُو اِلٰهك العزیز الحکیم یُعِینكَ عَلَیَّ وَ اَنا اَدعو الّاتَ وَ العُزّٰی فاِنْ اَنتَ صرعتَنِی فَلكَ عشرٌ مِن غنمِی هذهٖ تَختارُها فَقالَ عِنْدَ ذالكَ نَبیّ اللّٰهِ ﷺ نعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاستعد وَدَعَا النَّبیُّ اللّٰه ﷺ فَصَرعَه فَجَلسَ عَلیٰ صدرِهٖ فَقالَ رکانةُ قُمْ فَلَسْتَ اَنْتَ الَّذِیْ فعلتَ بِیْ هَذا انما فعلَه الٰهك العزیز الحکیم وَ خَذَلَنِی الاتُ والعزّٰی وَمَا وَضع احدٌ قطُّ جنبی قبلَك فَقالَ رکانةُ عِدْ فَاِنْ اَنْتَ صَرعتَنِی فَلَكَ عشرٌ اُخریٰ تَختارُهَا فَاَخَذَهُ نَبیُّ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا کُلَّ وَاحدٍ منهما الٰهه کَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَصَرعَه نَبیٌّ ﷺ

بیہقی اور ابونعیم نے ابوامامہ سے روایت کیا۔ قریش کا ایک پہلوان رکانہ نامی بڑا بہادر و دلیر و جنگجو مشرک تھا۔ وادی اضم میں رہتا اور وہیں بکریاں چراتا۔ ایک دن نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوۃ والتسلمات تنہا اس وادی میں تشریف لے گئے۔ رکانہ سے ملاقات ہوگئی اُس نے کہا اے محمد ﷺ تو وہی ہے جو ہمارے خدا لات وعزیٰ کی تحقیر وتوہین کرتا ہے۔

اور اپنے خدا کے عزیز (غالب) حکیم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اگر ہم دونوں کے درمیان رشتہ داری نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کر دیتا۔ اس کے سوا کوئی بات نہ کرتا۔ لیکن تو اپنے عزیز و حکیم کو پکار کہ وہ تیری مدد کرے۔ میرے ساتھ کشتی کر میں اپنے خدا لات اور عزیٰ کو مدد کے لیے پکارتا ہوں اگر تو نے مجھے کشتی میں زیر کر دیا تو میں تجھے تیری پسند کے دس بکرے دوں گا۔ آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے۔ آپ نے رکانہ کو کشتی میں پچھاڑ دیا اور اس کے سینہ پر سوار ہو گئے۔ رکانہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے اُٹھ ایسا تو نہیں کر سکتا یہ تیرے اللہ عزیز و حکیم کا کام ہے مجھے لات وعزیٰ نے ذلیل کر دیا کسی نے میری کمر زمین پر نہیں لگائی (چت نہیں کیا)۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے پہلے آج تک کسی نے میری کمر زمین سے نہیں لگائی (چت نہیں کیا) رکانہ نے کہا دوبارہ پھر کشتی کریں اگر تو نے مجھے گرا دیا تو تیری پسند کے دس بکرے اور دوں گا آپ نے اس سے پھر کشتی لڑی اور اس کو پچھاڑ کر اس کے سینہ پر بیٹھ گئے۔ رکانہ نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تیرے رب کی مدد ہے تو مجھے نہیں پچھاڑ سکتا، مجھے میرے خداؤں نے ذلیل و رسوا کر دیا میری مدد نہیں کی۔ آج تک تیرے سوا کوئی آدمی کمر زمین سے نہیں لگا سکا۔ رکانہ نے کہا ایک مرتبہ کشتی اور کریں دس بکرے بکریاں تیری پسند کے اور

دوں گا۔ اُس نے لات وعزیٰ کو پکارا۔ آپ نے خدا کا نام لے کر رکانہ کو پھر گرایا اور سینے پر سوار ہو گئے۔ وہ بولا اے محمد ﷺ تم مجھے نہیں گرا سکتے یہ تیرے ایک خدا کا کام ہے جس نے مجھے اور میرے لات وعزیٰ کو ذلیل کر دیا۔ اپنی من پسند تیس بکرے بکریاں لے لے۔ آپ نے فرمایا اے رکانہ مجھے تیرا انعام نہیں چاہیئے میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو آل ہاشم سے ہو کر جہنم میں جائے گا اسلام لا سلامت رہے گا۔ رُکانہ نے کہا مجھے کوئی معجزہ دکھاؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا میں تجھے کوئی اور معجزہ دکھا دوں تو تُو ایمان لائے گا بولا ہاں آپ نے فرمایا جس کی جڑیں گہری مضبوط اور شاخیں بڑی تھیں اے درخت خدا کے حکم سے نصف حصہ ادھر میرے پاس آ۔ درخت فوراً دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ نصف اپنی جگہ قائم رہا نصف حصہ مع جڑ و ٹہنی آپ کے اور رکانہ کے سامنے آ کر رکا۔ رکانہ نے کہا آپ نے یہ بہت بڑا معجزہ دکھایا اب آپ اُسے حکم دیجئے کہ یہ اپنی جگہ واپس چلا جائے۔ آپ نے فرمایا اگر واپس اپنی جگہ چلا جائے گا تو تُو ایمان لائے گا اُس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اے درخت واپس اپنی جگہ چلا جا جیسا تھا ویسا ہی ہو جا وہ درخت واپس جا کر پہلے حصہ سے مل گیا۔ آپ نے فرمایا اے رکانہ اب ایمان لا۔ اللہ کے عذاب سے بچ۔ رکانہ نے کہا میں نے بڑی نشانی دیکھ لی اب تیرے ایک خدا کو

ماننے میں شبہ نہیں مگر ایک خیال آتا ہے کہ مدینہ کی عورتیں بچے میرے ایمان کو سنیں گے تو کہیں گے رکانہ نے کشتی ہار کر اسلام قبول کر لیا۔ دنیا جانتی ہے آج تک میں نے کسی سے ہار نہیں اُٹھائی نہ آپ کے سوا مرعوب و خائف ہوا۔ آپ تیس بکرے لے لیں۔ آپ نے فرمایا مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں تیرے لیے اسلام کو پسند کرتا ہوں یہ فرما کر آپ اس کے پاس سے واپس ہوئے۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپ کی تلاش میں نکلے معلوم ہوا آپ وادی اضم کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ ابوبکر نے کہا اے عمر یہ رکانہ کی وادی ہے وہ دشمن اسلام و دشمنِ رسول خدا ہے۔ کہیں وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے باتیں کرتے ہوئے وادی کی طرف جا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے واپس تشریف لاتے نظر آئے۔ دونوں جانثاروں نے آگے بڑھ کر عرض کیا سرکار آپ اس وادی میں تنہا ہی تشریف لے گئے۔ آپ کو معلوم ہے یہ وادی رکانہ دشمن اسلام کی ہے۔ وہ بڑا پہلوان زور آور جنگجو اور آپ کا دشمن ہے۔ آپ مسکرانے لگے اور فرمایا میرا مولیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے اس نے فرمایا ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ: اللہ لوگوں سے تیری حفاظت کرے گا۔ تمام سرگزشت سنائی۔ دونوں متعجب ہو گئے اور کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آج تک کوئی انسان اس کی کمر

زمین سے نہیں لگا سکا۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنے رب کو پکارا اُس نے میری مدد فرمائی۔

فائدہ: اہل سیر نے رکانہ کے اسلام لانے کی روائت اس کے بیٹے محمد سے کی ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔

سہیلی اور بیہقی نے روایت کیا۔ آپ نے ابوالاسود جحمی سے بھی کشتی لڑی وہ بڑا پہلوان تھا۔ ابوالاسود گائے کی کھال پر کھڑا ہو جاتا اور دس نوجوان کھال کو کھینچتے تو کھال پھٹ جاتی مگر ابوالاسود کے پاؤں کے نیچے سے نہیں نکلتی اس نے آپ کو کشتی کی دعوت دے دی اگر تم نے مجھے زیر کر دیا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا آپ نے اس کو کشتی میں ہرا دیا۔ مگر اُس نے ایمان لانے سے انکار کر دیا۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰه

کلائی مبارک

کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستون
ساعدین رسالت پہ لاکھوں اسلام

مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ کو فتح ہوئی۔ آپ نے فرمایا کون کون شہید ہوئے اصحاب نے شہداء کے نام بتائے اور لاشے جمع کیے۔ آپ نے فرمایا اور کوئی نہیں۔ اصحاب نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا حبیب کہاں ہیں ان کو تلاش کرو۔ تلاش کیا تو سات کافروں کی لاشوں کے نزدیک شہید ہوئے تھے آپ کی خدمت میں ان کی لاش کو لایا گیا آپ نے فرمایا یہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں اور ان کو اپنی کلائیوں پر اٹھالیا قبر کی تیاری تک اٹھائے رکھا اپنے ہاتھ سے لحد (قبر) میں اتارا۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ عليك يا رسول الله

دست مبارک

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے کف و دست اور بازوئے مبارک گوشت سے پر ریشم سے زیادہ نرم، پاکیزہ سفید شفاف اور حد درجہ خوبصورت اور خوشبودار تھے۔ اگر کسی خوش قسمت سے رسول اللہ ﷺ مصافحہ فرما لیتے تو اس کے ہاتھ بھی خوشبودار معطر بن جاتے اور اگر کسی بچے کے سر پر آپ ﷺ رحمت بھرا ہاتھ پھیر دیتے تو وہ بچہ دیگر تمام بچوں سے ممتاز ہو جاتا۔ جیسا کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے رخسار پر دست مبارک پھیرا تو

فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا وَ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جَوْنَةِ عَطَّارٍ۔ (مسلم شریف)

میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچہ سے نکالا ہے۔

اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

كُنْتُ اُصَافِحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْيَمَسُّ جِلْدِیْ جِلْدَهٗ فَاَعْرِفُهٗ بعدُ فِي

يَدِی وَاِنَّه لَاَطْيَبُ رَائحةً مِنَ الْمِسْكِ (ابن عساکر، زرقانی)

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا میرا بدن آپ کے مبارک بدن سے چھو جاتا تو میں اس کا اثر اس کے بعد بھی پاتا کہ میرا ہاتھ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتا۔

جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم

اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک بھی سنتے جایئے۔ فرماتے ہیں کہ،

مَامَسَسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنبَرَةً اَطْيَبُ مِنْ رَائحةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (بخاری)

میں نے کسی ریشم اور دیباج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کف دست سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ کسی مشک و عنبر وغیرہ خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔

آپ کے ایک اشارہ پہ ہے عالم کا نظام!

یعنی شق قمر انگشت کی انگڑائی ہے!

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں

کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا!

یدُ الله فوقَ اَیدِیهم

اللہ کا ید قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے۔

مارمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمیٰ

اے محبوب تو نے نہیں پھینکا جب تو نے پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا۔

ابن سعد نے عمرو بن میمونہ سے روایت کیا۔ مشرکین مکہ عمار بن یاسر کو آگ میں ڈالنے والے تھے کہ اُسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اپنا دست مبارک عمار بن یاسر کے سر پر رکھ کر فرمایا اے آگ عمار پر ٹھنڈی ہو جا جیسے تو حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی ہوئی تھی۔ اے عمار تجھ کو باغیوں کی ایک جماعت قتل کرے گی (عمار آگ سے محفوظ رہے) (کنز الاعمال)

بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ڈھال لائی جس پر عقاب کی تصویر تھی آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا جب ہاتھ اُٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے تصویر کو اس ڈھال سے مٹا دیا تھا۔ (خصائص کبریٰ)

قَالَ اَتیٰ جَابرٌ بنُ عبدِاللّٰہ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأیٰ وجھَہٗ مُتَغیّرًا فَرَجَعَ اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ وَقالَ قد رَاَیتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مُتغیّرًا وَمَا اَحْسَبُہٗ اِلا مِن الجُوعِ فھَلْ عِنْدَکَ مِن شَیْءٍ قَالَتْ وَاللّٰہِ مَالَنَا اِلا ھٰذَا الداجنُ وَ فضلۃٌ من زادٍ فذبحتُ الداجنَ وطَحَنَتْ ما کانَ عندَھاَ و

فبزتُ و طبَخت ثُمَّ ثردنا فِی جَفنةٍ لَنا ثُمَّ حملتُها اِلٰی رسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا جابرُ اِجمَع لِی قَومَكَ فَاتیتھم بھم فقالَ ادخلھم علی ارسالا فکانُوا یَاکلُونَ فَاِذَا شبعَ قومٌ خَرجُوا وَدخلَ اخرونَ حَتّی اکلوا جمیعًا و فضلَ فی الجفنةِ سبه ما کان فیھا و کانَ رسولُ اللّٰه ﷺ یقولُ لھم کُلُوا وَلا تَکسِروا عظمًا ثُمَّ انه جمع العظامَ فِی وسطِ الجفنةِ فوضعَ یدَہ علَیھا ثُم تکلَّم بکلامٍ لَمْ اَسمعهُ فَاذَا الشاةُ قَدْ قَامَتْ تنفضُ اُذ نَیھا فقالَ لِی خُذ شَاتَكَ فَاتیتُ اِمرَاتِی فقالتْ مَاھَذا؟ قلتُ ھذہ وَ اللّٰه شاتُنَا الَّتی ذَبحنَا دَعَا للّٰه فَاَحیَاھَا لنَا قالتْ اَشھدُ اَنَّه رَسولُ اللّٰہِ۔

ابونعیم نے کعب بن مالک سے روایت کیا، جنگ احزاب (خندق) کھودنے کے دوران جابر بن عبداللہ نے آپ کے رُخ انور پر بھوک کے آثار دیکھے تو اپنی بیوی سے جا کر کہا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے میں نے حضور کے چہرے پر بھوک کی کمزوری دیکھی ہے، جابر کی بیوی نے کہا ہمارے پاس اس بکری کے بچہ اور تھوڑے سے آٹے کے سوا کچھ نہیں، بچہ کو ذبح کیا آٹا گوندھ کر کھانا تیار کیا جابر اس کو خوان میں رکھ کر آپ کی خدمت میں لائے، آپ نے فرمایا اے جابر سب لوگوں کو کھانے کی دعوت دو۔

تھوڑے تھوڑے آدمی میرے پاس بھیجو وہ شکم سیر ہو کر نکلتے تو دوسرے چلے جاتے اس طرح تمام حضرات شکم سیر ہو گئے۔ آپ نے کھانا شروع کرنے سے پہلے فرما دیا تھا کوئی ہڈی نہ توڑے نہ ضائع کرے بلکہ دستر خوان میں رکھ دے، جب سب فارغ ہو گئے آپ نے ان ہڈیوں پر اپنا دست مبارک رکھ کر کچھ فرمایا جس کو کسی نے نہیں سُنا۔ اسی وقت بکری کا بچہ کان جھاڑ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے فرمایا لے اپنا بچہ پکڑ اپنے گھر لے جا۔ میری بیوی نے کہا یہ کیا ہے میں نے کہا بخدا یہ ہماری وہی بکری ہے جس کو ہم نے ذبح کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا فرمائی اور اس کو زندہ کر دیا جابر کی بیوی نے کہا میں گواہی دیتی ہوں بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ (شفا شریف)

(دلائل النبوت حجۃ اللہ علی العلمین، انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

بیہقی نے سلیمان بن صرد سے روایت کیا۔ ابی بن کعب دو آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان دونوں کا قرائت قرآن میں اختلاف تھا ہر ایک یہ کہتا تھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پڑھایا ہے ان دونوں نے اپنی اپنی قرأت میں اس آیت کو حضور کے سامنے پڑھا آپ نے فرمایا دونوں کی قرأت صحیح ہے، ابی بن کعب نے کہا میرے دل میں شک بڑھ گیا جو زمانہ جاہلیت سے زیادہ سخت تھا تب حضور نے

میرے سینہ پر دست مبارک مارا اور فرمایا اے اللہ اس کے دل سے شیطانی وسوسہ کو دور فرمادے۔ آپ کے ہاتھ مارنے سے مجھے پسینہ آگیا وسوسہ دور ہو گیا اور ایسا ہوا جیسے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

فائدہ: اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک دل کی بات وسوسہ کا علم دوسرے دست پاک مارنے کا اثر۔

ابن ماجہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی وحاکم مقرر فرمایا تو میں نے عرض کیا میں جوان اور تجربہ کار نہیں ہوں کیسے فیصلہ کروں گا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے اللہ علی کے دل کو حقائق شناس کر دے۔ اور زبان پر حق جاری فرمادے اس کے بعد فیصلہ کرنے میں مجھے کبھی غلطی نہیں ہوئی۔

بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنی تمام ازواج کے حجروں میں سے کھانے کے لیے کوئی چیز منگائی مگر کچھ دستیاب نہ ہوا۔ اس وقت آپ کے پاس صحابہ موجود تھے۔ آپ نے ایک بکری کے تھنوں میں ہاتھ لگایا بکری کے تھن دودھ سے بھر آئے حالاں کہ اس بکری نے ابھی بچہ نہیں دیا تھا نہ وہ بچہ دینے والی تھی۔ آپ نے اپنی تمام ازواج کو اس کا دودھ بھیجا اور موجود صحابہ کو شکم سیر فرمایا اور خود بھی نوش جان

فرمایا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

روا البیهقی قصة شاة عبدِاللّٰه بن مسعودٍ ملخصًا انه كان وهو صغيرٌ يَرْعٰی غنمًا لعقبة بنِ اَبی مُعیط فمرَّ علیه رسولُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم وَاَبو بَكرٍ رضی اللّٰهُ عَنه فقَالَ لَهٗ علیه صلی الله وسلم هَل عندكَ لبنٌ قَالَ نعَمْ لكنّی مؤتمنٌ فقالَ اِئتِنِی بشاةٍ لَمْ يَنْزعَلَيْهَا الفَحْلُ قَالَ فَاتیتُه بجذعةٍ فَاَعْتَقَلَهَا و مَسَحَ ضَرعَهَا وَ دَعَا للّٰهَ وَ اتَاه ابوبكرٍ رضی اللّٰه عنه اِشْرِبْ ثُمّ قَالَ لِلضَّرْعِ اَقْلِصْ فعَادَ كَمَا كَانَ هَذا هُو سببُ اسلامِ عبدِاللّٰه بن مسعودٍ رضی اللّٰه عنه رواه الامام احمد باسناد جید۔ (حجة اللّٰه)

بیہقی نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا عبداللہ بن مسعود بچپن میں عقبہ بن معیط کی بکریاں چراتے تھے، چراگاہ کی طرف ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر تشریف لائے آپ نے فرمایا ابن مسعود تیرے پاس دودھ ہے عبداللہ نے کہا ہے لیکن امانت ہے آپ نے فرمایا ایسی بکری لاؤ جس تک نر نہ پہنچا ہو (پٹھ ہو) میں کم عمر کی بکری لایا آپ نے اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا اور دعا فرمائی ابوبکر نے آپ کو ایک پیالہ (کاسہ) دیا آپ نے اُس کو دودھ سے بھر کر ابوبکر کو دے کر شکم سیر فرمایا اور فرمایا اے تھنوں جیسے تھے ویسے ہو جاؤ، عبداللہ بن مسعود نے کہا میرے ایمان لانے کا یہی معجزہ تھا۔

مالکِ کونین ہیں گو یا پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

بیہقی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی۔ راستہ میں ایک عرب قبیلہ کی آبادی میں پہنچے آپ ایک گھر کی طرف تشریف لے گئے اس گھر میں صرف ایک عورت تھی کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ عورت نے کہا میں تنہا ہوں تم ہمارے سردار کے گھر جاؤ اگر قیام کا ارادہ ہے آپ نے ابھی اس کو کوئی جواب نہیں دیا تھا شام کا وقت تھا اس کا لڑکا چراگاہ سے آ گیا۔ اُس عورت نے اپنے بیٹے سے کہا یہ بکری اور چھری لو جو دودھ اور بچہ نہ دیتی ہو مہمانوں کو دو وہ اس کو ذبح کر کے بنائیں خود کھائیں اور ہمیں بھی کھلائیں وہ لڑکا آپ کے پاس چھری اور بکری لایا اپنی ماں کا پیغام دیا۔ آپ نے فرمایا چھری واپس لے جا پیالہ (کاسہ) لا۔ لڑکے نے کہا یہ بکری بوڑھی اور کمزور ہے دودھ دینے والی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا، تم پیالہ لاؤ۔ وہ پیالہ لے آیا۔ آپ نے دست مبارک سے اس بکری کے تھن چھوئے اور دودھ سے پیالہ بھر کر فرمایا پہلے اپنی والدہ کو پلا کر آؤ۔ دوسرا پیالہ اس کو دیا۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پلایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔ اور رات کو قیام فرما کر صبح کو روانہ ہوئے

اس عورت نے آپ کا نام (مبارک) رکھا۔اس کی بکریوں اور دودھ میں برکت ہوگئی تھی۔ وہ عورت اپنے اسی لڑکے کے ساتھ مدینہ آئی۔اس لڑکے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو راستہ میں دیکھ کر پہچان لیا اور اپنی ماں سے کہا یہ وہ آدمی ہیں جو مبارک کے ساتھ ہمارے یہاں رات کو ٹھہرے تھے۔ عورت صدیق اکبر کے پاس آئی اور بولی اے اللہ کے بندے تیرے ساتھ وہ آدمی کون تھا جو ہمارے گھر ایک رات رہا تھا۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نہیں جانتی عورت نے کہا نہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ اللہ کے نبی ورسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے عورت نے کہا مجھے ان کے پاس لے چلو۔صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس کو آپ کی خدمت میں لائے اُس نے کچھ تحفے آپ کی خدمت میں پیش کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو کپڑے ونقدی عنائت فرمائی وہ مسلمان ہوکر گئی۔

ابن عساکر اور مدائنی نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسید بن ایاس کے چہرے اور سینہ پر اپنا دست مبارک پھیرا تو اُسید اگر اندھیری کوٹھری میں داخل ہوتے تو وہ روشن ومنور ہو جاتی۔ (کنز العمال)

ابونعیم اور طبرانی نے قرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔قرصافہ نے کہا میرے ایمان لانے کا سبب یہ تھا۔میں یتیم تھا والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ والدہ اور خالہ زندہ تھیں میں بکریاں چراتا تھا میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس جانے کو منع کرتی تھیں کہ وہ تجھے گمراہ و بے دین کر دے گا۔ مگر میں بکریاں چراگاہ میں چھوڑ کر آپ کے پاس آجاتا۔ آپ کی گفتگو سنتا رہتا۔ شام کو بھوکی بکریاں گھر لے جاتا ان کا دودھ بھی کم ہو گیا۔ میری خالہ کہتیں تیری بکریوں کو کیا ہوا ان کا دودھ بھی کم ہو گیا اور بھوکی رہتی ہیں میں نے کہا مجھے کیا معلوم کیا بات ہے۔ اسی طرح چند دن گزر گئے میں مسلمان ہو گیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنی خالہ کی شکایت کی اور بکریوں کی حالت بیان کی۔ آپ نے فرمایا اپنی بکریاں میرے پاس لاؤ میں بکریاں آپ کے پاس لایا آپ نے ان کے تھنوں اور کمر پر دست مبارک پھیرا اور دعائے برکت فرمائی وہ فربہ ہو گئیں اور ان کے تھن دودھ سے لبریز ہو گئے۔ میں ان کو گھر لے کر گیا تو میری خالہ نے کہا اس طرح چرایا کر۔ میں نے سارا واقعہ اور اپنا سلام لانا والدہ اور خالہ کو سُنا دیا تو انہوں نے کہا ہمیں بھی اس برکت والے کے پاس لے چل انہوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ واپسی پر والدہ اور خالہ نے کہا اے بیٹے ہم نے ان جیسا حسین اور پاکیزہ لباس اور خوش اخلاق شیریں کلام نہیں دیکھا۔ جب گفتگو فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے نور دہن مبارک سے نکلتا ہے۔

(دلائل النبوت، کنز العمال)

خالق نے تجھے ایسا طرحدار بنایا!

یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا

بیہقی اور طبرانی اور ابن سکن نے مالک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر اور داڑھی پر اپنا دست مبارک پھیرا آپ کا ہاتھ جن بالوں سے مس ہوا وہ بال سیاہ رہے حالانکہ باقی بال سفید ہو گئے تھے۔ عمر بن ثعلب جہنی کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا ان کی عمر سو سال ہوئی مگر وہ بال سیاہ ہی رہے جن پر آپ کا دست مبارک مس ہوا تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

بیہقی اور ترمذی نے علباء بن احمر سے اُنہوں نے ابو زید انصاری سے روایت کیا۔ ابو زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر اور داڑھی پر دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی اے رب اسے جمال دے ابو زید عمر بن اخطب کہتے ہیں میری عمر سو ۱۰۰ سال سے زیادہ ہے لیکن میرے بال اب تک سیاہ ہیں اور چہرے پر بڑھاپے کی کوئی جھری نہیں تادم وصال آپ کا یہی حال رہا۔ (ترمذی)

بیہقی نے ابو العلاء سے روایت کیا۔ قتادہ بن ملحان کی عیادت خبر گیری کو گیا ان کا چہرہ اتنا روشن تھا ایک آدمی نزدیک سے گزرا تو اس کا عکس

آپ کے چہرے پر منعکس ہوا اس کی وجہ یہ تھی ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا دست مبارک مس فرمایا تھا جیسے انہوں نے چہرے پر تیل کی مالش کی ہے۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

سیرۃ النبوۃ میں نقل کیا گیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی چھت پر اذان دینے کا حکم فرمایا بعض کافر ازروئے مذاق بلال کی نقل کرنے لگے۔ان نقل اتارنے والوں میں ابو محذورہ بھی تھے۔آپ نے اُن کی آواز سن کر فرمایا ابومحذورہ کو حاضر کرو ان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ابومحذورہ کا خیال تھا مجھے قتل کر دیا جائے گا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک ان کی پیشانی اور سینہ پر رکھا۔ابومحذورہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے خدا کی قسم میرا دل ایمان ویقین سے لبریز ہو گیا میں نے ایمان قبول کر لیا تب آپ نے مجھے اذان کی تلقین فرمائی اور فرمایا مکہ میں تو اذان دیا کر اُس وقت میری عمر ۲۶ سال تھی۔ان کے بعد ان کی اولاد مکہ میں مؤذنی کے فرائض انجام دیتی رہی۔(سیرۃ النبوۃ)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان امرأۃ جاءتْ بِابنٍ لھا فقالتْ یَا رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ان بابنِی ھَذا جنونًا وانہ یاخذہ عند غدائنَا و عشائِنا فمسح رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم صدرَہ و دعَالہ فثم ثعۃ

وَخرجَ من جوفِه مثلَ الجزو الاسودِ يَسْعٰى۔

دارمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لڑکے کولائی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے پر جن کا اثر ہے وہ اسے صبح وشام تنگ کرتا ہے آپ نے بچہ کے سینے پر دست مبارک پھیرا۔ اس کو قے ہوئی اور اس کے بیٹے سے قے میں کالے پلے کی طرح ایک جانور خارج ہوا جو حرکت کرتا تھا اور لڑکا صحیح ہو گیا۔

(انوارمحمدیہ، مواہب لدنیہ)

عن محمد ابن حاطب رضی اللہ عنہا قال وقعتُ علی یَدِی القِدْرُ فاحترقتُ فَا نطلقتُ بِی اُمّی اِلٰی النَّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم فجَعَلَ یتفل عَلیھَا وَ یقُولُ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ فبرأتُ۔

نسائی نے محمد بن حاطب سے روایت کیا۔ محمد بن حاطب نے کہا بچپن میں مجھ پر گرم ہانڈی الٹ گئی میری والدہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ نے میرے جلے ہوئے جسم پر دم فرمایا اور دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا اے اللہ اس درد (تکلیف) کو دور فرمادے میں اسی وقت صحیح ہو گیا جیسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ (نسائی۔ انوارمحمدیہ)

ابن سعد اور ابن عساکر اور ابن اثیر نے شیبہ بن عثمان سے ان کے

قبول اسلام کی کیفیت کواس طرح روایت کیا۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ فاتح ہوکر مکہ میں داخل ہوئے۔ میں نے اپنے دل میں کہامیں ہوازن کی طرف قریش کے ساتھ جاؤں گا۔ فتح مکہ کے بعد آپ حنین پرحملہ آور ہوئے میں ہوازن سے حنین چلا گیا۔ جنگ میں موقع پا کر محمد (ﷺ) کو قتل کردوں گا تو اپنی قوم کا بدلہ لینے والا اکیلا ہی قرار پاؤں گا۔ میں نے کہا اگر تمام عرب وعجم محمد کا مطیع ہوجائے تب بھی میں ان کی پیروی اور اطاعت کبھی نہیں کروں گا۔ یہ خیال میرے دل میں پختگی پکڑ رہا تھا جنگ چھڑ گئی دونوں لشکر آپس میں گتھم گتھا ہو گئے اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنی سواری کے خچر سے اترے۔ میں نے تلوار کے دستہ پر ہاتھ رکھ کر آپ سے قریب ہو گیا۔ میں نے آپ کے قتل کا مکمل ارادہ کرلیا اور اپنی تلوار بلند کر کے حملہ کرنا ہی چاہتا تھا۔ اُس وقت آگ کا شعلہ بجلی کی طرح میری طرف لپکا۔ قریب تھا کہ وہ مجھے جلا دے۔ میں نے خوف زدہ ہوکر اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے شیبہ میرے نزدیک آ۔ میں قریب آیا آپ نے دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا اے اللہ اس کو شیطان سے محفوظ فرما۔ شیبہ فرماتے ہیں خدا کی قسم آپ کے صرف اتنا فرمانے سے آپ کی محبت آنکھ کان اور اپنی جان سے زیادہ ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ

نے میرے دل سے آپ کی عداوت اور دشمنی دور فرما دی۔ آپ نے فرمایا قریب آؤ دشمنوں سے ہمارے سامنے لڑو۔ اس وقت میری یہ حالت تھی اللہ جانتا ہے کہ میں شہید ہو جاؤں سب کچھ قربان کر دوں۔ اگر میرا باپ زندہ ہوتا اور میرے سامنے آجاتا تو میں اسے بھی قتل کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عنایت فرمائی۔ آپ اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے شیبہ جو تم نے اپنے لیے سوچا تھا اللہ نے تیرے لیے اس سے بہتر فرما دیا اور جو کچھ میرے ارادے میں تھا آپ نے سب بیان فرما دیا حالاں کہ میں نے کسی پر اپنے خیالات کا اظہار بھی نہیں کیا تھا۔ (علم غیب اور کیا ہوتا ہے) میں نے اُسی وقت کہا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے مغفرت کی دعا فرمائیں آپ نے فرمایا اللہ نے تیری مغفرت فرما دی۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

حاکم بیہقی ابو نعیم نے عبداللہ بن بُسر سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک عبداللہ بن بُسر کے سر پر رکھا اور فرمایا یہ لڑکا ایک سو سال زندہ رہے گا اور اس کے چہرے سے مسے ختم ہو جائیں گے۔

(حجۃ اللہ علی العلمین)

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ام سلیم کا لڑکا ابوطلحہ سے تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ ابوطلحہ جب گھر واپس آئے لڑکے کے بارے دریافت کیا۔ ان کی بیوی ام سلیم نے کہا آرام سے ہے اور کھانا پیش کیا۔ ان کے فارغ ہونے کے بعد کہا اگر کوئی شخص اپنی امانت تجھ سے طلب کرے تو کیا تو دینے سے انکار کرے گا یا افسوس کرے گا۔ ابوطلحہ نے کہا نہیں ام سلیم نے کہا اللہ نے اپنی امانت جو تجھ کو بیٹے کی صورت میں دی تھی تجھ سے واپس لے لی۔ دوسرے دن صبح کو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور ام سلیم کی گفتگو سنائی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ آج کی رات کو تم دونوں کے لیے بابرکت فرمائے۔ ابوطلحہ کے لڑکا پیدا ہوا تو ابوطلحہ اس کو آپ کے پاس لائے آپ نے اس کو دم کیا اور دست مبارک اس کی پیشانی پر پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ تاحیات عبداللہ کے چہرہ پر نورانیت باقی رہی۔ انصار میں اپنے وقت کا سب سے بڑا عابد وزاہد عالم ہوا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

طبرانی نے کبیر اور اوسط میں بیہقی نے امام عاصم یعنی عتبہ بن فرقد کی بیوی سے روایت کیا۔ ہم چار عورتیں عتبہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر خوشبو لگاتیں اس کی وجہ یہ تھی کہ عتبہ کی خوشبو پر ہماری خوشبو غالب آ جائے۔ لیکن عتبہ کی خوشبو سب کی خوشبو پر غالب رہتی۔ اور جب وہ

آدمیوں میں بیٹھتا تو وہ کہتے ہم نے آج تک ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔ ہم سب نے ایک دن اپنے خاوند عتبہ سے سوال کیا تم یہ خوشبو کہاں سے لاتے ہو جو نہ کسی خوشبو سے ملتی ہے نہ مغلوب ہوتی ہے۔ عتبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ میرے تمام جسم پر پھوڑے پھنسی ہو گئے تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپ نے مجھے کپڑے اتارنے کو فرمایا میں کپڑے اتار کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اپنا لعاب دہن (تھوک) اپنے دست مبارک پر لیا اور میرے پیٹ اور کمر پر ملایا میرے زخم درست ہو گئے اور یہ خوشبو باقی رہ گئی۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

بیہقی اور ابن عساکر نے وائل بن حجر سے روایت کیا۔ وائل فرماتے ہیں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تو تین دن تک مشک کی خوشبو سے بہتر خوشبو میرے ہاتھ سے آتی رہتی۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

امام احمد اور امام بخاری نے اپنی تاریخ میں ابن سعد اور ابو یعلے اور بغوی اور حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں طبرانی اور بیہقی نے حنظلہ بن حذیم سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ کے سر پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا تجھے برکت دی گئی۔ ذیال نے کہا میں نے حضرت حنظلہ کو دیکھا ان کے پاس بیمار بکری جس کے تھن متورم (سوجھے) ہوتے یا ایسی اونٹنی جس

کے تھنوں میں بیماری ہوتی یا کوئی انسان جس کے جسم پر ورم ہوتا آتا تو حضرت حنظلہ اپنے ہاتھ پر لعاب دہن (تھوک) لیتے اور اس جگہ پر لگاتے جہاں حضور نے ان کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور کہتے۔ بسم اللّٰه علے اثر ید رسول اللّٰه۔ اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کے ہاتھ کی برکت سے کہہ کر ورم کی جگہ پر سر کے اس حصہ کو لگاتے اُسی وقت ورم دور ہو جاتا مریض صحت یاب ہو جاتا۔ (انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

امام بخاری نے تاریخ میں بغوی ابن مندہ نے الصحابہ میں صاحب بن علاء بن بشر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد بشیر بن معاویہ سے روایت کیا، میں اپنے والد معاویہ بن ثور کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی۔ آپ نے جس جگہ دست مبارک رکھا تھا۔ وہ جگہ چمکدار تھی اور جس عضو ماؤف کو میں اس سے مس کر دیتا وہ عضو صحیح ہو جاتا۔ تکلیف بالکل ختم ہوتی۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

ابو نعیم نے عروہ سے روایت کیا عامر بن مالک مرض استسقاء میں مبتلا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قاصد کے واسطے سے طالب دعا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی برکت سے شفا عنایت فرمائے۔ اپنے قاصد کی

گذارش سن کر ایک مشت خاک اٹھائی اور اپنا لعاب دہن (تھوک) اس پر ڈال کر اس قاصد کو دے دیا۔ قاصد نے اپنے دل میں خیال کیا۔ آپ نے مجھے مذاق فرمایا ہے اتنا مہلک مرض اس مٹی اور لعاب سے دور ہو سکتا ہے۔ اسی بے یقینی کی کیفیت میں اس کو لے آیا اور عامر بن مالک کو اس کا پانی پلایا یعنی اس مٹی کو پانی میں ڈال دیا اور اس پانی کو پلایا آپ کی برکت سے مریض صحتیاب ہو گیا۔ (کنز الاعمال)

اَخْرَجَ البَغْوِی وابنُ شاھین وابن منده والطبرانی والحاکم و صحّحه والبھقی و ابو نعیم من طریق خرام من حشام من جیش بن خالد عن ابیه عن جده انّ رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج من مکة مهاجراً اِلی المدینة هو و ابوبکر و مولی ابی بکر عامر بن فهیرة و دلیلهما اللیثی عبداللّٰه بن الاریقط مرو علیٰ خیمتی ام معبد الخزاعیة و کانت برزة جلدة تجیٰ بغناء القبة ثم تسقی و تطعم فسالوها لحما وتمر الشعیروه منها فلم یحیبوا عندها شیئًا فنظر رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم الی الساة فی کسر النخیمه فقال ما هذه الشاة یاام معبد قالت شاة خلفها الجهد عن الغنم قال اُبها من لبن قالت هی اجهد من ذٰلك قال اتأذننی لبن لی ان احلبها قالت ان رأیت بها

حلبا فاحلبها فدعا بها رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فمسح بیدہ ضرعها و سمی اللّٰہ ودعا لها فی شاتها فتفاجت علیه ودرت ودعاباناءٍ یربض الرهط فهلب فیه ثجاحتی علاہ البهاء ثم سقاها حتی رویت و سقی اصحابه حتی رووا ثم شرب آخرهم علیہ وسلم ثم اراضوا ثم حلب فیه ثانیا بعد یدہ حتی ملاء الانا ثم غادرہ عندها ثم ارتحلو اعنها فقلما لبثت حتی جاء زوجها ابو معبد یسوق اغنزا عجافا فلما رأی اللبن عجب وقال من أین لك هذا البن ولشاة عازب حیال ولا حلوب فی البیت فقالت لاواللّٰہ انّه مرَّ بنا رجلٌ مبارکٌ من حاله کذا و کذا قال صفیه لی قالت رأیت رجلا ظاهرا لو فاء ة ابلج الوجه حسن الخلق لم تعبه نحلة ولم تذریه فعلة وسیح قسیم فی عینیه دعج و فی اشفارہ غطف و فی صوته مهل و فی عنقه سطح و فی لحیته کثاثة ازج اقرن ان صمت فعلیه الوقار و ان تکلم سما وعلاء البهاء اجمل الناس و ابهاء ممن بعید و احسنه من قریب حلو المنطق منصل لا نذر و لاهذر کأن منطقه خر ذات نطمن ربعة لا بأن من طول ولا نقتحمه عین من قصر غصنابین غضین فهو انفر الثلاثة منظرا و احسنهم قدرا له رفقاء یحفون به ان قال انصتوا لقوله وان تبادرو

الی مدہ محفود محشود لا عابس ولا معتد فقال ابو معبد ھو واللّٰہ صاحب قریش الذی ذکر لنا من امرہ ما ذکر بمکۃ........الخ

بغوی ابن شاہین ابن السکن ابن مندہ طبرانی حاکم بیہقی ابونعیم نے حزام بن ہشام بن حبیش بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو آپ کے ہمراہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اُن کا غلام عامر بن فہیرہ اور رہبر عبداللہ بن اریقط تھے۔ آپ اُم معبد خزاعیہ کے خیمہ پر تشریف لائے وہ درمیانی عمر کی عورت تھی مسافروں کو کھانا پانی مہیا کرتی تھی۔ آپ نے اُس سے معلوم فرمایا تیرے پاس کھجور یا گوشت فروخت کرنے کے لیے موجود ہے ام معبد خزاعیہ نے کہا خشک سالی کی وجہ سے ہر چیز کمیاب ہے میرے پاس کچھ موجود نہیں اس کے خیمہ میں ایک بوڑھی بکری بندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا یہ بکری کیسی ہے؟ ام معبد نے کہا یہ بوڑھی ہے کمزوری کی وجہ سے چراگاہ تک بھی نہیں جا سکتی۔ آپ نے فرمایا دودھ دیتی ہے اُس نے کہا اس کا دودھ بھی کبھی کا خشک ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو ہمیں اس کا دودھ نکالنے کی اجازت دیتی ہے۔ اس نے کہا جو چاہیں کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بکری لاؤ۔ آپ نے اس کے تھنوں میں اللہ کا نام لے کر دست مبارک

لگایا۔ بکری اسی وقت ٹانگیں پھیلا کر کھڑی ہوگئی تھنوں میں دودھ بھر آیا جگالی شروع کر دی۔ آپ نے ایک بڑے برتن کو دودھ سے بھر دیا اور اپنے رفقاء کو شکم سیر کر کے خود نوش جان فرمایا دوسری مرتبہ اس برتن کو دودھ سے بھر کر ام معبد کو دیا اور بکری کو خرید کر اس کے پاس ہی چھوڑ دیا۔ وہاں سے روانہ ہو گئے کچھ دیر بعد اس کا شوہر ابو معبد آیا اپنی لاغر کمزور بکریاں لایا۔ گھر میں دودھ دیکھ کر تعجب سے پوچھا یہ دودھ تیرے پاس کہاں سے آیا بکری بوڑھی ہے دودھ نہیں دیتی ہے۔ ام معبد نے کہا ہمارے پاس آج ایک مبارک برکتوں والا آدمی گزرا ہے اس کا حال ایسا تھا۔ ابو معبد نے کہا ان کے اوصاف تفصیل سے بیان کرو۔

ام معبد نے کہا میں نے ایسا آدمی دیکھا جس کا ظاہر روشن اور چہرہ نیکوکار، درخشاں اور کشادہ ابرو دل پسند صورت نیک خو، پاک سیرت، کشادہ پیشانی، انتہائی حسین درمیانہ جسم نہ دبلا نہ موٹا، خوبصورت، خوش وضع، صاحب جودوسخا، فراخ سیاہ چشم، دلکش چہرہ، خوبصورت پلکیں، نرم آواز، گردن درمیانہ نہ چھوٹی کوتل نہ لمبی، مناسب، بھری داڑھی، کشادہ ابرو، دانت موتیوں کی لڑی، خاموش پر وقار، ب انسانوں سے زیادہ حسین و جمیل، ب وشریف، عظیم القدر، دورونزدیک سے جمال ظاہری و باطنی چہرہ

پر ظاہر، شیریں کلام، خوشگلو، خوش رو، مجسم نور، فصیح و بلیغ، ان کا کلام لطف آمیز اور سرور فزا، صحت تلفظ و سلاست میں بے مثل، میانہ قد سرو کی طرح مستقیم، چہرہ پر تازگی رونق، صاحب قدر و حشمت ان کے رفیق ساتھی بے دام غلام ان کی گفتگو بغور سنیں حکم فوراً بجالائیں۔ بصدق دل خدمت گزار جان نثار، اطاعت شعار ہمہ وقت فدا ہونے کو تیار۔ وہ خوش خو ترش روئی سے دور، رحم و درگزر کرنے والے، ابو معبد نے ان اوصاف کو سن کر کہا بخدا یہ وہی شخص تھے جنہوں نے مکہ میں دعویٰ نبوت کیا۔ (کنز الایمان)

ابن سعد اور ابو نعیم نے واقدی کی روایت سے خرام بن ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے ام معبد سے روایت کیا، وہ بکری جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہا تھا وہ ہمارے پاس عام رمادہ (خشک سالی) جو زمانہ خلافت عمر بن خطاب کو تھا دودھ دیتی رہی ہم صبح و شام اس کا دودھ نکالتے تھے جب کہ کوئی جانور خشک سالی کی وجہ سے دودھ نہیں دیتا تھا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین)

ابو یعلی طبرانی حاکم بیہقی ابو نعیم نے قیس بن نعمان سے روایت کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت میں تھے آپ نے ایک چرواہے سے دودھ طلب فرمایا چرواہے نے عرض کیا ہمارے پاس کوئی بکری

دودھ دینے والی نہیں البتہ ایک بکری ابتداءِ سرما میں حاملہ ہوئی تھی اس کا حمل ضائع ہو گیا اور وہ دودھ بھی نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا اس کو لاؤ چرواہے نے بکری حاضر کر دی۔ آپ نے بکری کے تھنوں پر دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی۔ صدیق اکبر نے اپنی ڈھال پیش کر دی۔ آپ نے صدیق اکبر اور چرواہے کو سیراب فرما کر خود نوش جاں فرمایا۔ چرواہے نے کہا آپ کون ہیں خدا کی قسم میں نے آج تک آپ جیسا بابرکت آدمی نہیں دیکھا آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں چرواہے نے کہا اچھا آپ وہ ہیں جن کو قریش نیا دین لانے والا کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ یہی کہتے ہیں چرواہے نے کہا میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپ اللہ کے نبی اور رسول ہیں آپ جو دین لائے ہیں وہ برحق ہے اور آپ نے جو یہ کام کیا ہے سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

امام احمد، براز، بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کھانا طلب کیا آپ کے پاس اُس وقت خشک روٹی کا ٹکڑا تھا آپ نے اُس کو ریزہ ریزہ فرما دیا اور اس پر دست مبارک رکھا کر دعا فرمائی اور کہا کھاؤ دیہاتی نے شکم سیر ہو کر کھایا مگر وہ کھانا اسی طرح موجود تھا۔ دیہاتی نے کہا آپ بہت نیک آدمی

ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

واقدی، ابونعیم، ابن عساکر نے عرباض بن ساریہ سے روایت کیا۔ میں جنگ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے ایک رات بلال سے فرمایا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے بلال نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہمارے توشہ دان خالی ہیں آپ نے فرمایا تلاش کرو شاید کچھ نکل آئے۔ چند توشہ دان تلاش کیے تو کسی سے ایک کسی سے دو کھجوریں برآمد ہوئیں جو کل سات کھجوریں تھیں آپ نے ان کو ایک دستر خوان پر رکھ کر دست مبارک رکھا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ ہم تین آدمیوں نے کھایا میں نے اپنی گٹھلیاں شمار کیں تو وہ چون ۵۴ تھیں جن کو میں دوسرے ہاتھ میں جمع کر رہا تھا۔ دونوں ساتھیوں نے بھی تقریباً اتنی اتنی ہی کھائیں ہم نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیے آپ نے دست مبارک اُٹھایا تو سات کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا اے بلال ان کو رکھوان کو صبح سے پہلے کوئی نہ کھائے، جب صبح ہوئی آپ نے بلال کو کھجوریں لانے کو فرمایا، بلال نے حاضر کر دیں، آپ نے دست مبارک اُن پر رکھا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو ہم دس آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا مگر کھجوریں اتنی ہی موجود تھیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے ورنہ ہم ان کو

مدینہ واپس ہونے تک کھاتے رہتے، آپ نے ایک لڑکے کو وہ کھجوریں عنایت فرمادیں وہ کھاتا ہوا چلا گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

طبرانی ابو نعیم نے سلمان بن حبان اُنہوں نے واثلہ بن الاسقع سے روایت کیا، واثلہ نے کہا میں اصحاب صفہ میں تھا میرے ساتھیوں نے بھوک کی شکایت کی اور مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کے لیے کھانا طلب کرنے کو کہا۔ میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اصحاب صفہ کی درخواست پیش کی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ تمہارے پاس خوراک میں کچھ موجود ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے پاس روٹی کے چند ٹکڑے موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک برتن اور ان ٹکڑوں کو لاؤ آپ نے اپنے دست مبارک سے ان کا ثرید (ملیدہ) بنایا وہ برتن پر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا جا کر اپنے دس ساتھیوں کو بلا لو۔ میں دس آدمیوں کو لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کناروں سے کھاؤ درمیان میں برکت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے اس ملیدہ کو دست پاک سے دوبارہ ملا تو وہ برتن پھر بھر گیا۔ آپ نے فرمایا دس آدمی لے آؤ۔ وہ بھی شکم سیر ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور کوئی بھوکا باقی ہے میں نے عرض کیا دس اور باقی ہیں آپ نے فرمایا انہیں بھی لاؤ وہ دس بھی شکم سیر ہو گئے۔ مگر پیالہ جوں کا توں لبریز تھا

آپ نے فرمایا یہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دو۔ (حجۃ اللہ)

بیہقی اور ابو نعیم نے عمران بن حصین سے روایت کیا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف نظر فرمائی تو اُن کا رُخ مبارک بُھوک کی شدت سے زردی مائل تھا آپ نے دست مبارک فاطمہ کے گلے کے پاس رکھا اور دعا فرمائی اے خدا اس کو شکم سیر فرما۔ اور فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ شکم سیر رکھ۔ عمران فرماتے ہیں میں نے دیکھا رُخ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زردی اُسی وقت غائب ہوگئی۔ اس کے بعد میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا آپ کی بھوک کا اب کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا اس دن کے بعد کبھی بھوک نہیں لگتی۔

فائدہ: بیہقی نے کہا عمران نے حضرت فاطمہ کو اُس وقت دیکھا تھا جب پردہ کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا آپ نے جب ام المومنین حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تو میری والدہ ام سلیم نے کھجور، گھی، پنیر، دہی ملا کر ایک نفیس کھانا تیار کیا جسے عربی میں حیس کہتے ہیں۔ ایک پیالے میں بھر کر دیا کہ اس کو بارگاہ رسالت میں پیش کرو میں نے سلام عرض

کیا اور اپنی والدہ کا سلام پیش کیا اور عرض کیا والدہ نے یہ حیس آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ اُس وقت اس حقیر تحفہ کو قبول فرمائیں ارشاد فرمایا اُسے رکھو چند آدمیوں کا نام لے کر فرمایا ان کو بلاؤ ان کے سوا اور جو کوئی ملے اس کو بلا لانا۔ میں ان کو اور ان کے سوا جو کوئی ملا اُن کو آپ کے پاس بلا لایا۔ وہ تمام جگہ بھر گئی جن کی تعداد تقریباً تین سو تھی۔ میں نے دیکھا آپ نے دست مبارک میرے لائے ہوئے کھانے پر رکھا اور کچھ پڑھا اور دس آدمیوں کو کھانے کا حکم فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھاؤ۔ یکے بعد دیگرے دس دس آدمیوں کو کھلاتے رہے یہاں تک کہ تمام نے شکم سیر ہو کر کھا لیا تو مجھے فرمایا اس کو اٹھا کر لے جاؤ۔ میں نے اٹھایا تو اُس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا تھا۔

واقدی نے کہا مجھ سے عمر بن عثمان جحمی نے ان سے ان کے والد نے اُن سے اُن کی پھوپھی نے حدیث بیان کی۔ عکاشہ بن محصن کی جنگ بدر میں تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی عنایت فرمائی میں نے پکڑی تو وہ نہایت چمکدار لمبی اور تیز تلوار تھی۔ اس نے اسی تلوار سے جنگ لڑی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی وہ تلوار تمام عمر ان کو پاس رہی۔ اس حدیث کو دوسرے راویوں نے بھی روایت کیا ہے۔ (مواہب لدنیہ)

و اخرج الواقدی حدثنی اسامة بن زید اللیثی من داء ود بن الحصین عن رجال من بنی عبدالاشهل عدة قالو انکسر سیف سلمة بن اسلم بن حریش یوم بدر فبقی اعزل الاسلام معه فاعطاه رسول الله ﷺ قضیبا کان فی یده من عراجین بن طاب فقال اضرب به فاذاهم سیف جید فلم یزل عنده حتی قتل یوم حسر ابی عبید۔

واقدی نے اسامہ بن زید اللیثی سے اُس نے داؤد بن الحصین سے اُس نے بنی عبدالاشہل کے چند آدمیوں سے روایت کیا جنگ بدر میں سلمہ بن اسلم بن حریش کی تلوار ٹوٹ گئی اور وہ نہتے رہ گئے تو رسالت مآب ﷺ نے ان کو اپنے ہاتھ کا درہ تازیانہ عنایت فرمادیا اور فرمایا لو اس سے لڑو ان کے ہاتھ میں آتے ہی وہ بہترین قسم کی تلوار ہوگئی اور تازیست ان کے پاس رہی۔

ابن سعد نے طبقات میں روایت کیا کہ ہلب بن یزید بن عدی ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ گنجا تھا آپ نے اُس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو فوراً بال اُگ آئے اس لیے ان کا نام ہلب (بالوں والا) پڑ گیا۔

بخاری و مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک دن میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے جو کچھ سنتا ہوں بھول جاتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا اپنی چادر بچھا میں نے بچھا دی آپ نے ایک لپ اس میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا اپنے سینے سے لگا لو۔ میں نے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد مجھے نسیان (بھول) کی شکایت نہیں ہوئی۔

واخرج ابن سعد عن زید ابن اسلم رضی الله عنه ان عین قتادة بن النعمان احبیت فسالت علی حده فردها رسول اللهﷺ بیده فکانت اصبح عینیه۔

ابن سعد نے زید بن اسلم سے روایت کیا کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھ میں تیر لگا، اور آنکھ کا ڈیلہ رخسار پر آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اُس آنکھ نے پہلے سے زیادہ بہتر کام کیا۔

حضرت ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی خبر دی کہ ہشام بن محمد حجر نے اور ان کو خبر دی جعفر بن کلاب جعفری نے بنی عامر کے شیوخ سے انہوں نے کہا کہ وفد میں زیاد بن مالک حاضر ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی اور اُس کے سر پر ہاتھ رکھا اور اُس کے چہرے اور ناک کی طرف پھیرتے ہوئے لائے تو ہمیشہ اس کا چہرہ چمکتا تھا اور برکت ظاہر ہوتی پہچانی جاتی تھی۔

مسلم ابو داؤد اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میدان بدر میں یہ مقام ہے فلاں کے زخمی ہونے کا انشاء اللہ تعالےٰ اور زمین پر اُس جگہ ہاتھ رکھا اور یہ فلاں آدمی کے گرنے کی جگہ ہے انشاء اللہ تعالےٰ اور زمین پر اُس جگہ پر ہاتھ رکھا۔ اور یہ جگہ ہے فلاں کے زخمی ہونے کی انشاء اللہ تعالیٰ اور اُس جگہ ہاتھ رکھا۔ پس خدا کی قسم وہ ذات پاک جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان نشانوں سے ایک سوت بھر بھی شخص دور نہیں تھا اور اُسی جگہ پر مقتول پایا گیا پھر ان لاشوں کو ایک گھڑے میں گھسیٹ کر ڈال دیا گیا۔ (صحیح مسلم)

بیہقی ابو نعیم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کو یہود سے خریدنا چاہا اتنے اتنے درہم میں اس شرط پر کہ کھجور کے درخت کی کتنی تعداد میں لگائے جائیں اور ان کے پھل دینے تک سلمان غلام رہیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی (گٹھلیاں) طلب فرمائیں۔ انہوں نے گٹھلیاں آگ میں بھون کر دیں تا کہ اگ نہ سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن گٹھلی پر لگا کر زمین میں داب دیا مگر چند گٹھلی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لگائیں ان سے پودے نہیں نکلے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کس نے لگایا تھا صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اکھاڑا اور اپنے دستِ مبارک سے لعاب دہن لگا کر دوبارہ لگا دیا تو اس باغ میں اسی سال پھل آئے اور سلمان فارسی آزاد ہو گئے۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

بخاری نے براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع یہودی کے قتل کے لیے کچھ آدمی انصار سے مقرر فرمائے ان میں عبداللہ بن عتیک بھی شامل تھے۔عبداللہ نے ابورافع کو قتل کیا اور واپسی پر ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی، انہوں نے ٹانگ پر عمامہ باندھا اور ساتھیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنی ٹانگ ٹوٹنے کا واقعہ سنایا۔آپ نے فرمایا ٹانگ پھیلا تو انہوں نے اپنی ٹانگ پھیلائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اُوپر اپنا دست مبارک پھیرا (اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اُس پر لعاب دہن لگایا) پس وہ ایسے ہو گئی کہ جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہیں تھی۔

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ علیك یا رسول اللّٰه

انگشتانِ مبارک

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
کف دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے!
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا ہے اشاروں پر کھلونا نور کا
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حاکم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لیے دعا فرمائیں کہ میں دین اسلام قبول کرلوں اور وہ آپ کی نبوت کی نشانی (معجزہ) ہو جو میں نے آپ کے بچپن میں دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے میرے بچپن میں نہیں دیکھا کہ میں چاند سے کھیلتا تھا اور اپنی انگلی سے اشارہ کرتا تھا اور جس طرح اشارہ

کرتا چاند اس طرف ہی جھک جاتا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اُس کے گرنے کی آواز کو سُن لیتا تھا جس وقت وہ عرش سے نیچے سجدہ کرتا تھا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین، انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

طبرانی نے روایت کیا ہے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ کی مٹھی بند تھی اور کلمے کی انگلی سے آپ اشارہ فرماتے تھے جیسے کوئی تسبیح پڑھتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

امام بخاری و مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حدیبیہ میں پانی ختم ہونے کی وجہ سے لوگ پیاسے ہو گئے آپ ان کے درمیان میں تھے اور آپ کے پاس ایک چمڑے کے پیالے میں پانی تھا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ صحابہ نے عرض کیا ہمارے پاس پانی موجود نہیں کہ جس سے ہم وضو کریں یا پئیں اس برتن میں پانی کے سوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں ہاتھ رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح جاری ہوا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے پیا اور وضو کیا جابر سے پوچھا کہ تم حدیبیہ میں کتنے آدمی تھے۔ جابر نے کہا اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو ہمارے لیے کافی ہوتا مگر ہم پندرہ سو ۱۵۰۰ آدمی تھے۔ (بخاری)

امام بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے مقام زوراء میں ایک برتن کے ساتھ جس میں پانی تھا تو آپ نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح اُبلنے لگا۔ پس تمام صحابہ کرام نے وضو کیا کہا قتادہ رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کل کتنے آدمی تھے کہا تین سو کے لگ بھگ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کی انگلیوں اور انگلیوں کے کناروں سے پانی اُبلتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

فَجَاءَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

بخاری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرمایا ہم برکت کے لیے معجزات کو شمار کرتے تھے اور تم اس کو ہلکا کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے پانی کم ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی برتنوں سے جمع کر لو اور اُسے میرے پاس لاؤ تو وہ تھوڑا سا پانی تھا جو آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ آپ نے اس برتن کے اند ہاتھ رکھ کر فرمایا آؤ پاک، مبارک اور برکت والے پانی کی

طرف جو اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے اُبل رہا ہے اور ہم سنتے تھے کھانے کی تسبیح کو جب آپ کھانا تناول فرماتے تھے۔ (بخاری)

حدیث کی تمام کتابوں میں محدثین نے اس کو نقل فرمایا ہے ایک رات ابو جہل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک یہودی راہب کے ساتھ آیا۔ آپ مسجد حرام میں تشریف فرما تھے اور ابو جہل کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ ابو جہل نے کہا اے محمد لات وعزیٰ کی قسم اگر تو کوئی معجزہ دکھائے جیسا کہ تجھ سے پہلے رسولوں نے دکھایا تو میں تیرے اوپر ایمان لے آؤں گا ورنہ میں تیرا سر اس تلوار سے اُڑا دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو جہل تو میرا سر کاٹنے پر قادر نہیں ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میری حفاظت کرتا ہے لیکن اے ابو جہل تو نے کہا ہے اگر تو اللہ بلند و برتر کی قسم کھائے پس ابو جہل نے کہا اس گھر کے رب کی قسم اگر آپ کوئی معجزہ ایسا دکھائیں جیسا کہ آپ سے پہلے رسولوں نے دکھایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کون سا معجزہ طلب کرتا ہے اور ابو جہل متفکر ہو گیا اور کہا اے محمد میرے دل میں کیا جو میں تجھ سے طلب کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ وہ چیز اس کے اُوپر مشکل ہو اور وہ اس کے ظاہر کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کے ساتھی یہودی نے کہا کہ وہ یہ جادوگر ہے اور ان سے کہہ

کہ وہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھائیں اس لیے کہ جادو آسمان پر اثر نہیں کرتا بلکہ زمین پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ابو جہل نے کہا اے محمد ﷺ ہمارے لیے چاند کو چیر کر دکھا۔ نبی ﷺ نے انگشتِ شہادت سے چاند کی طرف اشارہ فرمایا پس چاند دو ٹکڑے نصف نصف ہو گیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ نصف اپنی جگہ قائم رہا اور دوسرا نصف اس سے علیحدہ ہو گیا۔ پھر ابو جہل نے کہا اے محمد چاند کو کہہ آپس میں مل جائے تو نبی کریم ﷺ نے دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا پس وہ پہلی حالت میں آ گیا۔ (یعنی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مکمل ہو گیا) (جدید دور میں چاند پر جانے والے سائنس دان نے یہ انکشاف کیا ہے کہ چاند کے درمیان ایک ایسی دیوار ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ٹکڑے علیحدہ ہو کر دوبارہ ملے ہیں) جب یہودی نے اس معجزے کو دیکھا تو وہ اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ پر ایمان لایا اور کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جب ابو جہل نے دیکھا تو کہا بیشک محمد بہت بڑا جادوگر ہے چاند پر جادو کیا۔ اور ہم نے اسے دو حصوں میں دیکھا اور پھر کہا ہم اس وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک ہم اپنے قاصد گرد و نواح میں بھیج کر معلوم نہ کریں کہ انہوں نے بھی چاند کو دو ٹکڑے

دیکھا ہے پھر تو یہ معجزہ ہوگا ورنہ جادو ہے۔ پس ابوجہل نے اپنے اطراف کے شہروں میں لوگ بھیجے کہ وہ معجزہ شق القمر کے متعلق معلومات حاصل کریں جب قاصد واپس آئے تو اُنہوں نے معجزہ شق القمر کی تصدیق کی کہ وہاں بھی لوگوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتا دیکھا ہے تو ابوجہل بولا یہ بڑا بھاری جادوگر ہے۔ (انوارمحمدیہ، حجۃ اللہ علی العلمین)

فائدہ: اسی معجزہ کو دیکھ کر مالا بار کا راجہ مسلمان ہوگیا۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک سال قحط پڑا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔ خطبہ کے درمیان ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گئے اور بال بچے مصیبت میں پھنس گئے ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمائے اور ہم نے دیکھا کہ آسمان پر، ہاتھ اُٹھانے کے وقت کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابھی آپ نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ بارش شروع ہوگئی اور آپ کی ریش مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے اور مسلسل اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر وہ اعرابی کھڑے ہوئے یا ان کے سوا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مکان گرنے

لگے، ہمارے مال ڈوب گئے پس دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ سے تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا۔ پھر آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا اور بادل چھٹ گئے اور مدینہ کے چاروں طرف ایک مہینہ تک بارش ہوتی رہی اور جب بھی کوئی مسافر آتا تو بارش کی کثرت کا ذکر کرتا۔

(انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ، بخاری شریف، مسلم شریف)

امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پانی کے کنارے پر تشریف فرما تھے کہ عکرمہ بن ابی جہل آیا اور کہا اگر تم سچے ہو پس اس پتھر کو بلاؤ جو پانی کے دوسرے کنارے پر ہے پتھر پانی پر تیرتا آئے اور ڈوبے نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کی طرف اشارہ فرمایا تو پتھر اپنی جگہ سے اکھڑا اور پانی پر تیرتا ہوا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا پتھر نے باآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عکرمہ سے فرمایا اتنا ہی کافی ہے یا اور کچھ تو اس نے کہا کہ یہ اپنی جگہ واپس چلا جائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اور وہ پتھر اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ (انوار محمدیہ)

مسلم بیہقی ابونعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غرہ ذات الرقاع میں جارہے تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جابر وضو کے لیے آواز دے تو میں نے کہا الوضوٗ الوضوٗ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے برتنوں میں ایک قطرہ بھی پانی نہیں ہے ایک انصاری رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھا۔ حضور ﷺ نے مجھے فرمایا تو فلاں انصاری کے پاس جا اور اُس کے مشکیزے میں دیکھ کہ کچھ پانی ہے۔ میں اس انصاری کے پاس گیا اور دیکھا تو اس کے مشکیزے میں چند قطرے کہ اس سے ایک پیاسا آدمی سیراب ہو سکے میں اس پانی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ لاؤ اور اس کو اپنے ہاتھ میں لیا اور کچھ تلاوت فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا اور اس کو میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا اے جابر اونٹوں کے پلانے والا برتن منگاؤ۔ میں نے آواز دے کر وہ برتن طلب کیا۔ آپ نے اس پانی کو برتن میں انڈیل کر دست مبارک رکھا اور رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے جاری ہو گئے اور فرمایا کہ اے جابر پانی لو اور فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پس میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے اُبل رہا ہے اور برتن بھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر لوگوں کو پکارو کہ جس کو پانی کی ضرورت ہو وہ لے لے۔ پس لوگ آئے اور انہوں نے پیا اور اپنے برتن بھرے اور جب رسول اللہ ﷺ نے اپنا

دست مبارک نکالا تو وہ برتن ویسے ہی بھرا ہوا تھا۔

ابن عساکر نے جلہمہ بن عرفط سے روایت کیا کہ میں ایک مرتبہ مکہ معظّمہ حاضر ہوا۔ اہل مکہ خشک سالی کی وجہ سے سخت ترین قحط سالی میں گرفتار تھے۔ ایک آدمی نے کہا لات وعزیٰ کو خوش کرو دوسرے نے کہا منات کو راضی کرو۔ ایک بزرگ سرخ و سفید خوبصورت صاحب الرائے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے تم لوگوں کو اس مصیبت سے نجات ایک شخص دلائے گا جو اولاد ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام میں برگزیدہ ہے۔ ان لوگوں نے کہا تمہاری مُراد ابو طالب سے ہے اس شخص نے کہا ہاں۔ وہ سب کھڑے ہو گئے میں بھی اُن کے ساتھ چل پڑا انہوں نے ابو طالب کے دروازہ پر دستک دی ابو طالب باہر تشریف لائے تو ان سب نے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں چراگاہیں خشک ہو گئی ہیں۔ مویشی بھوکے ہیں ہم اپنے بچوں کے لیے کھیتوں میں کچھ نہیں پاتے آپ ہمارے لیے بارش کی دعا فرمایئے تا کہ ہم کو اس عذاب سے نجات ملے۔

فَخَرَجَ اَبُوْ طَالِب وَ مَعَہٗ غُلَامٌ کَاَنَّہٗ شَمْسٌ دَجن تَخَلَّتْ عَنْھَا سَحَابَۃٌ قَتَمَاءُ وَ حَوْلَہٗ اُغَیلِمَۃٌ فَاَخَذَہٗ اَبُوْطَالِبِ فَاَلْحَق ظَھْرَہٗ الْکَعْبَۃَوَلَاذَ الْغُلَامُ بِاِصْبَعِہٖ وَمَافِی السَّمَاءِ قَزْ فَاَقْبَلَ السَّحَابُ مِنْ ھَاھُنَا وَاَغْرَقَ وَ

اُغْدَوْدَقَ وَ انْفَجَرَ لَهٗ الْوَادِی وَاَخْصَبَ الْبَادِی وَالنَّادِیْ وَ فِی هٰذَا یَقُوْلُ اَبُوْطَالِبٍ۔

ابوطالب اپنے ساتھ ایک بچہ کو لے کر کعبہ میں تشریف لائے۔ اور اس بچہ کی کمر دیوار کعبہ سے لگا کر اس کے واسطے سے بارش کی دعا طلب کی اس بچہ نے اپنی انگشت سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا جیسے کوئی خضوع و خشوع اور عجز و نیاز سے بارگاہ خداوندی میں کچھ عرض کرتا ہے اس وقت آسمان بالکل صاف تھا بادل کا نشان تک نہیں تھا اچانک چاروں طرف سے بادل اُمڈ آئے اور اتنی زیادہ بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی تھا دشت و جبل سیراب ہو گئے۔ اسی واقعہ کو ابوطالب نے آپ کے اعلانِ نبوت کے بعد قریش سے کہا جب قریش آپ کے درپہ آزار تھے اے قریش! تم ان کے بچپن میں ان کی برکت و دعا سے سیراب ہوئے تھے اور اب ان کو تکلیف دیتے ہو اور آپ کی شان میں ایک قصیدہ کہا جس کے دو شعر ملاحظہ ہوں:

وَ اَبْیَضَ یَسْتَسْقِیَ الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالَ الْیَتَامیٰ عِصْمَةَ لِلْاَرَامِلِ

"گورے مکھڑے والا جس کی برکت سے بارش ہوئی یتیموں کا بھروسہ بیوہ و مجبور عورتوں کا محافظ"

یَلُوْذُ بِهِ الْهَلَاكُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ فَهُمْ عِنْدَهٗ فِیْ نِعْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

''اس ماہ رو نے آل ہاشم سے قحط سالی دور کر دی۔ وہ اُن کے پاس نعمتوں اور دولت کی کثرت کا سبب ہیں۔''

بیہقی نے ابوالطفیل سے روایت کیا ہے بنی لیث کا ایک آدمی فراس بن عمر کے سر میں شدید درد تھا اس کا باپ عمر فراس کو بارگاہِ رسالت میں لایا اور درد شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں ابروں کے درمیان پیشانی کی کھال پکڑ کر کھینچی درد فوراً بند ہو گیا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا ''نبی ﷺ نے جب نکاح کیا تو میں نے ان کے گھر کھانے کے لیے کچھ نہیں دیکھا'' انہوں نے روغن اور کھجور کا حلوا بنا کر دیا اور مجھے بارگاہِ رسالت میں پیش کرنے کا حکم دیا میں اس حلوے کو لے کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا اس کو کونے میں رکھ دو اور جا کر ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور اصحاب صفہ اور مسجد میں جس کو دیکھو سب کو بلاؤ۔ میں تعجب کر رہا تھا اتنے سے کھانے کے لیے اتنے زیادہ آدمی کیا کریں گے۔ میں نے سب کو دعوت دے دی آپکا صحن و حجرہ آدمیوں سے بھر گیا۔ آپ نے فرمایا انس اس حلوہ کو لاؤ میں نے پیش کر دیا۔ آپ نے تین انگلیاں اس میں ڈال دیں تو وہ حلوہ

بڑھنے لگا۔ آپ نے اصحاب کو کھانے کا حکم فرمایا ان سب نے سیر ہو کر کھایا مگر اس برتن میں حلوہ جوں کا توں تھا، اتنا ہی تھا کچھ کم نہیں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو زینب کے پاس لے جاؤ میں نے ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ثابت کہتے ہیں میں نے انس سے معلوم کیا کتنے آدمیوں نے اس کو کھایا انس نے فرمایا وہ بہتر آدمی تھے۔ (دلائل النبوت)

ابو نعیم مطلب بن عبداللہ بن حنطب بن عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ ہم ایک جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی ختم ہو گیا لوگ پریشان ہو گئے آپ سے پانی کی نایابی کی شکایت کی۔ آپ نے ایک برتن طلب فرمایا اس کو سامنے رکھا اور پانی طلب فرمایا اور دہن مبارک میں لے کر اس برتن میں کلی فرمائی اور باقی پانی اس برتن میں ڈال کر کچھ پڑھا اور انگلی پانی میں داخل فرما دی بخدا میں نے دیکھا آپ کی انگلی سے پانی کا فوارہ جاری تھا آپ نے پانی لینے کا حکم فرمایا لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور اپنے برتن اور مشکیزے بھر لیے تو آپ ہنسے اور دندان مبارک نظر آئے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا بندہ اور رسول ہوں جو کوئی قیامت میں اللہ کے روبرو پیش ہوا اور اس کا ایمان اللہ کے ایک ہونے اور میرے رسول ہونے پر

ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے روایت کیا ایک آدمی آپ کی خدمت میں آیا اس کا پاؤں زخمی تھا اطباء نے اُس کو لاعلاج کر دیا تھا آپ نے لعاب دہن اپنی انگشت مبارک پر لے کر مٹی کے ساتھ ملایا اور زخم پر رکھ کر فرمایا اے اللہ ہمارے اس مریض کو اس لعاب اور خاک شفا سے شفاء عنایت فرما دے۔

بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا تشریف لے گئے پانی موجود نہیں تھا صرف ایک پیالہ میں دستیاب ہو سکا۔ آپ نے اپنے دست مبارک کی چار انگلی اس میں داخل فرما دیں برتن چھوٹا تھا پورا دست مبارک اس میں نہیں آتا تھا آپ نے اصحاب کو پانی لینے کا حکم فرمایا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا آپ کی انگلی مبارک کے درمیان سے چشمے جاری تھے لوگوں نے پانی کے برتن بھر لیے اور سیرابی حاصل کی مگر پیالہ اسی طرح بھرا ہوا تھا اس میں کچھ کمی نہیں ہوئی۔

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ عليك يا رسول الله

ہتھیلی مبارک

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہ نوطیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کر دیا!
بحر موج سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کے ہر خط میں ہے موج نور کرم
اس کف بحر ہمت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کی ہتھیلی مبارک ریشم سے زیادہ نرم اور مشک سے زیادہ معطر وخوشبودار تھی جیسا کہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَامَسَسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بخاری ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے آپ کے دست مبارک کو حریر ودیباج سے زیادہ نرم پایا اور آپ کی خوشبو مشک وعنبر سے زیادہ پاکیزہ اور تیز تھی۔

فَجَعَلَ النَّاسُ يَاخُذُوْنَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِيْ فَاِذَا هِيَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔

امام بخاری نے شعبہ سے انہوں نے حکیم سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں میں نے ابو جحیفہ سے سنا۔ رسول اللہ ﷺ دوپہر کو بطحا کی طرف تشریف لے گئے وضو فرمایا اور ظہر کی دو رکعتیں ادا فرمائیں آپ کے سامنے نیزے کا سترہ تھا۔ عون نے اپنے باپ ابو جحیفہ سے یہ الفاظ زیادہ کہے کہ اس سُترہ کے سامنے سے لوگ گزر رہے تھے۔ جب آپ فارغ ہوئے تو لوگ آپ کے دست مبارک کو اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کرتے اور اپنے چہروں پر ملتے میں نے بھی آپ ﷺ سے مصافحہ کیا اور اپنا چہرہ دست پاک پر ملا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (بخاری)

واخرج احمد والبراز عن عبداللّٰه بن ابی اوفی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال بینما نحن عند النبی ﷺ اذا اتاه غلام فقال بابی انت یا رسول اللّٰه ﷺ غلامٌ یتیم و اخت له یتیمة وام له ارملة أطعمْنَا اطعمكَ اللّٰهُ مما عنده فقال له النبی ﷺ انطِلق اِلیٰ اهلنَا فأتِنا بما وجدتَ عندهم فاتی بواحدة وعشرین تمرة فوضعها فی کف النبی ﷺ فاشار النبی ﷺ بکفه الی و نحن نری انه یدعو بالبرکة ثم قال یا غلام سبعا لكَ و سبعا لامك و سبعا لاختك

فتعش بتمرة و تغد باخرى۔

امام احمد اور براز نے عبداللہ بن اوفی سے روایت کیا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے ایک لڑکا آیا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں میں اور میری ایک بہن یتیم ہے میری والدہ بیوہ ہیں آپ ہم کو کھلایئے اللہ تعالیٰ آپ کو کھلائے گا۔ آپ نے فرمایا ہمارے گھر سے جو تم کو ملے لیکر میرے پاس آؤ اس کو اکیس کھجوریں ملیں اسنے ان کو آپ کے دست مبارک پر رکھ دیا آپ ان کھجوروں کو دہن مبارک کے قریب لے گئے اور ہم نے دیکھا آپ نے دعا برکت فرمائی اور اس لڑکے کو فرمایا یہ لو سات تیری اور سات تیری ماں کی اور سات تیری بہن کی ایک کھجور شام کو کھاؤ اور ایک صبح کو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ بن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زہری سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت سنگریزہ لے کر مشرکین کے چہروں کی طرف پھینکا تو وہ سنگریزے تمام مشرکین کی آنکھوں میں گرے ان کے منہ پھر گئے انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا وہ کچھ نہ کر سکے بلکہ پسپا ہو گئے اسی کے لیے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ''اے محبوب آپ نے نہیں پھینکا جب آپ نے پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا۔'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو اللہ نے اپنا فعل بتایا۔

بیہقی نے ابن خثیمہ سے روایت کیا۔ اہل خیبر سے سرکار دو عالم ﷺ نے جنگ فرمائی ان کے چند قلعے تھے سب نے مل کر مقابلہ کیا جنگ شدید ہوئی آپ کے کپڑوں میں ان کے تیر لگے تو آپ نے ایک مشت سنگریزے اٹھا کر ان کی فوج اور قلعوں کی طرف پھینک دیے۔ مسلمانوں کو فتح و نصرت ہوئی ان کو قیدی بنالیا گیا۔

بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نماز کے لیے حاضر ہوا جن کے مکان قریب تھے وہ اپنے گھروں سے وضو کر کے آئے تھے جو باقی رہ گئے تو حضور کی خدمت میں ایک پتھر کے پیالہ میں پانی پیش کیا گیا آپ نے اُس کے اندر دست مبارک رکھنا چاہا مگر وہ چھوٹا تھا۔ آپ نے اس میں انگلیاں مبارک رکھ دیں ساری قوم نے اس پیالہ سے وضو کر لیا۔ میں نے معلوم کیا وہ اصحاب کتنے تھے کہا وہ اسی ۸۰ آدمی تھے۔

امام احمد اور حاکم بیہقی ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے سنا مقام حجر میں مشرکین مکہ نے مشورہ کیا کہ جب محمد ﷺ یہاں سے گزریں تو ہم سب مل کر ایک ایک ضرب لگائیں گے۔ میں نے یہ بات اپنی والدہ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بتائی انہوں نے حضور کی خدمت میں

یہ واقعہ عرض کیا۔آپ نے فرمایا خاموش یہ کہہ کر مسجد حرام کی طرف روانہ ہو گئے ان مشرکین نے آپ کو دیکھا تو بولے وہ وہ ہیں ۔ان کفار نے نظریں نیچی کر لیں اور گردنیں جھکا لیں اور اپنی جگہ جامد و ساکت ہو گئے نہ نظر اُٹھا سکے نہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ سکا آپ ان کے سر پر پہنچ گئے اور ایک مشت مٹی اٹھا کر ان کی طرف پھینک دی اور فرمایا (شَاهَتِ الْوُجُوْهُ) تمہارے چہرے مسخ ہوں وہ سنگریزے جن کو لگے تمام کافر بدر میں قتل ہوئے۔(حجۃ اللہ علی العلمین)

واخرج ابن عدی والبیھقی من طریق عاصم ابن عمر بن قتادۃ عن جدہ قتادۃ بن النعمان انه احببت عینه یوم بدر فسالت حدقته علی وجنته فارادوا ان یقطعوها فسألوا رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا فدعا به فغمز حدیقته براحته فکان لا یدری ای عینیه احببت۔

ابن عدی اور ابو یعلی اور بیہقی نے عاصم بن عمر بن قتادہ بن نعمان سے روایت کیا جنگ بدر میں ایک تیر قتادہ کی آنکھ میں لگا آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل آیا تو اس کو کاٹنے کا ارادہ کیا۔حضور سے معلوم کیا سرکار نے قطع کرنے سے منع فرمایا اور اُن کو طلب فرما کر آنکھ کا ڈھیلا اس کی جگہ پر رکھ دیا یہ تمیز مشکل تھی کہ کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔

ابن سابین نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جنگ تبوک میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ مسلمانوں نے پانی کی شکایت کی آپ نے فرمایا کسی کے پاس بچا ہوا کچھ پانی ہے۔ ایک آدمی نے مشک سے تھوڑا پانی نکالا آپ نے اس کو ایک برتن میں ڈال کر دست مبارک اس میں رکھ دیا۔ میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے جاری ہو گئے۔ ہم نے اپنے جانوروں کو سیراب کیا آپ نے مشکیزے اور برتن بھر لیے تو آپ نے فرمایا کافی ہے یا اور چاہیے اصحاب نے عرض کیا بس کافی ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنا دست مبارک باہر نکال لیا تو پانی بڑھنا موقوف ہو گیا۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

اسی طرح حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن میں ہاتھ ڈالا تو آپ کی انگلیوں سے چشمے پھوٹ پڑے جس سے تمام لوگوں نے وضو کیا لوگوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے، فرمایا تین سو۔ (بخاری ومسلم)

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ علیك یا رسول اللّٰه

ناخن مبارک

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال

انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور ﷺ کے ناخن مبارک صحابہ کرام نے بطور تبرک رکھے ہوتے تھے۔ مسند امام احمد میں ہے سیدنا انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ قَلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَظْفَارَهٗ وَ قَسَّمَ بَيْنَ النَّاسِ: امام احمد نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ ناخن ترشوا کر اصحاب میں تقسیم فرما دیتے۔ صحابہ ان کو اپنے ساتھ دفن کرنے کی وصیت فرماتے تھے۔

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کچھ بال مبارک اور ناخن مبارک منگوائے اور وصیت کی کہ یہ میرے کفن میں رکھ دیئے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (مدارج النبوت)

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

سینہ مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ اقدس کسی قدر بھرا ہوا اور چوڑا تھا۔ سینہ اقدس کے درمیان کے بالوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس کے دونوں جانب بال نہ تھے۔ اس سینہ اقدس کی شرح اور قلب شریف کی وسعت کا اندازہ اللہ رب العزت کے اس ارشاد مبارک سے کیجئے: اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ یعنی (اے محبوب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہم نے تیرا سینہ تیرے لیے نہ کھول دیا۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کوراہی کرتا نور کا
رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود
شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

اخرج البیهقی من طریق ابراهیم بن طهمان قال سئالت سعد عن قوله تعالیٰ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ فحد ثنی به عن قتادة

عن انس قال شقَّ بطنه علیہ وسلم صلی اللہ من عند صدره الى اسفل بطنه فاستخرج منه قلبه فغسل فى طست من ذهب ثم ملئى ايمانًا و حكمةً ثم اعيدَ مكانَه۔

بیہقی نے ابراہیم بن طہمان سے روایت کیا میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ الم نشرح لك صدرك کے معنی کیا ہیں انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے شکم مبارک کے ناف تک کا آپریشن ہوا (چیرا گیا) اور قلب مبارک کو نکال کر سونے کے طشت میں آب معرفت سے غسل دیا گیا۔ ایمان اور علم معرفت و حکمت سے بھر کر اس کی جگہ پر رکھ دیا اور شکم مبارک کو سی دیا۔

سینے کی صفت ہے الم نشرح
تیرے دل کی فضا کا کیا کہنا

ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (عبداللہ بن عباس) اپنے سینہ مبارک سے لگا کر دعا کی اے اللہ (عبداللہ) کو قرآن پاک کے اسرار و معانی سکھا دے۔

فائدہ: سینہ کو علم و معرفت و تفسیر القرآن سے مالا مال فرما دے۔

عن معاذ بن جبل قال احتبس عن رسول الله علیہ وسلم صلی اللہ ذات

غداة عن صلوٰة الصبح حتی کوتانترا ای عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوة فصل رسول اللهﷺ و تجوز فی صلوته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحد ثکم ما حبسنی عنکم الغداة انی قمت من الیل فتوضأت و صلیت قدر لی فنعست فی صلوتی حتی استثقلت فاذا انا بری تبارك و تعالے فی احسن صورة فقال یا محمدﷺ قلتُ لبیك رب قال فیم یختصم الملاالاعلی قلتُ لا ادری قالها ثلثا قال فرایتهُ وضع کفه بین کتفی حتی وجدت بردانامله بین ثدلیی فتجلی لی کل شئٍ وعرفت فقال یا محمدﷺ قلت لبیك رب قال فیم یختصم الملاٰاعلیٰ قلت فی الکفارات قال و ماهن قلت مشی الاقدام الی الجماعات و الجلوس فی المساجد بعد الصلوة و اسباغ الوضوء حین الکریهات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال و ماهن قلت اطعام الطعام و لین الکلام و الصلوٰة و الناس نیام قال سل قال قلت اللهم انی اسئلك فعل الخیرات و ترك المنکرات وحب المساکین و ان تغفرلی و ترحمنی و اذا اردت فتنه فی قومی فتوفنی غیر مفتون واسئلك حبك و حب من یحبك و حب عمل تعیرینی

الی حبک۔

ترمذی نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے لیے بہت تاخیر سے تشریف لائے سورج نکلنے میں بہت کم وقفہ تھا۔ آپ نے قرأت میں اختصار فرمایا بعد نماز ارشاد فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ میں تم کو تاخیر کی وجہ بتا دوں گا میں رات کو تہجد کے لیے بیدار ہوا وضو کر کے تہجد پڑھ کر بیٹھ گیا محویت کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ملائکہ مقربین کس مسئلہ میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں یہ سوال و جواب تین مرتبہ ہوئے تو میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا ید قدرت میرے دونوں کاندوں کے درمیان رکھ دیا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینہ ''بے کینہ'' میں محسوس کی سب کچھ مجھ پر روشن ہو گیا اور میں نے پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد میں نے کہا اے میرے رب میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ مقرب فرشتے کیا گفتگو کر رہے ہیں میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں۔ رب نے فرمایا کفارات کیا ہوتے ہیں میں نے عرض کیا جماعت کے لیے مساجد کی طرف جانا اور مساجد میں نماز کے بعد بیٹھنا۔ اور مکروہات کے صدور سے تازہ وضو کرنے کے اجر و ثواب میں۔ اللہ نے فرمایا

اب کیا گفتگو کر رہے ہیں میں نے عرض کیا درجات کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ کھانا کھلانا، نرم کلام کرنا، رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب جو چاہیں طلب فرمائیں۔ میں نے عرض کیا اچھے کاموں کا کرنا، برے کاموں کا چھوڑنا مسکینوں سے محبت اور یہ بھی کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور جب قوم میں فتنہ ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے فتنہ میں ڈالنے سے پہلے اس دنیا سے اٹھا لے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور اس عمل کی محبت جو تیری محبت میں تیرا مقرب کر دے۔ (مشکوٰۃ)

حضور اقدس ﷺ کا سینہ مبارک وہ سینہ ہے جس میں اسرار الٰہیہ معارف ربانیہ اور علم و حکمت کے ہزار دو ہزار نہیں بلکہ بے حد و بے کنار سمندر موجزن ہیں جن کو وہ جانیں یا ان کا خالق و مولےٰ جانے۔

ابو یعلی اور بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا (شیخ ابن حجر نے مطالب العالیہ میں حسن کہا) ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر حج کے لیے روانہ ہو کر بطن روحہ میں پہنچے ایک عورت نے آپ کو ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔ آپ نے سواری روک لی اور اس کے نزدیک ہوئے۔ اُس عورت نے عرض

کیا یا رسول اللہ میرا بچہ مسلسل بیمار ہے اس کو افاقہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو عورت سے لے کر اپنے سینہ بے کینہ سے لگا کر کجاوے پر بٹھایا اور اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا اور فرمایا اے اللہ کے دشمن باہر نکل میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ نے بچہ اس عورت کو واپس کر دیا اور فرمایا اب اس کو کوئی بیماری نہیں۔

اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو دارمی، مشکوٰۃ اور شفا شریف میں ہے۔

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما ان امرأة جاءتْ بِابنٍ لها فقَالتْ يَا رسولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ان بابنِي هَذا جنونًا وانه ياخذه عند غدائنَا و عشائِنا فمَسحَ رسولُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم صدرَه و دعَاله فثع ثعة وخرجَ من جوفِه مثلَ الجزو الاسودِ يَسْعٰى

ترجمہ: ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس بیٹے کو جن چمٹا ہوا ہے اور اسے صبح و شام پریشان کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اسے فوراً قے شروع ہوگئی اور اس کے پیٹ سے کالے بلے جیسی ایک چیز نکلی جو ادھر ادھر دوڑتی پھرتی تھی۔

فلما قضیٰ رسول اللہ ﷺ حجة انصرف حتی اذا نزل ببطن الروحاء اتته تلك المرأة شاة قد شوتها فقال ناولنی ذراعها فناولته ثم قال ناولنی ذراعها فناولته ثم قال ناولنی ذراعها قلت یا رسول انما هو ذراعیها وقد ناولتك ایاهما فقال ﷺ و الذی نفسی بیده لوسکت مازالت تناولنی ذراعا ما قلت لك ناولنی ذراعا۔

اسامہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کر کے واپس وطن روحہ پہنچے تو اُس عورت نے ایک بکری آپ کی خدمت میں پیش کی۔ میں نے ذبح کر کے اسے بھونا آپ نے اس کا شانہ طلب فرمایا۔ میں نے حاضر ہو کر دیا آپ نے اس کو تناول فرما کر اور شانہ طلب فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بکری کے دو شانے ہوتے ہیں میں نے دونوں پیش کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو یہ نہ کہتا اور شانہ نکالتا رہتا جب تک میں طلب کرتا رہتا ہانڈی سے شانہ نکلتا رہتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے اسامہ دیکھو کھجور یا پتھر یہاں پر کہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا حضور ﷺ موجود ہیں آپ نے فرمایا ان کو کہو اللہ کے رسول نے قضائے حاجت کرنی ہے ان کا تم کو حکم ہے ایک جگہ جمع ہو کر پردہ کرو تا کہ وہ حاجت پوری کر لیں میں نے جا کر ان کو آپ کا حکم دیا۔

درخت زمین چیرتے پتھر لڑکتے ہوئے ایک جگہ جمع ہو کر دیوار کی طرح ہو گئے آپ نے حاجت سے فراغت حاصل کر لی اور مجھے فرمایا جا ان کو کہہ دے کہ اپنی اپنی جگہ واپس ہو جائیں۔ درخت و پتھر یہ سن کر اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

ان پر درود جن کو حجر تک کریں سلام
ان پر سلام جن کو تحیت شجر کی ہے
سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

قلب مبارک

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا

تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا!

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

اللہ رب العزت جل مجدہ الکریم قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (الایۃ)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

المشکوٰۃُ جوفُ محمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم و الزجاجۃُ قلبُہ وَ المِصباحُ النُّورُ الَّذِی جَعَلَہُ اللّٰہُ فِیہِ لَا شَرْقِیَّۃٌ وَلَا غربِیَّۃٌ لَا یَھُودِیٌّ ولانَصْرانیٌّ توقدُ مِن شجرۃٍ مُبَارکۃٍ اِبراھیمُ نُورٌ عَلَی نُورٍ قَلْبِ اِبْرَاھِیْمَ وَ نُورُ قَلْبُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (خازن)

کہ طاق تو حضور ﷺ کا سینہ اور فانوس قلب مبارک ہے اور چراغ وہ نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھا ہے وہ نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی روشن ہے شجرہ مبارکہ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نور پر نور ہے یعنی نور قلب ابراہیم پر نور قلب محمد ﷺ۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا

تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

بخاری و مسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں اور بیدار ہو کر وتر و تہجد کے لیے وضو نہیں فرماتے اور وتر پڑھ لیتے ہیں آپ نے فرمایا میری آنکھیں سو جاتی ہیں مگر دل بیدار رہتا ہے۔ (انبیاء کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا)

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتے۔ (بخاری و مسلم)

ابن سعد نے عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتے ہیں۔

عن جابرٍ قال جاءت ملائكة الى النبى صلى الله عليه وسلم وهونائم فقالوا

ان لصاحبکم هذا مثلا فاضربوا له مثلا قال بعضهم انه نائم و قال
بعضهم ان العین نائمة والقلب یقظان فقالوا مثله کمثل رجل بنی
دارًا وجعل فیها مادبة وبعث داعیاً فمن اجاب الداعی دخل الدار و
اکل من المادبة ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل
من المادبة فقالو اولوها له یفقها قال بعضهم انه نائم و قال بعضهم
ان العین نائمة و القلب یقظان فقالو ا الدار الجنة و الداعی محمد
فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللّٰه و من عصا محمدًا فقد عصی اللّٰه و
محمد فرق بین الناس رواہ البخاری۔

بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ خواب راحت فرما رہے تھے انہوں نے آپس میں کہا اپنے صاحب کی کوئی خوبی بیان کر جوان کے لائق ہو بعض نے کہا وہ سور ہے ہیں بعض نے کہا ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتا ہے انہوں نے کہا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے ایک خوبصورت گھر تعمیر کیا اور اس میں اسباب تعیش جمع کیا اور ایک آدمی کو اس گھر کے دیکھنے کی دعوت دینے کے لیے مقرر کیا جس شخص نے اس دعوت دینے والے کی دعوت قبول نہیں کیا اور گھر میں داخل نہیں ہوا اور دعوت نہیں کھائی۔ انہوں نے کہا اس مثال کو

رہے ہیں بعض نے کہا ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ انہوں نے کہا
وضاحت سے بیان کرو تا کہ یہ لوگ سمجھ لیں۔ ان میں سے بعض نے کہا وہ سو
اس گھر کا بنانے والا اللہ ہے وہ گھر جنت ہے داعی (دعوت دینے والے)
محمد ﷺ ہیں جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی بیشک اس نے اللہ کی اطاعت
کی جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی محمد ﷺ کی
فرمانبرداری سے مسلمان اور کافر کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ)
حضور ﷺ کے شق صدر شریف کے بارے میں متعدد روایات
کتب حدیث میں موجود ہیں الفاظ کی تغیر سے مفہوم یکساں ہے،

و اخرج احمد والدارمی والحاکم و صحه والبیهقی و
الطبرانی و ابونعیم عن عتبه بن عبدان رضی الله عنه ان النبی
ﷺ قال کانت حافتی من بنی سعد بن بکر فانطلقت اناوابن لها
فی بهم لنا ولم نأخذ معنا زادا فقلت یا اخی انهب فاتنا بزاد من
عند امنا فانطلق اخی و مکثت عند البهم فاقبل الیّ طائران
ابیضان (وفی روایة رجلین) کأنهما نسران فقال احدهما لصاحبه
أهو هو قال نعم فاقبلا ایتدرانی فبطحانی للقفا فشتا بطنی ثم
استخرجا قلبی فشقاه فاخرجا منه علقتین سودا ومن فقال احدهما

لصاحبه ائتنی بماء الثلج فغسلا به جوفی ثم قال ائتنی بماء برد فغسلا به قلبی ثم قال أتنی بالسکینة فذرتاها فی قلبی ثم قال احدهما لصاحبه حصه ای خطه فحاصه و ختم علیه الخ

یہ ایک لمبی روایت ہے ان تمام کا خلاصہ یہ ہے۔

امام احمد دارمی اور حاکم نے بیہقی، طبرانی، ابونعیم نے عتبہ بن عیوان، ابن حبان اور ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور امام احمد نے شداد بن عوس سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قبیلہ بنی سعد بن بکر میں حلیمہ کے پاس پرورش پا رہا تھا۔ ایک دن اپنے رضاعی بھائیوں اور ہم عمر لڑکوں کے ساتھ جنگل چلا گیا میں نے دیکھا تین آدمی میرے پاس ہیں ان کے ہاتھ میں ایک طشت برف جیسی چیز سے بھرا ہوا ہے۔ انہوں نے مجھے پکڑ لیا تو میرے سارے ساتھی اپنے گھروں کی طرف بھاگ گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے مجھے آہستگی سے زمین پر چت لٹایا اور میرے شکم کو ناف سے سینہ تک پھاڑ دیا۔ میں دیکھتا رہا مجھے بالکل تکلیف نہیں ہوئی۔ پھر میری آنتیں وغیرہ میرے بطن (پیٹ) سے نکالیں اور اس برف جیسی چیز سے دھو کر ان کی جگہ واپس رکھ دیں۔ دوسرے شخص نے اپنے اس ساتھی سے کہا ''جس نے میری آنتیں باہر نکال کر اور دھو کر اندر رکھی تھیں'' ہٹو اور اُس

نے ہاتھ ڈال کر میرا دل باہر نکالا میں یہ منظر دیکھ رہا تھا اس آدمی نے قلب کو شگاف دیا (چیرا) اوراس میں سے منجمد خون کا سیاہ لوتھڑا نکال کر پھینک دیا۔ اور میرے دل پر مہر لگادی جس کی نورانیت سے نظر خیرہ ہوتی تھی۔ مہر لگتے ہی میرا دل نور وحکمت سے بھر گیا پھر میرے دل کواس کی جگہ واپس رکھ دیا ایک زمانہ تک اس مہر کی ٹھنڈک میرے دل میں رہی۔ تیسرے آدمی نے اُس دوسرے آدمی کو ہٹا کر میرے پیٹ میں شگاف پر ہاتھ پھیرا تو وہ شگاف اسی وقت بحکم خدا درست ہو گیا میرا ہاتھ پکڑ کر خوش اخلاقی سے کھڑا کر دیا۔ پہلے آدمی نے کہا ان کوان کی امت کے دس آدمیوں سے وزن کرو میں دس پر وزنی ہو گیا۔ اُس نے کہا سو کے مقابلہ میں تولو میں سو کے مقابلہ میں بھی بھاری رہا تو اس نے کہا ہزار کے مقابلہ میں تولو انہوں نے تولا میں ہزار پر بھی بھاری رہا تو انہوں نے کہا ان کو چھوڑو یہ ساری اُمت کے مقابلہ میں بھی بھاری ہوں گے۔ انہوں نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میری پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا اے اللہ کے حبیب آپ کو اگر ابھی معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیسی بھلائی کرنے کا ارادہ کیا ہے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔ (انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

سوگند ہے چہرے کی شمس وضحیٰ

واللیل ہے تیری زلف دوتا!

سینے کی صفت ہے الم نشرح

تیرے دل کی صفا کا کیا کہنا!

ابو داؤد نے حارث بن ابی اسامہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شق صدر کے بعد شجر و حجر (درخت و پتھر) کے پاس سے میں گزرتا تو وہ مجھے کہتے:

السلام علیك یا رسول اللہ۔

عبدالرزاق نے اپنے مجموعہ حدیث میں ابی روح نے چند اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورۂ روم تلاوت فرمائی اس میں آپ کو تشابہ لگ گیا آپ نے سلام کے بعد فرمایا اے لوگو تم کو کیا ہو گیا ہے ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہو اور طہارت کامل نہیں کرتے تم کو چاہیے اچھی طرح وضو کرو۔ ایک روایت میں یوں ارشاد فرمایا تمہارے ناقص وضوء ہم کو تکلیف دیتے ہیں۔

و اخرج مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتیت وانا فی اھلی فانطلق بی الی زمزم فشرح صدری ثم غسل بماء زمزم ثم اتیت بطشت من ذھب ممتلی ایمانا و حکمۃ

فحشی بھا صدری قال انس و رسول اللہ ﷺ یرینا اثرہ فخرج لی الملک الی سماء الدنیا ان شق الصدر کان مرات۔

امام احمد اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچپن میں بچوں کے ساتھ تھے کہ جبرائیلؑ آئے اور آپ کو پکڑ کر زمین پر لٹایا اور شکم مبارک کو چاک کر کے قلب پاک کو نکالا اور اس کو چیر کر منجمد سیاہ خون نکال کر فرمایا یہ شیطانی وسوسہ کا حصہ ہے پھر دل کو سونے کے طشت میں آب زمزم سے دھو کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا اور شگاف کو سی دیا۔ بچوں نے حلیمہ سے جا کر کہا تمہارے مکی بیٹے کو ایک آدمی نے قتل کر دیا وہ تیزی سے آپ کے پاس آئیں تو آپ بیٹھے تھے مگر آپ کا رنگ پیلا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شق صدر کا نشان آپ کے شکم مبارک پر صاف ظاہر تھا۔ جیسے کسی نے زخم کو سیا ہے۔ آپ کا شق صدر چار مرتبہ ہوا ہے۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

شکم مبارک

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا   اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے مالک وقاسم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے ہر چیز ملتی ہے، دنیا کی بادشاہت ملتی ہے، جنت ملتی ہے بلکہ خدا کی خدائی پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے ملتی ہے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر!

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو وہاں نہیں تو یہاں نہیں

مگر یہ سب کچھ آپ کے پاس ہونے کا باوجود آپ نہایت کم کھاتے بلکہ اکثر صیام وصال فرماتے کہ آپ کا پیٹ مبارک کتاب کی طرح تھا یعنی بالکل کمر کے ساتھ لگا ہوا۔ حضرت ام ہانی سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھا وہ طے شدہ کاغذ کی طرح تھا یعنی کمر سے لگا ہوا تھا۔

کھانا تو دیکھ جو کی روٹی ان چھنا آٹا روٹی موٹی!!

وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم

اور پھر تھوڑی کھجوریں کھانا پانی پی کر پھر رہ جانا

دو مہینے یوں ہی گزارہ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کان اکثر خبزھم خبزاً الشعیر (ترمذی) اکثر آپ کی روٹی جو کی ہوتی۔

ام ہانی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے شکم مبارک کو دیکھا وہ طے شدہ کاغذ کی طرح تھا (یعنی کمر سے لگا ہوا تھا) آپ نے فرمایا ہم انبیاء کے شکم سے جو بول و براز (پیشاب پاخانہ) خارج ہوتا ہے زمین کو ان کے نگلنے کا حکم ہے (آپ کے پاخانہ کو کوئی شخص دیکھ نہیں سکا کہ اس کی کیفیت کیا تھی)

اخرج البیھقی من طریق بن علوان عن ھشام ابن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کان النبی ﷺ اذا ذھب الی الغائط ذھبت فی اثرہ فلا اری شیئًا الی انی کنت اشم رائحۃ الطیب۔

بیہقی نے ابن علوان سے ہشام نے ابن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے واپس تشریف لاتے تو آپ کے بول و براز کا وہاں اثر تک نہ ہوتا البتہ وہاں خوشبو

ہوتی جو کہ مشک سے زیادہ بہتر ہوتی۔ اسی طرح حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دوسرے طریق سے روایت ہے جو کہ اس طرح سے ہے۔

عن ام سعد عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم تاتی الخلاء فلا یری منك شئی من الاذی قال اوما علمت ان الارض تبتلع ما یخرج من الانبیاء ولایری منه شئی۔

ام سعد حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں مگر آپ کا بول و براز تو وہاں نہیں ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء سے جو خارج ہوتا ہے وہ زمین نگل لیتی ہے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالُوْ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ انی اُطْعَمُ وَاُسْقٰی۔

مسلم نے روایت کیا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صوم وصال (روزے پر روزہ) رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہاری طرح تم جیسا نہیں میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے۔

واخرج ابن عساکر عن ابن عمر قال ولد النبی صلی الله علیه وسلم مسرورا

مختونلہ ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ مختون (ختنہ شدہ) ناف بریدہ اس دنیا میں تشریف لائے۔

فائدہ: بچہ ناف کے ذریعہ حیض کے خون سے خوراک حاصل کرتا ہے آپ ناف بریدہ پیدا ہوئے تو آپ نے خون حیض سے خوارک حاصل نہیں فرمائی کیوں کہ وہ نجس ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو طاہر مطہر اطہر پیدا فرمایا اور آپ کو ہر مکروہ و نجس سے محفوظ رکھا۔

طبرانی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا یہاں تک اکرام فرمایا کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا کسی نے میری شرمگاہ کو نہیں دیکھا۔

فائدہ: فرشتہ آپ کے ستر (پردہ) کرنے پر معمور تھے حلیمہ فرماتی ہیں اگر کبھی ہوا سے کپڑا ہٹ جاتا تو فوراً پردہ ہو جاتا کپڑا درست کرنے والا نظر نہیں آتا۔

براز اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے علی مجھ کو تم غسل دینا اور خیال رکھنا میری شرم گاہ کوئی نہ دیکھنے پائے ورنہ وہ اندھا ہو جائے گا۔

سیرت حلبیہ میں ابن اسحٰق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بچپن میں قریش کے بچوں کے ساتھ تھا اور ہم لوگ ایسے پتھر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا رہے تھے جن سے بچے کھیلتے ہیں، ایک بچے نے

میرا تہہ بند لے کر رسی بنائی اور اس میں پتھر باندھ کر چلنے لگا اور میں برہنہ ہو کر پیچھے رہ گیا۔ کیوں کہ فرشتے نے مجھے روک لیا اور کہا اس سے اپنا تہہ بند لے کر اوڑھ لیں پھر اس نے اس لڑکے سے میرا تہہ بند لے کر مجھے اڑھا دیا اور میں نے پتھر اٹھائے تو میرا تہہ بند میرے ساتھی کے درمیان عائل تھا۔

(بحوالہ سیرت دحلانیہ)

بیہقی اور ابو نعیم نے ابی طفیل سے روایت کیا کعبہ کی تعمیر کے لیے ہم پتھر لا رہے تھے۔ ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پتھر لا رہے تھے۔ اسی حالت میں آپ کا تہہ بند کھل گیا ایک منادی کی آواز آئی اے محمد پردہ کا خیال کرو اس سے قبل یا بعد آپ کو بے پردہ نہیں دیکھا۔

بخاری نے عمرو بن دینار سے روایت کیا عمرو بن دینار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعمیر کعبہ کے لیے ہمارے ساتھ پتھر لا رہے تھے آپکے چچا عباس نے کہا اے بھتیجے تم بچے ہو اپنا تہہ بند کھول کر کاندھے پر پتھر کے نیچے رکھ لو آپ نے تہہ بند کھول کر دوش مبارک پر رکھا۔ آپ اُسی وقت بیہوش ہو کر گر پڑے اور اُسی وقت آپ کا پردہ ہو گیا اس کے بعد آپ کبھی بے پردہ نہیں ہوئے۔ (انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ علیك یا رسول اللّٰه

پشت مبارک

شت پہ ڈھلکا سر انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا!

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
روئے آئینہ علم پشت حضور
پشتی قصر ملت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عظم شفاعت پہ کھینچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

فَنَظَرْتُ اِلیٰ ظَھْرِہٖ کَاَنَّ سَبِیْکَةَ فِضَّةٍ

امام احمد نے محرش کعبی سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے رات میں عمرہ کے لیے احرام باندھا میں نے آپ کی پشت مبارک دیکھی وہ اس طرح تھی جیسے چاندی ڈھالی گئی ہے۔

حضرت وہب بن مبنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا وَقَدْ کَانَتْ عَلَیْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِی یَدِهِ الْیُمْنٰی اِلَّا نَبِیَّنَا صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ کَانَتْ بَیْنَ کَتِفَیْهِ۔ (خصائص)

کہ نہیں بھیجا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مگر اس کی مہر نبوت اس کے دائیں ہاتھ پر ہوتی ہے سوائے ہمارے نبی پاک ﷺ کے آپ کی مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان تھی۔

ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ کی شب ولایت ایک یہودی سرداران مکہ کی مجلس میں آیا اور معلوم کیا اے گروہ قریش کیا تمہارے یہاں آج کی رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا ہمارے علم میں کسی بچہ کی ولادت نہیں ہے۔ یہودی نے کہا اللہ اکبر میری بات بغور سنو اور جو میں کہوں گا اس کو یاد کر لو۔ خدا کی قسم آج رات ایک نبی برحق کی ولادت با سعادت ہوئی ہے ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کے شانوں کے درمیان ایک گول جگہ ابھری ہوئی ہے اور اس پر سخت بالوں کی مہر نبوت ہے۔ وہ لوگ اس یہودی کی باتوں پر تعجب کرتے ہوئے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ گھر جا کر معلوم کیا۔ کیا آج کسی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے عورتوں نے کہا ہاں عبداللہ بن عبدالمطلب کے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اس کا نام محمد ﷺ رکھا ہے۔

انہوں نے یہودی کو مطلع کیا اس نے کہا مجھے وہاں لے چلو تا کہ میں اس بچہ کو دیکھوں۔ وہ لوگ اس یہودی کو لے کر حضرت آمنہ کے پاس آئے اور آپ کے دیدار کی درخواست کی آمنہ نے ان کو آپ کا دیدار کرایا۔ یہودی نے پشت مبارک پر اس نشان (مہر نبوت) کو دیکھا اور بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش میں آیا تو اس یہودی سے معلوم کیا تجھے کیا ہو گیا تھا بولا خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت چھن گئی۔ اے قریش بخدا یہ بچہ تم میں سطوت وجلال پائے گا ان کی شہرت مشرق سے مغرب تک جائے گی۔ اس وقت یہ لوگ موجود تھے ہشام بن مغیرہ، عتبہ بن ربیعہ، عبادۃ الحارث بن عبدالمطلب۔

زہری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف جب چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی کنیز ام ایمن کے ہمراہ مدینہ شریف عبدالمطلب کے ماموں جو بنی عدی بن نجار سے تھے ان کے یہاں تشریف لے گئیں۔ ایک ماہ قیام فرمایا آپ نے ہجرت کے بعد اس گھر کی نشاندہی فرمائی یہی وہ گھر ہے جس میں والدہ کے ساتھ میں نے قیام کیا تھا یہودی اہل کتاب مجھے بغور دیکھتے تھے۔ ام ایمن نے کہا میں نے ایک یہودی کو کہتے سنا یہ بچہ اس اُمت کا نبی ہے اور یہی مدینہ اس کا مقام ہجرت ہے۔ پھر ہم اپنی والدہ کے

ساتھ مکہ روانہ ہو گئے۔

ابو نعیم کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام مدینہ کے دوران ایک یہودی نے مجھے بغور دیکھا اور معلوم کیا اے لڑکے تمہارا کیا نام ہے میں نے احمد بتایا تو اس نے میری پشت دیکھی تو بولا یہ اس امت کا نبی ہے۔ اس یہودی نے اپنے بھائیوں کو میرے متعلق بتایا انہوں نے میری والدہ کو بتایا یہ اُس امت کے نبی ہیں۔ میری والدہ نے خطرہ محسوس کیا کہیں یہودی حسد سے مجھے گزند نہ پہنچا دیں۔ ہم مدینہ سے مکہ کو روانہ ہو گئے جب ہم ابوا پہنچے تو والدہ کا انتقال ہو گیا ان کو اسی جگہ دفن کر دیا گیا۔ ایک روایت میں یوں آیا اس وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی عمر بیس سال کے قریب تھی۔

واخرجه الامام الاحمد فی مسنده عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما بلفظ كان جذع نخلة فی المسجد سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظهره اليه اذا كان يوم الجمعة اوحدث امر يريد ان يكلم الناس فيه فقالوا الانجعل لك يا رسول اللہ شيئا كقدر قيامك قال عليكم ان تفعلوا فضعواله منبرا ثلاث مراقى قال فجلس عليه فخار الجذع كما تخور البقرة جزعا على رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالتزمه و مسحه حتى سكن۔

امام احمد اور ابن ماجہ اور ابن سعد وابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں ایک کھجور کے ستون سے پشت مبارک لگا کر خطاب فرماتے تھے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے لیے منبر تیار کر دیں آپ اس پر کھڑے ہو کر خطاب فرمائیں آپ نے ان کو اجازت عنایت فرما دی تو آپ کے لیے منبر تین درجہ کا تیار کر کے مسجد میں رکھا گیا۔ آپ منبر پر خطبہ دینے کے لیے رونق افروز ہوئے اور خطبہ دینا شروع فرمایا تو اس ستون (استن حنانہ) نے اونٹ کی طرح رونا شروع کر دیا آپ اس کی آواز سن کر اس کے پاس تشریف لے آئے اس کو سینہ مبارک سے لگایا اور اس پر دست مبارک پھیر کر فرمایا اے ستون اگر تو چاہے تو تجھ کو اس دنیا میں درخت کر دیا جائے یا جنت میں تجھ کو ایک خوبصورت درخت بنا دیا جائے تو اس نے جنت میں رہنا پسند کیا اور رونا بند کر دیا۔

ضافہ از ہم رسول نالہ می زد ہم چو ارباب عقول

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیک یا رسول اللّٰہ

زانوئے مبارک

ابنیاء طے کریں زانوان کے حضور! زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

بخاری نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں سے خوبصورت سخی اور بہادر تھے ایک شب تار اندھیری رات میں ایک چیخ سنائی دی۔ آپ ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر اس کی آواز کی طرف روانہ ہو گئے۔ دوسرے لوگ بھی ادھر کو گئے مگر آپ سب سے پیش پیش تھے اور گھوڑے کو رانوں سے قابو کیا ہوا تھا۔ اور فرما رہے تھے ہم آ گئے مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ واپس ہو کر آپ نے فرمایا ابوطلحہ تیرا گھوڑا دریا کی طرح تیز رفتار ہے ابوطلحہ کہتے ہیں میرا وہ گھوڑا بہت سست رفتار تھا مگر آپ کے سوار ہونے کے بعد سے تیز رفتار ہو گیا کوئی گھوڑا اس کی گرد پا بھی نہ پا سکتا تھا۔

ابن عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے زانوئے مبارک پر کھڑا کیا اور فرمایا اور آگے اور آگے اوپر اور اوپر سینہ مبارک تک لا کر رخسارہ حسن کو بوسہ دیا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللہ

پنڈلی مبارک

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم

شمع راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

ابن سعد نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے گھر تشریف لے گئے۔ سعد تعظیماً آپ کی خدمت میں کھڑے رہے۔ آپ نے جب واپس ہونے کا ارادہ فرمایا تو سعد نے ایک گدھا سواری کے لیے آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ پنڈلیوں سے اس کے پیٹ کے گرد حلقہ بنا کر سوار ہوئے وہ بہت سست رفتار تھا آپ کی سواری کے بعد وہ بہت تیز رفتار ہو گیا۔

طبرانی نے عصمہ بن مالک خطمی سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لائے آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا ہم نے ایک گدھا آپ کی خدمت میں سواری کے لیے پیش کیا آپ اس پر پنڈلیوں سے حلقہ بنا کر سوار ہو گئے۔ وہ سست رفتار تھا آپ کے پنڈلیوں اور سواری کی برکت سے وہ تیز ہو گیا۔

وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیك یا رسول اللّٰہ

قدم مبارک

ہیبت عارض سے تھراتا ہے شعلہ نور کا
کفش پا پر گر کے بن جاتا ہے گچھا نور کا
ذرے مہر قدس تک تیرے توسط سے گئے
حد اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا
سبزہ گردوں جھکا بہر پا بوس براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا
تاب سم سے چوندھیا کر چاند انہیں قدموں پھرا
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا
کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ابن سعد نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک خوبصورتی میں بے مثل و بے مثال تھے۔

ذرے جھڑ کر تیرے پیزاروں کے　　تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے

اخرج البیھقی عن ابی ھریرۃ و ابن عساکر عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یطأ علی قدمہ کلھا لبس لہ اخمص۔

بیہقی نے ابو ہریرۃ اور ابن عساکر نے ابوامامہ باہلی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت پتھر پر چلتے تو پتھر پر آپ کے قدم مبارک کا نشان منقش ہوجاتا پتھر نرم ہوجاتا تھا۔

ما رایت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا و انہ لغیر ملترث۔

(ترمذی شمائل ترمذی، مشکوۃ شریف ص ۵۱۸)

ترمذی نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر قدم جما کر چلتے اور آپ سے زیادہ کسی کو تیز چلتے نہیں دیکھا جیسے زمین لپٹتی جاتی ہے۔ ہم کو آپ کے ساتھ دوڑنا پڑتا اور آپ عادت کے مطابق چلتے۔

امام احمد و عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا قریش نے ایک کاہنہ سے سوال کیا مقام ابراہیم پر جو نقش قدم ہے ہم میں سے کسی کا نقش پا اس نقش کے مشابہ ہے۔ اس کاہنہ نے کہا تم ایک صاف سفید چادر ایک سل پر بچھا دو اور اس چادر پر اپنے اپنے پاؤں رکھ کر چلو، میں تم کو بتا دوں گی کہ کس

کانقش پاء اس کے مثل ہے۔اس چادر پر آپ اور دوسرے لوگ چلے۔کاہنہ نے آپ کے نقش قدم کو کہا کہ یہ نقش مقام ابراہیم کے نقش پا کے بہت مشابہ ہے۔آپ نے تقریباً بیس سال بعد اعلان نبوت کر دیا اور ان کے نقش قدم یعنی سنت ابراہیمی کو اختیار فرمایا۔

واخرج ابن جرير والحاكم وصححه وبيهقى وابو نعيم من طريق اى عثمان الخزعى عن ابن مسعود رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لاصحابه وهو بمكة من احب ان يحضر الليلة امر الجن فليفعل فلم يحضر منهم احد غيرى فانطلقنا حتىٰ اذا كنا باعلى مكة خط لى برجله خطا ثم امرنى ان اجلس فيه ثم انطلق حتىٰ قام فافتتح القرآن فغشيته اسودة كثيرة حالت بينى بينه حتىٰ ما اسمع صوته ثم انطلقوا فطفقوا يتقطون مثل قطع السحاب ذاهبين حتىٰ بقىٰ منهم رهط وفرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم مع الفجر فانطلق فبرز ثم اتانى فقال ما فعل الرهط قلت هم اولئك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ عظما وروثا فاعطاهم ثم نهى ـ

ابن جریر اور حاکم بروایت صحیح بیہقی ابونعیم وابوسفیان خزاعی نے ابن

مسعود سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل مکہ میں اپنے اصحاب سے فرمایا آج رات ہم کو جناب سے ملاقات کرنی ہے ہمارے ساتھ کون رہنا چاہتا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ رات کو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ مکہ سے باہر ایک پہاڑ پر چلے گئے۔ آپ نے قدم مبارک کے انگوٹھے سے ایک گول دائرہ (حصار) کھینچ کر فرمایا اس میں بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔ آپ کچھ دور جا کر کھڑے ہو گئے اور قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی میں نے دیکھا میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سخت سیاہی حائل ہو گئی ہے۔ آپ کی تلاوت کی آواز برابر آتی رہی وہ سیاہی یعنی گروہ جنات چلے گئے اور ان کی جگہ دوسرے آ گئے یہ آمد و رفت کا سلسلہ تمام رات جاری رہا بوقت صبح تھوڑے سے جنات رہ گئے۔ آپ نے ان کو بھی فارغ کر دیا اور مجھے فرمایا ان کی خوراک ہڈی اور گوبر ہیں کوئی شخص ہڈی اور گوبر پر پیشاب سے استنجا نہ کرے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطشت ولیس عندی ماء فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضرب بقدمه الارض فخرج الماء فقاله اشرب۔

ابن سعد نے خطیب سے اور ابن عساکر نے عمرو بن سعد سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ہمراہ عرفات سے تین میل

دور ذی اعجاز میں تشریف لے گئے۔ایام جاہلیت میں یہاں سالانہ ایک میلہ لگتا تھا، ابو طالب کو پیاس لگی انہوں نے کہا اے بھتیجے پانی چاہئے آپ نے اپنی ایڑھی زمین پر ماری۔ایک روایت میں ہے کہ آپ نے قدم مبارک کی ٹھوکر ایک سخت پتھر پر لگائی اور کچھ فرمایا، ابو طالب کہتے ہیں وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔آپ نے فرمایا پانی پیو میں نے پیا بخدا میں نے ایسا پانی کبھی نہیں پیا نہ دیکھا۔میرے سیر ہونے کے بعد آپ نے قدم مبارک سے اس چشمہ کو بند فرمایا تو وہ پہلے کی طرح ہو گیا۔

بحر سائل کا ہوں سائل نہ کوئیں کا پیاسا

خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

فضربها برجله قال ابو هريرة والذی نفسی بيده

لَقَدْ رایتهَا تَسْبِقُ القَابِدَ

مسلم نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو طلب فرمایا اور حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری اونٹنی بہت سست ہے اس نے مجھے تھکا دیا۔آپ اس اونٹنی کو ٹھوکر ماریئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں مبارک سے اسے ٹھوکر ماری۔حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے

کسی اونٹ کو اس اونٹنی سے تیز رفتار نہیں دیکھا۔ (حجۃ اللہ)

فضرب النبی ﷺ بِرجلہٖ وقَالَ اُثبُتْ فَاِنّما علیكَ نبیٌ و صدیقٌ وَ شهیدانِ۔

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابو بکر صدیق، عمر فاروق عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ تو احد لرزنے لگا۔ آپ نے قدم مبارک مار کر فرمایا اے احد! ٹھہر جا تجھ پر ایک اللہ کا نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ احد فوراً ٹھہر گیا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

اک ٹھوکر میں، احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

نسائی، ابوداؤد، دارقطنی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ منیٰ میں کوہ ثبیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کھڑے تھے کہ پہاڑ لرزنے لگا یہاں تک کہ پتھر نیچے گرنے لگے۔ آپ نے قدم مبارک اس پر مارا اور فرمایا اے ثبیر ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔ (نسائی، ابوداؤد، ترمذی)

امام احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے۔ قیامت کے دن جبار اپنے ید قدرت میں زمینوں اور آسمانوں کو لے کر فرمائے گا میں جبار ہوں، قادر ہوں کہاں ہیں جابرین؟ کہاں ہیں متکبرین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت داہنے بائیں جھک رہے تھے میں نے منبر کو دیکھا تو وہ قدم مبارک کے نیچے متحرک تھا۔ مجھے خطرہ ہوا وہ آپ کو لے کر الٹ نہ جائے۔

حاکم نے بروایت صحیح بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے وَمَا قَدَرُوْا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ الْاَرض جَمِيْعًا قبضة يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ السَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ آپ منبر پر قیام پذیر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں جبار ہوں، میں وہ ہوں میں وہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوصاف و خوبی بڑائی و یکتائی کا اظہار فرمائے گا اس وقت منبر آپ کے قدموں کے نیچے لرز رہا تھا۔ اور حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَءَ هٰذِهِ الاية عَلَى الْمِنبَرِ وَمَا قَدَرُوْ اللّٰه حَقَّ قَدْرِهٖ حَتّٰى بَلَغَ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔ فَقَالَ المنبرُ هٰكَذَا فَجَاءَ وَ ذَهَبَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ (خصائص)

ان کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں سلام
ان کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

براز و ابن عدی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر آیت وما قدرو االله حق قدره تاعما يشر كون تلاوت فرمائی تو منبر نے کہا ایسا ہی ہے۔ (یہ صحیح ہے) تین مرتبہ آگے آیا اور پیچھے کو ہٹا۔

اِشْتَكٰى عَلِيٌّ ابنُ اَبى طالبٍ فَقالَ النبىُ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِشْفِهٗ اَوْ عَافِهٗ ثُمَّ ضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَمَا اشْتَكٰى ذَٰلكَ الْوَجْعَ بَعْدُ۔

بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کی شکایت کی آپ نے اس جگہ قدم مبارک مس فرما کر ارشاد فرمایا اے اللہ علی کو شفا کامل و عافیت عنایت فرمادے۔ اس واقعہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو وہ شکایت نہیں ہوئی۔

اَنَّهٗ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِى بَعْضِ الْاَحْيَانِ اِذَا مَشٰى غاصَ قَدَمُه فِى الحجَارةِ بحيثُ بَقِىَ ذلكَ اِلى الآن وَ ارْتَسَمَ فِيْهَا مِثَالُهٗ بعَيْنِهٖ وَ النَّاسُ تَتبَرَّكُ بِهٖ وَ تَزَرُوْهُ وَ تَعْظِمُه كَمَا فِى القُدُسِ وَ نُقِلَ مِنه فى مِصرَ فَى اَمَاكِنَ مُتعدَّدةٍ حَتّٰى قِيلَ اِنَّ السُّلْطَانَ قاتيبائى اِشْتَرَاه بِعشرينَ الفَ دينارًا وَ اَوْصىٰ بجعله عند قبره وهو موجودٌ اِلى الاٰن۔

شہاب خفاجی نے شفاء قاضی عیاض کی شرح میں تحریر فرمایا۔ سرکار دو عالم معجزہ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات برہنہ پاء پتھر پر چلتے تو پتھر آپ کے قدم مبارک کے نیچے نرم ہو جاتے اور آپ کے نشان پاء اس پر منقش ہو جاتے لوگ اس نشان قدم مبارک کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ بیت المقدس میں ہے اور مصر میں متعدد جگہ دو پتھر جن پر نشان قدم مبارک موجود ہیں۔ سلطان قاتبیائی نے ایک پتھر قدم مبارک کے نشان کا بیس ہزار دینار (چھیاسٹھ لاکھ روپیہ تقریباً) میں حاصل کر کے وصیت کی اس قدم مبارک کو میری قبر کے نزدیک نصب کیا جائے وہ اب تک اسی جگہ نصب ہے۔ زائرین اس قدم مبارک سے برکت حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا، حجۃ اللہ علی العالمین)

یہ لذت پابوس کہ پتھر نے جگر میں
نقش قدم سید ابرار بنایا
ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰۃ و السلامُ علیک یا رسول اللہ

جسم وقد مبارک

ترا قد تو نادر دھر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن سرو چماں نہیں

سر تا بقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

سرو ناز قدم معزز از حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

قد بے سایہ کے سایہ مرحمت !
ظل ممدود رافت پہ لاکھوں سلام

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

اخرج ابن ابی خیثمہ فی تاریخہ و البیھقی و ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا قالت رسولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل البائن فلا بالقصیر المتردد و کان ینسب الی الربعۃ

اذا مشی وحدہ ولم یکن علی حال یماشیہ احد من الناس ینسب الی الطول الاطالۃ رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم و ربما اکتفہ الرجلان الطویلان فیطولھما فاذا فارقاہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الربعۃ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

ابن ابی خثیمہ نے اپنی تاریخ اور بیہقی اور عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے نہ طویل القامت تھے نہ پستہ قد تھے۔ (آپ کا یہ معجزہ تھا) جب دراز قد آپ کے ساتھ چلتے تو ان سے آپ اونچے نظر آتے ان سے جدا ہونے کے بعد آپ درمیانہ قد نظر آتے تھے۔

ابن سبع نے خصائص میں تحریر کیا ہے کہ سرکار دو عالم سید انس وملک صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں سب سے اونچے اور نمایاں نظر آتے تھے۔ جمیع اہل مجلس آپ کے دوش مبارک تک ہوتے تھے۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا تو آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے اور اپنے دوش مبارک پر مجھے چڑھا کر حکم فرمایا ان بتوں کو منہدم کرو۔ میں نے بت گرانے شروع کر دیئے۔ مجھے جتنا اونچا ہونے کی ضرورت ہوتی میں اتنا ہی اونچا ہو

جاتا۔ یہاں تک کہ کعبہ کی چھت تک پہنچ گیا۔ بخدا اگر میں آسمان تک بلند ہونا چاہتا تو آپ مجھ کو اتنا اونچا بھی کر دیتے۔ آپ نے فرمایا قریش کے تانبے والے بڑے بت کو جو لوہے کی میخوں سے نصب ہے گرادو میں نے اس کو ہلانا شروع کر دیا۔ حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھنی شروع کر دی۔ (جاء الحق و زهق الباطل ترجمہ: حق آیا باطل ذلیل ہوا۔ بیشک باطل ذلیل ہونے والا ہے) یہاں تک کہ وہ بت اکھڑ گیا میں نے اس کو زمین پر پٹخ دیا وہ پاش پاش ہو گیا۔ (انوار محمدیہ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی شخص کو بہادر و دلیر نہیں دیکھا۔ حارث بن ابی اسامہ نے مجاہد سے روایت کیا۔ اللہ قادر و قیوم نے رسول اللہ ﷺ کو چالیس جنتیوں کی طاقت عطا فرمائی تھی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور دارمی نے ابراہیم نخعی سے اور براز اور ابو یعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو جمعہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔ اسی دن "جمعہ" آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اسی دن رحلت فرمائی۔ اسی دن صور پھونکا جائے گا قیامت قائم ہو گی۔ اے لوگو! جمعہ

کے دن مجھ پر درود شریف کثرت سے پڑھا کرو تمہارا درود و سلام میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا حضور آپ کے وصال کے بعد قبر کی مٹی آپ کو بوسیدہ کر دے گی تو ہمارا درود و سلام آپ کی خدمت میں کیسے پیش کیا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت تبارک وتعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے وہ ان کو نہیں کھاتی۔

(نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

و اخرج ابو یعلی و ابن حاتم و البیهقی و ابو نعیم عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللّٰه عنها قالت لما نزلت تَبَّتْ يَدَا اَبِی لَهَبٍ اَقبلتْ العوراء بنت حرب زوجة ابی لهب ولها ولولة وفی یدها فهر و النبیُ ﷺ جالسٌ فی المسجد و معه ابو بکر فلما راها ابو بکر قال یا رسولَ اللّٰه ﷺ قد اقبلت و انا اخاف ان تراك قال انها لن ترانی و قرء قرآنا فاعتصم به فوقفَ علی ابی بکر ولم ترَ رسولَ اللّٰهِ ﷺ فقالتْ یا ابا بکر انی اخبرتُ اَنَّ صاحبَك هَجَانِی قَالَ لا و ربِّ هذَا البیتِ مَا هَجَاكِ ۔ واخرجه البیهقی من وجه آخر عن اسماء بنحوه وفیه فقال واللّٰه ما صاحبی بشاعر وما یدری ما الشعرُ فقال رسولُ اللّٰه ﷺ قل لها هل ترین عندی احد فانها لن ترانی جعل اللّٰه بینی و بینها حجابا۔

ابو یعلی، ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے اسماء بنت ابو بکر ﷺ سے

روایت کیا جب سورۃ (تبت ید ابی لھب) نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی گالیاں بکتی خنجر لے کر تلاش کرتی کعبہ میں آئی آپ اس وقت کعبہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس حالت میں دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ کی طرف آرہی ہے مجھے خوف ہے کہ وہ آپ کو دیکھ لے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتی اور تلاوت قرآن شروع کر دی۔ وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑی ہوگئی اس نے آپ کو نہیں دیکھا اور بولی اے ابوبکر مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو (توہین) کی ہے۔ وہ اب کہاں ہے؟ ابو بکر صدیق نے فرمایا: اس گھر کے رب کی قسم بخدا میرے آقا شاعر نہیں ہیں، وہ شعر نہیں کہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے معلوم کرو کیا تو میرے پاس کسی کو دیکھتی ہے۔ اس نے کہا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے۔ تیرے پاس تو اور کوئی نظر نہیں آتا۔ اس کے جانے کے بعد آپ نے فرمایا اللہ نے اس کے اور میرے درمیان پردہ کر دیا تھا وہ مجھ کو دیکھ نہیں سکتی تھی۔

عن ذکوان انّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یری له ظِلٌ فِی شمسٍ و قمرٍ۔ ترمذی نے ذکوان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم بے سایہ کا سایہ چاند کی چاندنی اور سورج کی روشنی میں نہیں ہوتا تھا۔

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

قول ابن سبع من خصائصه صلی اللہ علیہ وسلم ان ظله كان لا يقع على الارض وانه كان نورا فكان اذا مشى فى الشمس او القمر لا ينظر له ظل قال بعضهم و يشهد له حديث قوله صلی اللہ علیہ وسلم فى دعائه و اجعلنى نورًا۔

ابن سبع نے خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تحریر کیا ہے رسول اکرم فخر بنی آدم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ اس لئے کہ آپ نور مجسم ہیں۔ آپ کا سایہ دھوپ یا چاندنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ آپ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے اے اللہ تو مجھے نور بنا دے۔ قاضی عیاض نے شفاء میں اور عرفی نے اپنی کتاب مولد النبی میں لکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر مکھی کبھی نہیں بیٹھتی۔

طبرانی نے اوسط میں سلمیٰ زوجہ ابو رافع سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غسالہ (غسل کردہ) پی لیا تو آپ نے فرمایا اے سلمیٰ تیرے بدن کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ اللہ نے تیرا جسم آگ پر حرام فرمایا۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ۔

الصلوٰة و السلامُ عليك يا رسول الله

خون مبارک

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی ﷺ سے روایت کیا اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جعفر طیار کو جنت میں فرشتوں سے تیز پرواز کرتے دیکھا اور زید بن حارثہ ان کے پیچھے اڑ رہے تھے۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا زید پیچھے کیوں ہیں۔ انہوں نے بھی جعفر کی طرح بہادری سے شہادت حاصل کی ہے۔ جبریل میرے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زید نے جہاد میں کسی قسم کی کوتاہی کا ارتکاب نہیں کیا۔ لیکن جعفر کی فضیلت آپ کی قرابت اور خونی رشتہ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے جعفر طیار نے نبی کریم ﷺ کا خون ایک مرتبہ نوش جان کیا تھا۔ یہ فضیلت وشجاعت اسی خون کی تھی۔ (کنز العمال)

فائدہ: دونوں کی شہادت جنگ موتہ شام میں ہوئی۔

اخرج الحاكم وغيره عن عبد الله بن الزبير انه اتى النبى ﷺ و هو يحتجم فلما فرغ قال يا عبد الله اذهب بهذه الدم فاهرقه

حیث لا یراك احد فشربه فلما رجع قال یا عبد اللّٰه ما صنعت قال جعلته فی اخضر مکان علمت انه یخفی عن الناس قال لعلك شربته قلت و نعم قال ویل الناس منك و ویل لك من الناس فکانوا یرون ان القوة التی به من ذالك الدم۔

حاکم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ پچھنے (سینگی) لگوا رہے تھے۔ آپ نے فارغ ہونے کے بعد مجھے حکم فرمایا اے عبداللہ اس خون کو ایسی جگہ ڈال کر چھپا دو کہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ میں اس خون کو لے گیا اور باہر جا کر اس کو پی لیا۔ آپ نے فرمایا اے عبداللہ تو نے کیا کیا۔ میں نے عرض کیا اس جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کسی کی نظر نہیں پڑ سکتی۔ آپ نے فرمایا یقیناً تو اس کو پی گیا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں میں نے پی لیا آپ نے فرمایا ان لوگوں پر افسوس ہے جو تجھ کو قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہیں بچ سکے گا قتل ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے جسم میں بے اندازہ قوت محسوس کرتے تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام سے پچھنے لگوائے۔ وہ سینگی لگا کر خون مبارک کو دیوار کی دوسری

طرف لے گیا اور ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا۔ اطمئنان کرنے کے بعد اس بابرکت خون کو چاٹ لیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تو نے خون کا کیا کیا؟ اس نے کہا میں دیوار کی دوسری طرف چھپا آیا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا بتا تو نے کس جگہ چھپایا ہے تو وہ بولا حضور آپ کا خون زمین میں دفن کرنا مجھ پر گراں گزرا بے ادبی بے حرمتی کا خوف ہوا تو اس کو میں نے اپنے پیٹ میں محفوظ کر لیا تا کہ بے ادبی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا تو نے اپنے نفس کو دوزخ کے عذاب اور آگ سے محفوظ کر لیا۔ (کنز العمال)

بیہقی نے ابی امامہ سے روایت کیا۔ جنگ احد میں ایک کافر (عبد اللہ بن قمئۃ) کا پتھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک پر لگا اور آپ کے دندان مبارک شہید ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے آپ جب جنگ احد میں زخمی ہوئے تو ابو سعید خدری کے والد مالک نے چوسنا شروع کیا یہاں تک کہ زخم سے خون رسنا بند ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اس کو تھوک دے۔ مالک نے کہا خدا کی قسم میں آپ کے خون مبارک کو زمین پر نہیں ڈالوں گا بلکہ چوس کر نگلتے رہے۔ آپ نے فرمایا جو اہل جنت سے کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ مالک کو دیکھ لے مالک شہید ہوئے۔ (انوار محمدیہ)

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و الہ و صحبہ اجمعین۔

پسینہ مبارک

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا
مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا
شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں کبھی کبھی تشریف لاتے اور دوپہر کو آپ آرام فرماتے جب آپ محو استراحت ہوتے اور آپ کو پسینہ آتا تو میری والدہ وہ پسینہ ایک شیشی میں جمع کرلیتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا ہی میری والدہ کو پسینہ جمع کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کررہی ہو تو میری والدہ نے کہا۔ قَالَتْ هَذَا عِرْقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا۔ وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ۔ (بخاری و مسلم)

عرض کیا یہ حضور کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ملالیں گے جس سے یہ
تمام عطروں سے زیادہ خوشبودار ہوجائیگا۔

و اخرج الدارمی و البیهقی و ابو نعیم عن جابر بن عبد اللّٰه قَالَ کان فی رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم خصال لم یکن فی طریق فیتبعه احد الاعرف انه قد سلکه من طیب عُرِفَ و اعرفه ولم یکن بحجر ولا شجر الا سجد له۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

دارمی، بیہقی، ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا۔ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے ایک خصلت یہ تھی کہ آپ جس راستہ سے تشریف لے جاتے وہ راستہ آپ کی خوشبو سے مہک جاتا۔ آپ تک پہنچنے میں رہبری کرتا۔ آپ کی تلاش کرنے والے کو معلوم کرنے کی ضرورت نہ ہوتی صرف خوشبو سے آپ تک پہنچ جاتا۔ آپ جس راستہ سے گزرتے شجرو ہجر آپ کو سجدہ کرتے اور سلام عرض کرتے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

و اخرج البراز عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال کنت اسیر مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذن منی فدنوت منه فما شممت مسکا ولا عنبرا اطیب من ریح رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔

براز نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جا رہا تھا آپ نے فرمایا میرے قریب ہو جا میں آپ سے قریب تر ہو گیا۔ میں نے مشک (کستوری) وعنبر میں وہ خوشبو نہ دیکھی جو خوشبو آپ کے جسم مبارک کے پسینہ سے مہک رہی تھی۔ (کنز العمال)

ابن عسا کر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا مجھے اپنی والدہ ام سلیم سے ترکہ ورثہ میں جو چیزیں ملیں وہ یہ ہیں۔ ایک چادر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی، ایک پانی پینے کا پیالہ، ایک خیمہ کا بانس، ایک اپٹن، ام سلیم کے گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر آرام فرماتے اور آپ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو کلام ربانی کے جلال سے پسینہ آ جاتا جیسا کہ بخار والے مریض کو آتا ہے۔ ام سلیم آپ کے عرق مبارک کو شیشی میں جمع کر لیتی تھیں اور اس عرق مبارک (پسینہ) کو رامک (تخمی سیاہ کو اس کو مشک زمینی کہتے ہیں) میں ملا کر دلہنوں کے لئے ابٹن تیار کر کے دیتیں۔ وہ اپنے جسم پر مل کر خوشبو حاصل کرتی تھیں۔

صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و الہ و صحبہ

اجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

لعابِ دہن مبارک

جس سے کھاری کنویں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

فقلنا له فی ذلك قال اخذنی الشریٰ علی عهد رسول الله ﷺ فشکوت ذالك الیه فامرنی ان اتجرد فتجرت عن ثومی و قعدت بین یدیه و القیت ثوبی علی فرجی فنفث فی یده ثم وضع یده علی ظهری و بطنی بیده فعبق بی هذا اطیب من یومئذ۔

طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اور بیہقی نے عتبہ بن فرقد کی بیوی ام عاصم سے روایت کیا۔ عتبہ کی چار بیویاں تھیں ہم سب ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بہتر سے بہتر عطر وخوشبو استعمال کرتی تھیں تا کہ عتبہ کی خوشبو سے ہماری خوشبو فوقیت لے جائے مگر ایسا نہ ہوتا تھا ہم چاروں عورتوں نے مشورہ کیا اور عتبہ سے اس کی خوشبو کے بہتر ہونے کا سبب معلوم کیا عتبہ نے کہا مجھے ایک بیماری تھی میرے تمام جسم پر دھپڑ پڑ جاتے تھے۔ (الرجی ہو جاتی تھی)

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کپڑے اتار۔ میں نے ستر کے سوا تمام جسم برہنہ کر دیا۔ آپ نے اپنے دست مبارک پر لعاب دہن مبارک لے کر میرے جسم پر ملایا۔ اس کے بعد مجھے وہ شکایت نہیں ہوئی اور یہ خوشبو بھی اسی لعاب دہن کی ہے جو تمام خوشبوؤں سے بہتر اور ممتاز و بے مثل ہے۔ (انوار محمدیہ، مواہب لدنیہ)

اخرج ابن ابی شیبه و ابن السکن و البغوی و الطبرانی و ابو نعیم عن حبیب بن فدیك رضی اللّٰه عنه ان اباه خرج به الی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم و عیناه مبیضتان لا یبصر بهما شیئا۔ فقال رسو ل اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم له ما اصابك ؟ قال وقعت رجلی علی بیض حیة فاصیب بصری فنفث رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیه فابصر فرأیته وهو یدخل الخیط فی الابرة وانه لابن ثمانین سنة و ان عینیه لمبیضتان۔

ابن ابی شیبہ، ابن السکن، بغوی، طبرانی اور ابونعیم نے حبیب بن فدیک سے روایت کیا۔ مجھے میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے میری آنکھیں بالکل سفید تھیں۔ مجھے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ آپ نے فرمایا تیری حالت ایسے کیوں ہوگئی۔ میں نے عرض کیا حضور میرا پاؤں سانپ کے

کالی پتلی غائب ہو انڈے پر رکھا گیا تو وہ ٹوٹ گیا اور میری نظر جاتی رہی۔ کالی پتلی غائب ہو گئی۔ آپ نے میری آنکھوں پر پھونک ماری اس سے لعاب دہن میری آنکھوں میں داخل ہو گیا میری بصارت واپس آ گئی۔ ابونعیم کہتے ہیں وہ اسی سال کی عمر میں سوئی کے اندر دھاگہ ڈال لیتے تھے۔ ان کی آنکھیں سفید تھیں، سیاہ پتلی نہیں تھی۔ (دلائل النبوت)

ابن اسحاق اور بیہقی نے حبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب سے روایت کیا میرے دادا حبیب کا جنگ بدر میں بازو کٹ کر لٹک گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ لعاب دہن مبارک لگا کر اس کی جگہ جوڑ دیا وہ ایسا جڑ گیا جیسے کبھی کٹا ہی نہ تھا۔ بیہقی نے روایت کیا خبیب نے اسی ہاتھ سے اس شخص کو قتل کیا جس نے ان کو زخمی کیا تھا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین)

و اخرج ابو یعلی من طریق عبد الرحمن بن الحارث بن عبیدۃ عن جدہ قال احببت عین ابی ذر یوم احد فبزق فیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانت اصح عینیہ۔

ابویعلیٰ نے بروایت عبدالرحمٰن بن حارث بن عبیدہ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا جنگ احد میں ابوذر کی آنکھ میں دشمن کا تیر لگا اور ڈھیلا باہر نکل آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کے ڈھیلے کو چشم خانہ میں لعاب

دہن لگا کر رکھ دیا وہ آنکھ اسی وقت صحیح ہو گئی۔ اور پہلے سے بہتر کام کرنے لگی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

و اخرج ابو نعیم من طریق عبد الله بن ابی صعصة عن ابی سعید الخدری عن اخیه قتادة قال احببت یوم بدر نسقطنا علی و جنتی فاتیت فبهما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعادهما مکانهما و بزق فیهما فعادتا تبرقان۔

ابو نعیم نے بروایت عبداللہ بن صعصہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنے بھائی قتادہ سے روایت کیا۔ قتادہ نے کہا جنگ بدر میں میری دونوں آنکھیں تیر لگنے سے باہر آ گئیں تو مجھے اصحاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے دونوں دیدوں کو حلقہ چشم میں رکھ کر لعاب مبارک لگا دیا تو وہ پہلے سے بہتر کام کرنے لگیں۔ (دلائل النبوت)

ابن عساکر اور اسحاق رملی نے فوائد میں بشر بن عقربہ الجہنی سے روایت کیا جنگ احد میں میرے والد شہید ہو گئے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تو کیوں روتا ہے؟ کیا اس بات پہ راضی نہیں کہ میں تیرا باپ اور عائشہ تیری ماں ہو۔ اور میرے سر پر آپ نے دست شفقت رکھا جس جگہ آپ کا دست مبارک رکھا گیا اس جگہ

میرے بال سیاہ ہیں باقی سفید ہو گئے ہیں۔آپ نے میرا نام معلوم فرمایا تو میں نے اپنا نام بحیر بتایا آپ نے فرمایا بحیر نہیں بشیر ہے۔میری زبان میں لکنت تھی آپ نے اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈال دیا تو میری لکنت (ہکلانا) بند ہو گیا۔

اخرج الشیخان عن سهل ابن سعد رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال یوم خیبر لاعطینّ هذه الرایة غدًا رجلا یفتح اللّٰهُ علی یدیه فلما اصبح قال این علی ابن ابی طالب؟ قالوا یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی به فبصق رسولُ الله ﷺ فی عینیه و دعا له فبرأ حتی کأن لم یکن به وجع۔

بخاری و مسلم نے سہل بن سعد سے روایت کیا۔رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا میں کل علم (جھنڈا) اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے فتح مقدر فرمائی ہے۔صبح کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ اصحاب نے عرض کیا ان کو آشوب چشم ہے۔آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے آپ نے اپنا لعاب دہن حضرت علی کی آنکھوں میں لگا دیا اور دعا فرمائی۔اسی وقت آشوب چشم دور ہو گیا جیسے کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔(بخاری و مسلم)

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اصحاب کو ابو رافع یہودی کے قتل کا حکم فرمایا۔ عبد اللہ بن عتیک اس کے گھر میں رات کے وقت داخل ہوئے وہ سو رہا تھا عبد اللہ نے ابو رافع کو قتل کر دیا۔ تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے دبائی اور کمر سے باہر نکال دی جب مجھے اس کے قتل کا یقین ہو گیا میں دروازہ کھول کر زینہ اترنے لگا چاندنی رات تھی میں سمجھا زینہ ختم ہو گیا میں نے پاؤں آگے بڑھا کر رکھ دیا میں نیچے گر گیا۔ میری ٹانگ ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنے عمامہ سے ٹانگ کو باندھا اور اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں قتل کی خبر دی اور اپنی ٹانگ ٹوٹنے کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا ٹانگ پھیلاؤ میں نے ٹانگ پھیلا دی۔ آپ نے اس پر دست مبارک سے لعاب دہن لگا دیا وہ ٹانگ ایسی جڑ گئی جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہ تھی۔ (مشکوۃ)

اخرج البراز و الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ ذات الرقاع حتی اذا کنا بحرۃ واقم عرضت بدویۃ بابن لہ فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ابنی قد غلب علیہ الشیطان ای الجن ففتح فاہ فبزق فیہ و قال اخساء عدو اللہ انا رسول اللہ

ثلاثا ثم قال شانك بابنك لن يعود اليه شیء مما كانا يصيبه فلما رجعنا جائت المراة فسالها عن ابنها فقالت ما اصابه شیء مما كان يصيبه۔

بزاز وطبرانی نے اوسط میں ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں جارہے تھے۔ جب حرہ واقم میں پہنچے تو ایک بدوی عورت نے اپنے بچے کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا اور عرض کی اسے جن تکلیف دیتا ہے۔ آپ نے اس بچہ کے منہ میں لعاب دہن ڈال دیا اور فرمایا اے دشمن خدا دور ہوجا میں اللہ کا رسول ہوں۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا اسے لے جاؤ اب اس کو کبھی ایسا نہیں ہوگا۔ واپسی پر وہ عورت آئی اس سے لڑکے کی خیریت معلوم کی گئی تو اس نے کہا اب وہ بالکل صحیح ہے اس پر کسی جن کا غلبہ نہیں ہوا۔

بخاری نے یزید بن ابی عبید سے روایت کیا میں نے سلمٰی بن الاکوع کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تو معلوم کیا یہ نشان کیسا ہے؟ سلمہ نے کہا خیبر میں مجھے یہ زخم لگا تھا۔ میں دربار رسالت میں حاضر ہوا آپ نے اس پر دم فرما کر لعاب دہن لگا دیا۔ اسی وقت صحیح ہوگیا اور آج تک کبھی درد نہیں ہوا۔

اخرج البيهقی و ابو نعيم من طريق عروة و من طريق

موسیٰ بن عقبة عن ابن شهاب قال بعث رسول الله ﷺ عبد الله بن رواحة فی ثلاثین راكبا فیهم عبد الله بن انیس الی بشر بن رزام الیهودی فضرب بشر وجه عبد الله بن انیس فشجه ما مدمة فقدم علی رسول الله ﷺ فبصق فی شجه فلم تقح ولم تؤذه حتی مات۔

بیہقی و ابونعیم نے بروایت عروہ اور موسیٰ بن عقبہ بن شہاب سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہ کو بشر بن رزم یہودی کی طرف تیس سوار دے کر روانہ فرمایا ان میں عبد اللہ بن انیس تھا۔ بشر یہودی نے جنگ میں عبد اللہ کے چہرے پر زخم لگا دیا جب وہ حضور ﷺ کے پاس واپس آئے تو آپ نے اس زخم پر لعاب دہن لگا دیا اور زخم بالکل صحیح ہو گیا۔ تا حیات اس میں کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔

طبرانی نے جرہد سے روایت کیا وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا اس کو نبی کریم ﷺ نے داہنے ہاتھ سے کھانے کو فرمایا اس نے عرض کیا حضور میرا داہنا ہاتھ خراب ہے۔ آپ نے اس کے اس خراب ہاتھ پر اس طرح پھونک ماری کہ لعاب دہن کے چھینٹے بھی اس پر پڑے۔ ان کا ہاتھ بالکل درست ہو گیا تا حیات کام کرتا رہا۔

عن محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ قال وقعت علی یدی القدر فاحترقت فانطلقت بی ابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتضل علیھا و یقول اذھب الباس رب الناس فبرأت۔

نسائی نے روایت کیا محمد بن حاطب سے کہا میرے بچپن میں گرم ہانڈی مجھ پر الٹ گئی اور میرا جسم جل گیا تو میرے والد مجھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ نے اپنا لعاب دہن اس جلی ہوئی جگہ پر ڈال کر دست مبارک سے ملایا اور فرمایا اے اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرما دے۔ میں اسی وقت تندرست ہو گیا جلنے کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہا۔

صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بول وبراز مبارک

الغرض ان کی ہر شئے پہ لاکھوں درود
ان کی ہر خو و خصلت پہ لاکھوں سلام
ان کے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
ان کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہونا چاہتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ۔ بعد فراغت باہر نکل کر یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذیٰ وَ عَافَانِیْ۔ آپ قضائے حاجت کے وقت جب زمین کے قریب ہوتے تو جسم مبارک سے کپڑا اٹھاتے تا کہ بے پردگی نہ ہو اور آپ کے فضلہ فضیلت ماب کو زمین نگل لیتی تھی۔ اس جگہ کوئی نشان نہ ہوتا سوائے پاکیزہ خوشبو کے کچھ موجود نہ ہوتا۔ (کنز العمال)

قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انك تدخلُ الخلاءَ فاذا صرف دخلتُ اثركَ فما اَریٰ شَیئا اِلا انی اَجِدُ رائحة المسكِ قال انا معاشر الانبیاءِ تنبت

اجسادنا علی ارواح اهل الجنة فما خرج منها من شیء ابتلعته الارض۔

ابو نعیم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باندی لیلیٰ سے روایت کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور آپ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے میں نے اندر جا کر دیکھا تو وہاں کوئی چیز نہ تھی سوائے مشک (کستوری) کی خوشبو کے آپ نے فرمایا ہم پیغمبروں کے اجسام جنتیوں کے اجسام کی طرح ہوتے ہیں ان سے جو چیز خارج ہوتی ہے زمین اس کو چھپا لیتی ہے۔ ہمارا بول و براز اور پسینہ خوشبودار ہوتا ہے۔

خطیب نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین باتیں ایسی دیکھی ہیں اگر آپ پر قرآن نازل نہ ہوتا تب بھی میرے ایمان لانے کو کافی تھیں۔ پہلا واقعہ یہ تھا ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگل میں سفر کر رہے تھے آپ نے قضائے حاجت کے لئے ایک برتن میں پانی لیا اور باپردہ جگہ کے لئے نظر دوڑائی تو دو کھجور کے درخت نظر آئے۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا اے جابر ان دونوں درختوں سے کہہ دے کہ ایک جگہ ہو جائیں۔ میں نے جا کر کہا تو وہ دونوں کھجور کے پیڑ ایک جگہ پر جمع ہو گئے جیسے ایک ہی درخت ہے۔ آپ نے ان کی آڑ میں قضائے حاجت فرمائی۔ اور تشریف لائے میں نے ارادہ کیا اللہ تعالیٰ مجھ کو مطلع فرمائے جا کر دیکھوں کہ آپ کے شکم مبارک سے کیسی اجابت خارج ہوتی ہے۔ میں وہاں پہنچا تو اس جگہ

کچھ بھی نہ تھا۔ زمین صاف تھی۔ میں نے عرض کیا حضور کیا آپ نے قضائے حاجت نہیں فرمائی آپ نے ارشاد فرمایا کی تھی لیکن ہم گروہ انبیاء کے فضلہ کو زمین چھپا لیتی ہے۔ پھر وہ دونوں کھجور کے درخت اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

دوسرا واقعہ: اسی سفر میں ایک بہت بڑا اژدھا (سانپ) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے پھن حضور کے گوش مبارک کے قریب کیا اس کے بعد آپ نے اپنا دہن مبارک اس کے کان کے قریب کر کے کچھ ارشاد فرمایا پھر وہ سانپ غائب ہو گیا جیسے زمین نگل گئی ہو میں نے عرض کیا حضور یہ کیا تھا میں تو آپ کے حق میں بہت خائف ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ جنات کا نمائندہ تھا جنات قرآن کی ایک سورۃ بھول گئے تھے میں نے اس کو وہ سکھا دی۔

تیسرا واقعہ: ہم ایک گاؤں کے قریب پہنچے تو چند آدمی ایک پاگل اسیب زدہ لڑکی کو لائے وہ بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا ہے۔ اس کے عزیزوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھیں اس کا علاج فرمائیں آپ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا او جن تو ہلاک ہو تجھے معلوم نہیں میں اللہ کا رسول ہوں اس کو فوراً چھوڑ دے۔ اس جن نے تعمیل ارشاد کی۔ اس لڑکی کو چھوڑ گیا۔ لڑکی ہوش میں آ گئی اور شرم سے چہرہ چھپا کر چلی گئی۔ (دلائل نبوت)

و صلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

جبہ وقمیص مبارک

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس مبارک اکثر قمیص، تہہ بند اور عمامہ شریف پر مشتمل ہوتا۔ آپ نے شامی عباء کو بھی پہننے کا شرف بخشا ہے اور جبہ کسروانی بھی آپ نے زیب تن فرمایا ہے۔ جس کی جیب اور آستینوں پر ریشم کی سنجاف تھی، یمن کی دھاری دار چادر آپ کو بہت پسند تھی ایسی اونی چادر بھی آپ نے استعمال فرمائی ہے جس پر کجاوہ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ آپ نے مختلف رنگوں مثلاً سفید، سبز، زعفرانی وغیرہ رنگ کے کپڑے پہنے ہیں مگر سفید رنگ آپ کو بہت ہی مرغوب تھا۔ حلہ سرخ بھی آپ نے پہنا ہے۔ جسمیں دھاریاں تھیں، مکمل سرخ رنگ کا لباس آپ کو پسند نہیں تھا۔

بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کپڑے یا چیز کو بھی شرف بخشا وہ بھی معجزہ بن گئی۔

میل سے کس درجہ ستھرا ہے پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نور کا
سر غیب ہدایت پہ غیبی درود

عطر جیب نہایت پہ لاکھوں سلام

وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو

جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائینگے

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد علی زین العابدین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس] اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی۔

میری والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم نے آپ کی پرورش عبد المطلب کے وصال کے بعد کی تھی۔ جب ان کا وصال ہوا تو نبی ﷺ نے اداء حق خدمت کے لئے اپنی قمیص (کرتا) میں کفن دیا۔ اور مغفرت کی دعا فرمائی اور آپ ان کی قبر میں اتر کر لیٹے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ فاطمہ بنت اسد کو یہ اعزاز کیوں عنائت فرمایا آپ نے کسی پر یہ کرم نہیں فرمایا اس کا کیا فائدہ ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اپنی قمیص کا کفن دیا تا کہ اللہ اس پر رحمت نازل فرمائے اور مغفرت کر دے اور اس کی قبر میں لیٹا تا کہ عذاب قبر سے محفوظ رہے۔ راحت وسکون میسر ہو۔

فائدہ: حضور ﷺ کو اپنی مثل کہنے والے بھی کیا ایسا کر سکتے ہیں کیا ان کو اپنی بخشش کا یقین ہے۔

حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب (معرفت) میں اور دیلمی نے ابن عباس سے، ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا انتقال ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص کا کفن دیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کی قبر میں تشریف لا کر اس کو درست کرایا آپ جب باہر تشریف لائے تو آپ کی چشماں لبریز تھیں اشک رواں تھے۔ ان کو دفن کر کے قبر پر اپنے دست مبارک سے مٹی ڈالی اور دعا فرما کر واپس دولتکدہ اقدس پر تشریف لے گئے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج اس عورت کے لئے جو کچھ کرتے دیکھا ایسا سلوک کسی کے لئے آپ کو کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے عمر یہ میری والدہ آمنہ کے بعد والدہ کی طرح تھیں۔ والدین کے وصال کے بعد جد امجد عبد المطلب نے پرورش کی ان کے بعد ابو طالب نے میری کفالت کی۔ ہم جب سب مل کر کھانا کھاتے تو یہ عورت اپنی اولاد سے زیادہ کھانا مجھے دیتی۔ اے عمر! ان کے لئے دعا کرو مجھے جبرئیل نے یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت عطا فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتے ان کی نماز جنازہ میں بھیجے جنہوں نے ان پر نماز پڑھی۔

و اخرج ابن عدی من طریق محمد بن جابر سمعت

ابی یذکر عن جدی سنان بن طلق الیمامی انه اول وفدوا علی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم من بنی حنیفة قال فوجدته صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسه فقال اقعد یا اخا الیمامة فاغسل راسك فغسلت راسی بفضلة غسل رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ثم اسلمت ثم کتب لی کتابا فقلت یا رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم اعطنی قطعة من قمیصك استانس بها فاعطانی قال محمد بن جابر فحدثنی ابی انها کانت عنده یغسلها للمریض یستشفی بها۔

ابن عدی نے محمد بن جابر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے والد سنان بن طلق یمامی سے روایت کیا۔ بنی حنیفہ کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ میں بھی اس وفد میں تھا۔ میں سب سے پہلے آپ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سر مبارک دھو رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے یمامہ کے بھائی بیٹھ اور سر دھولے، میں نے پسماندہ پانی سے اپنا سر دھویا اور مسلمان ہو گیا۔ آپ نے مجھے کچھ لکھ کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی قمیص مبارک کا ایک ٹکڑا عنایت فرما دیں ہم اس سے برکت حاصل کریں اور تبرکا اپنے پاس رکھیں۔ آپ نے میری درخواست قبول فرمائی اور مجھے اپنی قمیص مبارک کا پارچہ عنایت فرما دیا۔ محمد بن جابر نے کہا

میرے والد اور دادا اس قطعہ پارچہ کو پانی میں ڈبو کر مایوس مریضوں کو دیتے وہ شفایاب ہو جاتے۔

مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ نے اسماء بنت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہمارے پاس ایک جبہ طیالسی سبز دھاری والا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیب تن فرماتے تھے۔ جب کسی بیمار کو بغرض شفاء اس جبہ مبارک کو دھو کر اس کا پانی پلاتے تو مریض شفایاب ہو جاتا۔ (مسلم)

نسائی نے شداد بن ہاران سے روایت کیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا اور عرض کیا مجھے اپنے پاس ہی رکھیں، میں نے اس نیت سے ہجرت کی ہے۔ آپ نے اس کو تعلیم کے لئے صحابہ کے سپرد فرما دیا۔ مع اس اعرابی کے آپ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے۔ مال غنیمت سے اس کا حصہ اس کے ساتھیوں کو عنایت فرمایا اور مجاہدین کے اونٹوں کو چراگاہ لے گیا تھا۔ اس کے واپس ہونے کے بعد اس کے ساتھیوں نے اس کا حصہ اسے دیا اعرابی نے کہا یہ کیا ہے اصحاب نے کہا مال غنیمت میں تیرا حصہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ اعرابی اپنے حصے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا سرکار یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا حصہ ہے۔ اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ

کی پیروی غنیمت کے لئے نہیں کی ہے بلکہ اس لئے کی ہے کہ مجھے اس جگہ (یعنی گلے پر) تیر لگے اور میں شہید ہو کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری مراد پوری فرمائے گا۔ کچھ مدت کے بعد وہ جنگ میں شریک ہوا اور ایک تیر اس کے گلے پر اسی جگہ لگا جہاں پر اس نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے وہ۔ صحابہ نے عرض کیا وہ اعرابی یہی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کی مراد پوری کر دی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے جبہ بابرکت میں کفنا کر نماز جنازہ پڑھائی اور یہ فرمایا اے اللہ تیرا یہ بندہ مہاجر ہو کر تیری راہ میں نکلا اور قتل ہو کر شہید ہو گیا میں اس کا گواہ ہوں۔ (نسائی)

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

عمامہ مبارک

حضور ﷺ کا عمامہ شریف اکثر سفید کبھی سیاہ اور کبھی سبز بھی استعمال فرمایا ہے۔ شملہ مبارک کبھی چھوڑتے اور کبھی نہیں اور اگر چھوڑتے تو اکثر دونوں کندھوں کے درمیان میں اور کبھی دوش مبارک پر پڑا رہتا۔ بعض تحنک بھی فرماتے یعنی دستار مبارک کا ایک پیچ ٹھوڑی مبارک کے نیچے سے لاکر باندھتے ۔عمامہ کے نیچے سر اقدس سے لپٹی ہوئی ٹوپی ہوا کرتی آپ نے اونچی ٹوپی استعمال نہیں فرمائی۔

سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں درود — سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا — سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
پشت پر ڈھلکا سر انور شملہ نور کا — دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا
پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا — گرد سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا
جس کے آگے سر سروراں خم رہیں — اس سر تاج رفعت پہ لاکھوں سلام

اخرج ابن سعد من طریق الواقدی عن علی ابن ابی طالب انا ابارزہ فاعطاہ رسول اللہ ﷺ سیفہ، و عمامہ وقال اَللّٰھُمَّ اَعِنْہُ علیہ ثم برز لہ ودنا احدھما من صاحبہ و ثارت بینھا

غبرة و ضربه علی فقتله ولی اصحابه هاربین۔

ابن سعد نے واقدی کی روایت سے بیان کیا کفار کی طرف سے عمر بن عبد ود نے جنگ خندق کے دن میدان میں آ کر مبارز کا طالب ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مقابلہ کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے طلب کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تلوار عنایت فرمائی اور اپنے عماموں سے ایک عمامہ (پگڑی) حضرت علی کے سر پر باندھا۔ اور دعا دی اے اللہ اس کو کامیاب فرما۔ علی اور عمر بن عبد ود آمنے سامنے ہوئے اور ان میں مقابلہ ہوا۔ علی نے ایک ہی وار میں عمر کو قتل کر دیا تو ان کے ساتھی بھاگ گئی۔ یا اللہ بے حد و حساب صلوٰۃ و سلام نازل فرما نبی امی ﷺ اور علی مرتضیٰ و اصحاب پر۔

(تفسیر خازن، حجۃ اللہ علی العالمین)

امام بخاری نے تاریخ میں ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دشتکی رازی سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے روایت کیا۔ میں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ انہوں نے سیاہ صوف (اون) کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔ یہ عمامہ رسول اللہ ﷺ کا تھا جو ان کو عنایت ہوا تھا اور وہ شخص ابن خازم اسمی تھے۔

وصلی الله علی رسوله محمد و آله و صحبه و اجمعین۔

چادر مبارک

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

نزع میں لوٹے گا خاک در پہ شیدا نور کا

مر کے اوڑھے گی عروس جان دوپٹا نور کا

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

بخاری نے سہل بن سعد سے روایت کیا۔ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چادر پیش کی۔ سہل نے سامعین سے کہا جانتے ہو "بردہ" کس کو کہتے ہیں۔ حاضرین نے عرض کیا (وہ چادر جس کی کنی بنی ہوئی ہو) اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے۔ آپ اس کو زیب تن فرما لیجئے۔ نبی ﷺ نے اس کو قبول فرمایا اور زیب تن فرما لیا۔ آپ کے اصحاب سے ایک صحابی نے اس کو آپ سے مانگ لیا۔ آپ نے فرمایا اچھا کچھ دیر کے بعد آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے تو دوسرے صحابہ نے اس کو کہا تو نے اچھا نہیں کیا اس چادر کی حضور کو خود ضرورت تھی۔ آپ کے پاس اور چادر نہیں ہے۔ تجھے معلوم ہے آپ

سائل کے سوال کو کبھی رد نہیں فرماتے۔ اس صحابی نے کہا میں اس چادر سے برکت حاصل کروں گا اور اپنا کفن بناؤں گا۔ حضور ﷺ نے اس کو چادر عنایت فرما دی۔ سہل کہتے ہیں اس صحابی کو اسی چادر میں کفنایا گیا۔ (بخاری)

امام احمد، طبرانی نے وازع سے روایت کیا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آسیب زدہ شخص کو لایا اور عرض کیا اس کو آسیب ہے۔ آپ اس کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ نے فرمایا اس کو ادھر لے آؤ میں نے اس کو پیش کر دیا۔ آپ نے چادر مبارک کا کونہ پکڑ کر دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور آپ نے دست مقدس اس شخص کی کمر پر مارا اور فرمایا اے دشمن خدا باہر نکل جا۔ وہ شخص فوراً درست ہو گیا۔ اور آپ کے سامنے مودب ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اس کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس جیسا تندرست وفد میں کوئی اور نہیں ہے۔

ابو داؤد نے عبداللہ بن زید مازنی سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء ادا فرمانے کے لئے عیدگاہ تشریف لائے تو چادر مبارک کو پلٹ دیا اور قبلہ رو ہو کر نماز ادا فرمائی۔ (بخاری، ابوداؤد)

وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ واجمعین۔

تلوار مبارک

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وہ چقا چاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

مشکوۃ شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ (دستہ) چاندی کا تھا۔ (مشکوٰۃ)

مشکوٰۃ میں ہود بن عبداللہ بن سعد نے اپنے دادا سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کی تلوار کے دستہ پر سونے چاندی کی گلکاری تھی۔ (مشکوٰۃ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ابوجہل کی تلوار عنایت فرمائی میں نے اس کا سر اس کے جسم سے کاٹا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مال غنیمت سے ذوالفقار نامی (تلوار) کو اپنے لئے پسند فرمایا۔ (یہ تلوار عاصی بن مبنہ بن الحجاج کی تھی)

مواہب لدنیہ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نو تلواریں تھیں۔

اثور: یہ تلوار آپ کو میراث میں ملی تھی اس کو آپ مکہ سے لائے تھے۔

غضب: سعد بن عبادہ نے جنگ بدر میں جاتے وقت پیش کی تھی۔

ذوالفقار: جنگ بدر میں غنیمت میں آئی تھی۔

قلعی: اہل قلع نے آپ کو تحفہ میں پیش کی تھی۔

بتار: اس کے معنی قطع (کاٹنے والی) ہیں۔

حتف: اس کے معنی موت ہے۔

مخذمہ: اس کے معنی بھی کاٹنے کے ہیں۔

آسوت: کے معنی نہ رکنے والی ہڈی کاٹ کر گزر جانے والی۔

(۷،۸ دونوں تلواریں بنی طی کے مال غنیمت میں حضرت علی آپ کے لئے لائے تھے)

قضیب: اور ایک روایت میں ممشوق ہے۔ قضیب کے معنی ہلکی سے جنبش سے کاٹنے والی، ممشوق کے معنی چیرنے والی۔ (مواہب لدنیہ)

وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ و اجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

کاسہ مبارک

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا دے ڈال صدقہ نور کا
بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ نور کا
ماہ نو طلیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا
باقی ساقیاں شراب طہور
زین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام

ابن حجر ہیثمی نے شرح شمائل میں تحریر کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک تھا۔ وہ جھاؤ کی لکڑ کا بنا ہوا تھا اور اس کے کنارے پر لوہے کی شام چڑھی تھی۔ ابن سیرین نے کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لوہے کی شام کی جگہ چاندی یا سونے کی شام (حلقہ) چڑھانے کا سوچا۔ ابوطلحہ نے کہا: لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی ھَذَا الْقَدْحِ اَکْثَرَ مِن کذا و کذا۔۔۔۔(بخاری) کہ میں نے اس پیالہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا پانی پلایا ہے۔ اس میں ردوبدل نہ کرو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی

حالت میں رکھا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس خیال کو ترک کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد اس پیالہ کو ان کے لڑکے نضر بن انس نے آٹھ لاکھ درہم میں فروخت کر دیا۔

قاضی عیاض نے شفا شریف میں تحریر فرمایا: حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاسوں میں سے ایک کاسہ (پیالہ) تھا۔ اسماء حصول شفاء کے لئے مریضوں کو اس میں پانی پلاتیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی برکت سے مریضوں کو صحت یاب فرماتا۔ عاصم کہتے ہیں میں نے اس پیالہ کو دیکھا اور اس میں پانی پیا ہے۔

بخاری نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ابو بردہ نے کہا میں مدینہ حاضر ہوا مجھے عبد اللہ بن سلام ملے۔ انہوں نے کہا میرے گھر چلو میں تمہیں اس پیالہ میں پلاؤں گا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے۔ میں ان کے ساتھ گیا تو عبد اللہ بن سلام نے مجھے اس پیالہ میں ستو پلائے اور کھجور کھلائی اور آپ کی مسجد میں نماز ادا کی۔

بخاری نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل بن سعد سے فرمایا اے سہل ہم کو پانی پلاؤ۔ میں نے ایک پیالہ نکال کر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو پانی پلایا۔

سہل نے ایک پیالہ نکال کر کہا یہ وہی پیالہ ہے اور ہمیں بھی اس میں پانی پلایا۔ عمر بن عبدالعزیز نے اس کاسہ مبارک کو ان سے حاصل کرلیا۔

اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال وَاللّٰہ الذی لاالـہ الا ھو ان کنـت لاعتمـد کبدی علی الارض من الجوع و ان کنت لاشد الحجر علی بطنی من الجوع۔ ولقد قعدت یوما علی الطریق فمرابو بکر فسائلتہ عن آیۃ من کتاب اللّٰہ ما سألتہ الا یستنبغی فمر ولم یفعل ثم مر ابو القاسم ﷺ فتبسم حین رانی وعرف ما فی نفسی وما فی وجھی۔ ثم قال یا ابا ھریرۃ قلت یا رسول اللّٰہ ﷺ ال الحق و مضی فاتبعتہ فدخل و استأذنت فاذن لی فدخلت فوجد ﷺ لبنافی قدح فقال من این ھذا اللبن ۔ قالوا اھداہ لک فلان او فلانۃ قال ﷺ ابا ھریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ ﷺ قال الحق یا اھل الصفۃ فادعھم لی قال و اھل الصفۃ اضیاف الاسلام لا یأوون الی اھل ولا مال اذا اتتہ ﷺ بعث بھا الیھم ولم یتناول منھا شیئا۔ فاذا اتتہ ھدیۃ ارسل الیھم فاجاب منھا و اشترکھم فیھا فسائنی ذالک قلت وما ھذا اللبن فی اھل الصفۃ کنت ارجو ان احیب من ھذا اللبن شربۃ القوی بھا و انی لرسول فاذا جاؤا امرنی ﷺ ان اعطیھم وما عسی ان یبلغنی من ھذا اللبن ولم یکن من طاعۃ اللّٰہ و طاعۃ رسولہ بد فاتیتھم فدعوتھم فاقبلوا و اخذوا

مجالسهم من البيت فقال ابا هر قلت لبيك يار سول الله ﷺ قال خذ فاعطهم ۔ فأخذت القدح فجعلت اعطيه الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرد على القدح اعطيه لاخر فيشرب حتى يروى ثم يرد على القدح حتى انتهيت الى رسول الله ﷺ وقد روى القوم كلهم فاخذ القدح فوضعه على يده و نظر و تبسم وقال يا ابا هريرة قلت لبيك يارسول الله قال بقيت انا وا نت قلت صدقت يا رسول الله قال اقعد فاشرب فشربت فقال اشرب فشربت فما زال يقول اشرب فاشرب حتى قلت لا والذى بعثك بالحق ما اجد له مسلكا فاتيته القدح فحمد الله و سمى و شرب الفضلة ﷺ۔

بخاری نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ میں ایک دن سخت بھوکا تھا کبھی پیٹ کو زمین سے دباتا کبھی پتھر پیٹ پر باندھتا رہا تاکہ بھوک کم ہو جائے۔ اسی حالت میں سرِ راہ بیٹھ گیا ابو بکر گزرے تو میں نے ان سے کہا اللہ الذی لا الہ الا ہو: اللہ وہ ہے اس کے سوا کوئی الہ نہیں اور یہ معلوم کیا قرآن میں ایسی کون سی آیت ہے جس کو پڑھ کر شکم سیری ہو جائے۔ ابو بکر خاموشی سے گزر گئے۔ مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر عمر فاروق گزرے میں نے ان سے بھی یہی سوال کیا۔ انھوں نے میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر ابو القاسم رحمۃ للعالمین عالم ما کان و ما یکون حضرت رسول اکرم ﷺ

تشریف لائے اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میری ظاہری و باطنی حالت ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا اے ابو ہریرۃ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا میرے ساتھ چل۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف لے گئے۔ ایک پیالہ میں دودھ رکھا دیکھا آپ نے معلوم فرمایا یہ دودھ کہاں سے آیا ہے۔ اہل خانہ نے عرض کیا یہ آپ کے لئے ہدیۃ آیا ہے۔ آپ نے مجھے طلب فرمایا میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا تمام اصحاب صفہ کو بلاؤ اور فرمایا اصحاب صفہ اسلام کے مہمان ہیں نہ ان کی اولاد ہے نہ مال و دولت ہے نہ مکان ہے۔ آپ کی یہ عادت کریمہ تھی جب صدقہ میں کوئی چیز آتی تو تمام ان کو (اصحاب صفہ) عنایت فرماتے۔ اپنے استعمال میں کچھ نہ لاتے۔ اور اگر ہدیہ آتا تو اس میں سے خود بھی استعمال فرماتے اور ان کو بھی عنایت فرماتے۔ میرے دل میں خیال آیا یہ تھوڑا سا دودھ ہے اس کا تو میں زیادہ حق دار ہوں کیوں کہ سخت بھوکا ہوں۔ اصحاب صفہ سے اس کا زیادہ حق دار ہوں۔ وہ دودھ صرف ایک آدمی کو کافی ہوسکتا تھا۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق اصحاب صفہ کو بلایا اور وہ تمام باجازت حاضر بارگاہ رسالت ہوگئے۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرۃ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اس دودھ کے پیالہ کو لے کر ان کو دو۔ میں

نے پیالہ اٹھایا اور ایک آدمی کو دیا اس نے شکم سیر ہو کر پیا اور پیالہ مجھے واپس کر دیا۔ میں نے دوسرے کو دیا اس نے بھی سیر ہو کر پیا اور پیالہ مجھے واپس کر دیا۔ اسی طرح تمام اصحاب صفہ نے یکے بعد دیگرے پیا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نمبر آ گیا میں نے پیالہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا اے ابو ہریرۃ اب میں اور تو باقی رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا لے بیٹھ کر پی میں نے بیٹھ کر پیا۔ آپ نے فرمایا اور پی میں نے پھر پیا۔ آپ نے اصرار فرما کر مجھے خوب پلایا میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب میرے پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں ہے تو آپ نے فرمایا لا مجھے دے۔ میں نے آپ کو پیش کر دیا آپ نے الحمد للہ اور بسم اللہ فرما کر بچا ہوا دودھ نوش جان فرمایا۔

(بخاری)

کیوں جناب بو ہریرہ تھا کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ واجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

عصا مبارک

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گردوں کا سہارا اعصائے محمدؐ

اخرج البیقی و ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکة وجد بها ثلاثمائة و ستین صنما فاشار الی کل صنم بعصاه وقال جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ فکان لا یشیر الی صنم الا یسقط من غیر ان یمسه بعصا و اخرجه ابو نعیم عنه بلفظ و حول البیت ثلاثمائة و ستون صنما قد الذقها الشیاطین بالرصاد و النحاس و قال فتساقطت لوجهها۔

بیہقی اور نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح مکہ کے وقت کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ تو عصا مبارک سے ایک بت کی طرف اشارہ فرماتے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے۔ جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔ حق آیا اور باطل ذلیل وخوار

ہونے والا ہے۔ تو وہ بت عصا لگے بغیر گر جاتا۔

ابو نعیم نے ابن عمر سے دوسری روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ بیت اللہ میں تین سو ساٹھ بت تانبے اور رانگ (قلعی) سے مضبوط کر کے نصب کیے تھے مگر آپ کے اشارہ عصاء سے منہ کے بل گر جاتے تھے۔

رازی نے بیان کیا کہ معاذ بن عفراء کی بیوی برص (پھلہری) کی مریض تھی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے مرض کی شکایت کی۔ آپ نے اپنا عصا مبارک ان سفید داغوں کو مس فرما دیا۔ داغ دور ہو گئے جیسے کبھی یہ مرض ہوا ہی نہیں تھا۔

و اخرج ابو نعیم عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال كنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غزاة بنی ثعلبة و خرجت علی ناضح لی فابطأ علی حتی ذهب الناس فجعلت ارقبه و يهمنی شانه فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی آخر الناس فقال ما شانك قلت ابطأ علی جملی قال اذهب معی فكانه نفث ثمه مج من الماء فی نحره ثم ضربه بالعصا فوثب فقال اركب قلت انا ارضی ان يساق معنا قال اركب فركبت فو الذی نفسی بیده لقد رأيتنی وانی اكفه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم اراده ان لا يسبقه و اخرجه ابو نعيم عن جابر من وجه آخر بلفظ ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اركب باسم الله فما ركبت دابة قبله ولا بعده اوسع ولا اوطأ منه ان كان لينطلق بی فاكفه عن

رسول الله ﷺ حياء منه ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۳۲)

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کیا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے طلب فرمایا۔ ابن نبیح ہذلی ہمارے ساتھ جنگ کے لئے لوگوں کو جمع کر رہا ہے وہ نخلہ یا عریانیہ میں ہے تو اس کو قتل کر آ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کوئی نشانی بیان فرما دیں تا کہ میں اس کو پہچان لوں فرمایا اس کی نشانی یہ ہے تجھے دیکھ کر اس کو (لرزہ) ہوگا۔ میں روانہ ہو گیا اس کے پاس پہنچا تو وہ مجھے دیکھ کر کانپنے لگا۔ آپ کی فرمائی ہوئی علامت میں نے دیکھ لی۔ میں اس کے ساتھ کچھ دور تک چلا اور موقع پا کر اس کو تلوار سے قتل کر دیا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دیکھتے ہی فرمایا فتح مند کا چہرہ ہے۔ میں نے عرض کیا اس کو قتل کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو نے صحیح کہا ہے اور آپ ﷺ نے مجھے اپنا عصا مبارک عنائت فرما کر فرمایا اس کو اپنے پاس حفاظت سے رکھ قیامت کے ہنگامہ خیز اجتماع میں تیرے لئے نشانی ہوگی۔ اس دن لوگوں کے پاس نشانیاں کم ہوں گی۔ عبد اللہ نے اس عصاء کو اپنی تلوار کے ساتھ ساتھ تا زندگی رکھا اور وصیت کر دی اس عصا کو میرے ساتھ کفن کے اندر رکھ کر دفن کر دیا جائے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کیا۔ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا عصاء تھا اور ان کے ساتھ رکھ کر کفن میں دفن کر دیا گیا۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

مہر مبارک

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو انگشتری مبارک اتار کر تشریف لے جاتے۔

اخرجه البخاری عن انس قال كان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی يده صلی اللہ علیہ وسلم و فی يد ابی بكر بعده و فی يد عمر بعد ابی بكر فلما كان عثمان جلس على بئر ارائيس فاخرج الخاتم فجعله يعبث به فسقط قال فاختلفنا ثلاثة ايام مع عثمان فنزح البئر فلم نجده قال فی الخصائص قال بعض العلماء كان فی خاتمه صلی اللہ علیہ وسلم من السر شیء مما كان فی خاتم سليمان لان سليمان لما فقد خاتم ذهب ملكه و عثمان لما فقد خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتقض عليه الام و خرج عليه الخارجون و كان ذالك مبدأ الفتنة التی افضت الى قتله و اتصلت الى آخر الزمان۔

بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انگشت مبارک میں انگوٹھی استعمال فرماتے۔ آپ کے بعد وہ انگشتری ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنی ان کے بعد اس کو عمر رضی اللہ عنہ نے پہنا۔ ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو وہ انگشتری ملی۔ آپ ایک اریس کنوئیں کے منہ پر پاؤں کنویں کے اندر لٹکائے

بیٹھے تھے۔عثمان رضی اللہ عنہ انگشتری کو انگلی میں ہلا رہے تھے۔اتار چڑھا رہے تھے کہ وہ ہاتھ سے چھوٹ کر کنوئیں میں گر گئی۔اس کو تین دن تک تلاش کرتے رہے اس کنوئیں کا پانی اور مٹی تک نکال دیا لیکن انگشتری نہیں ملی۔بعض علماء نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس انگشتری میں وہی خاصیت تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری میں تھی۔اس کے گم ہونے کے بعد خلافت میں گڑبڑ ہونے لگی اور انجام شہادت عثمان رضی اللہ عنہ ہوا۔ازشہادت عثمان غنی تاامروز اختلاف بند نہ ہوا۔

ابن عساکر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا اے علی! اس چاندی کی انگوٹھی پر محمد بن عبد اللہ نقش کرا دو۔حضرت علی نقاش کے پاس تشریف لائے اور اس کو کہا اس انگوٹھی پر محمد بن عبد اللہ نقش (کھود دے) کر دے۔اس نے اس پر نقش کرنا شروع کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے اس سے محمد بن عبد اللہ کی بجائے محمد رسول اللہ نقش کرا دیا۔حضرت علی نے دیکھ کر کہا یہ تو نے کیا لکھ دیا میں نے محمد بن عبد اللہ لکھنے کو کہا تھا تو نے محمد رسول اللہ لکھ دیا۔اس نے کہا بخدا میں نے اپنے ارادے میں محمد بن عبد اللہ لکھا تھا مجھے سمجھ نہیں آتی یہ بدل کیسے گیا ہے۔علی نے کہا تو نے سچ کہا اور انگشتری لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کیا۔آپ سن کر مسکرائے اور ارشاد فرمایا میں اللہ کا رسول برحق ہوں۔

وصلی اللہ علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

علم مبارک

نبی پرنور پر رخشاں ہے بکہ نور کا
ہے سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

ابن شاہین نے قیس بن کعب نخعی سے روایت کیا۔ قیس بن کعب ارطاۃ بن کعب اور ارقم ایک وفد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دونوں بھائی قیس اور ارطاۃ بہت خوبصورت آدمی تھے۔ آپ نے ان کو دعوت اسلام دی وہ مسلمان ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا خیر فرمائی اور ارطاۃ کو سند لکھ دی۔ علم (جھنڈا) عنایت فرمایا۔ ارطاۃ اس علم کو لے کر قادسیہ کی جنگ میں شامل ہوئے تھے۔

طبرانی، ابن عساکر نے مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام مسعود کی بجائے مطاع رکھا اور ارشاد فرمایا اے مطاع تیری قوم تیری فرمانبرداری کرے گی اور ان کو ایک سرخ گھوڑے پر سوار فرما کر ایک جھنڈا عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ جو اس علم کے نیچے آ جائے گا وہ عذاب دوزخ سے نجات پا جائے گا۔

و اخرج البخاری عن سهل بن سعد رضی الله عنه ان رسولَ الله ﷺ قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة غدًا رجلا یفتح الله علی یدیه فلما اصبح قال این علی ابن طالب؟ قالوا یشتکی عینیه قال فارسلوا الیه فاتی به بصق رسول الله ﷺ فی عینیه و دعا له فبرأ حتی کأن لم یکن به۔

بخاری نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں ارشاد فرمایا کل صبح علم (جھنڈا) اس کو دیا جائے گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح مقدر فرمائی۔ صبح کو ہر شخص منتظر تھا شاید وہ خوش قسمت میں ہی ہوں۔ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔ عرض کیا ان کو آشوب چشم ہے۔ آپ نے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ حضرت علی کو آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اپنا لعاب دہن (تھوک مبارک) حضرت علی کی آنکھ میں لگا دیا اور دعا فرمائی آنکھ کا درد ٹھیک ہو گیا۔ ان کو علم عنایت فرمایا اسی دن قلعہ خیبر فتح ہو گیا۔

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام

وصلی الله علی رسوله خیر خلقه محمد واله و اصحابه اجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

زرہ مبارک

شورِ تکبیر سے تھرتھراتی زمین
بندشِ زرہ صدرت پہ لاکھوں سلام

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ احد میں کچھ لوگ آپ کے وصال کی خبر سن کر منتشر ہونے لگے تھے۔ سب سے پہلے آپ کو میں نے دیکھا اور مسلمانوں کو بشارت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال نہیں ہوا وہ صحیح و سالم رونق افروز ہیں۔ میں اس وقت شعب (گھاٹی) میں تھا۔ آپ نے کعب کو پاس بلایا کعب نے ایک زرد رنگ کی زرہ پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کو اتروا کر خود زیب تن فرمایا پھر اتار کر کعب کو پہنا دی۔ اور جنگ کا حکم دیا کعب نے شدید جنگ لڑی۔ سترہ زخم بھی لگے مگر محفوظ رہے ان کو اسی زرہ کی برکت سے کوئی جان لیوا زخم نہیں آیا۔

وصلی اللہ علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

موزہ مبارک

ساق اصلِ قدم شاخ نخلِ کرم
موزہ پائے اصابت پہ لاکھوں سلام

ابونعیم نے ابوامامہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزہ مبارک وضو فرمانے کے بعد پہننے کا ارادہ فرمایا تو ایک موزہ عقاب لے کر اڑ گیا اور ہوا میں جا کر الٹ دیا تو اس سے سانپ نیچے گر گیا۔ عقاب نے موزہ خدمت عالی میں پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بغیر جھاڑے موزے نہ پہنے تاکہ کوئی مہلک جانور اس کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

بیہقی، ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے آبادی سے دور تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے موزے ایک درخت کے نیچے اتار کر رکھ دیئے اور قضائے حاجت فرمانے دوسری جگہ تشریف لے گئے۔ واپس آ کر موزہ پہننے لگے تو ایک سیاہ سانپ موزے سے نیچے گر گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری حفاظت فرماتا ہے۔

صلی اللہ علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

پاپوش مبارک

سبز گردوں جھکا تھا بہر پاپوش براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا
جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں
کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

بخاری نے باب تبرکات زرع، عصا، تلوار، پیالہ، برتن، نعل جن سے اصحاب برکت حاصل کرتے تھے میں عیسیٰ بن طہمان سے روایت کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو نعلین مبارک دکھائیں ان پر کوئی بال نہیں تھا۔ ہر نعل مبارک میں دو تسمے تھے۔ ثابت بنانی نے بھی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہ دونوں نعل مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال کنا قعودا حول رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما فی نفر فقام رسول اللہ

من بین اظهرنا فابطأ علینا و خشینا ان یقتطع دوننا و ﷺ
فزعنا فقمنا فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللّٰه ﷺ
حتی اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت به هل اجد
له بابا فلم اجد فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجة
و الربیع الجدول قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللّٰه ﷺ
فقال ابو هریرة؟ فقلت نعم یا رسول اللّٰه ﷺ قال ماشانک؟
قلت کنت بین اظهرنا فقمت فابطات علینا فخشینا ان یقتطع
دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا الحائط فاحتفزت
کما یحتفز الثعلب و هؤلاء الناس ورائی فقال یا ابا هریرة و
اعطانی نعلیه فقال اذهب بنعلی هاتین فمن لقیک من وراء هذا
الحائط یشهد ان لااله الا اللّٰه مستیقنا بها قلبه فبشّره بالجنة
فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان الخلان یا ابا هریرة
قلت هاتان نعلا رسول اللّٰه ﷺ بعثنی بهما من لقیت یشهد
ان لا اله الا اللّٰه مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة۔ فضرب عمر
بین صدری فخررت لاستی فقال ارجع یا ابا هریرة فرجعت
الی رسول اللّٰه ﷺ ما جهشت بالبکاء و رکبنی عمر واذا هو

علی اثری فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لك یا ابا ھریرة قلت لقیت

عمر فاخبرتہ بالذی بعثنی بہ فضرب بین صدری ضربة

خررت لاستی فقال ارجع فقال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ما

حملك علی ما فعلتَ قالَ یَا رسولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بامی انت وابی

ابعثت ابا ھریرة بنعلیك من لقی یشھد ان لا الہ الا اللّٰہ

مستیقنا بھا قلبہ بشّرہ بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانی

اخشی ان یتکل الناس علیھا فخلھم یعملون فقال رسول اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم فخلھم ۔(رواہ مسلم)

مشکوٰۃ میں بروایت مسلم ابو ہریرہ سے مروی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقہ بنا کے بیٹھے تھے ابو بکر و عمر بھی ہمارے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے کافی دیر ہو گئی مجھے اندیشہ ہوا کہیں کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گزند نہ پہنچا دے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کے لئے چل پڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا بنی نجار انصار کے باغ کی دیوار تک پہنچ گیا اور اس کا دروازہ تلاش کرنے لگا مجھے دروازہ نہ ملا تو میں پانی کی گزرگاہ کے ذریعہ اندر داخل ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے ارشاد

فرمایا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کیا حکم سرکار فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا آپ ﷺ اچانک تشریف لے گئے اور واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں فکر لاحق ہوئی اور آپ کی تلاش میں چل دیئے اور میں اس باغ کی دیوار تک پہنچ گیا اور اس باغ میں پانی کے نالے سے سمٹ سمٹا کر لومڑی کی طرح آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابو ہریرہ میری نعلین لے جا اور جو شخص اس دیوار کے باہر تجھے ملے وہ اللہ کے ایک اور میرے رسول برحق ہونے کی گواہی دے خلوص ویقین کے ساتھ اس کو جنتی ہونے کی بشارت دے دے۔ میں نعلین مبارک لے کر باہر آیا تو عمرؓ رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا یہ جوتا کیسا ہے؟ میں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی نعلین ہیں مجھے دے کر آپ ﷺ نے بھیجا ہے اور فرمایا ہے جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایقان وخلوص سے کہتا ہے اس کو جنتی ہونے کی خوشخبری سنا دے عمر نے میرے سینے میں دو ہتڑ مارا میں پیچھے کو گر گیا اور کہا واپس ہو جا میں کراہتا ہوا نبی معظم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا مجھے سب سے پہلے عمر ملے میں نے ان کو خوشخبری دی تو انہوں نے مجھے مار کر واپس کر دیا۔ عمر بھی حاضر ہو گئے آپ نے فرمایا عمر تو نے یہ کیا کیا؟ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر

قربان ہوں۔ آپ نے ابو ہریرۃ کو نعلین مبارک دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص توحید ورسالت پر ایمان لے آئے وہ جنتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے یہی کہہ کر بھیجا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات عام نہ فرمائیں مجھے خوف ہے لوگ عمل ترک کر کے صرف توحید و رسالت پر ایمان کو نجات و بخشش کے لئے کافی سمجھ کر عمل ترک کر دیں گے۔ آپ ان کو عمل صالح کرنے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ہے ان کو عمل کرنے دو۔ امام اہلسنت اعلیحضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔

وہ عمر جس کے اعداء پر شیدا سقر
اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فاروق حق و باطل امام الہدیٰ
تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام

وصلی اللہ علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وصال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں پھر نگینہ نور کا
اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھند لکا نور کا

لطف بیداری شب پہ بے حد درود
عالم خواب راحت پہ لاکھوں سلام

ابونعیم نے بروایت مالک بن دینار انس بن مالک سے روایت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ میری موت وحیات تمہارے لئے بہتر ہے۔ باقی صحابہ خاموش رہے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یہ دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری زندگی اس لئے بہتر ہے کہ میں تم کو حلال وحرام کی تعلیم نزول وحی سے کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ مجھ پر نازل فرماتا ہے اور میرا اس دنیا سے پردہ کرنا اس لئے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال جمعرات کے دن مجھ پر پیش

ہوں گے۔ جس کے اعمال اچھے ہوں گے میں اللہ کی حمد کے بعد تمہارے لئے عمل خیر کی توفیق کے لئے دعا کروں گا۔ اور اگر تمہارے اعمال بد ہوں گے تو اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں گا اور گناہوں سے بچنے کی دعا کروں گا۔

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مبارک میں میں نے رکھا تو آخری دیدار کے لئے کفن روئے مبارک سے ہٹایا تو آپ کے لب سارے متحرک تھے میں نے کان نزدیک کیا تو سنا آپ فرمارہے تھے اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ میں نے صحابہ کو اس واقعہ کی خبر دی انہوں نے آپ کی شفقت پر تعجب کیا اور آپ پر درود پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَ الرَّسُوْلِ السَّیِّدِ السَّنَدِ الْعَظِیْمِ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ

ابو بکر بن ابو عاصم نے اپنی کتاب (الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم) میں بروایت ابو احمد البزیری نے کہا مجھے نعیم بن ضمضم نے اس کو حمیرہ نے اس کو عمار بن یاسر نے کہا میں تجھے ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے کہا سنایئے کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو تمام لوگوں کی آوازیں سننے کی قوت عنایت فرمائی ہے اور وہ قیامت تک میری قبر کے پاس کھڑا رہے گا۔ جو کوئی میرا امتی مجھ پر

درود پڑھے گا وہ مجھ سے کہے گا یا احمد ﷺ فلاں بیٹا فلاں کا اور اس کے باپ کا نام لے کر بتائے گا کہ یہ شخص ان الفاظ میں آپ پر درود پڑھ رہا ہے۔ میرے رب نے اپنے ذمہ میں یہ بات لی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ وہ جتنی کثرت کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اتنی ہی زیادہ کر دے گا۔

ابن ابی دنیا نے سلیمان بن شحیم سے روایت کیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں کیا آپ سنتے سمجھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ بلکہ میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔

ابو سعید سمعانی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پردہ فرمانے کے تین دن بعد ایک اعرابی مرقد انور پر حاضر ہوا اور قبر مباک سے لپٹ گیا۔ اور قبر مبارک کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا ہم نے آپ کی بات سنی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہم نے آپ سے سیکھا اسی میں یہ بھی لکھا ہے (اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر استغفار کریں اور آپ بھی ان کے لئے مغفرت طلب فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم

کرنے والا پائیں گے۔) میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ میرے لئے مغفرت طلب فرمائیں۔ آپ کے مزار مبارک سے آواز آئی تیرا گناہ معاف ہوگیا۔

و روی الطبرانی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوا الصلوٰۃَ علیَّ یومَ الجمعۃِ فانہ یومٌ مشھودٌ تشھد الملئکۃُ۔ لیس من عبدٍ یُصلّی علیَّ اِلا بلغنی صوتُہ حیثُ کانَ قُلْنَا وبعدَ وفاتِکَ قالَ و بعدَ وفاتِی اِنَّ اللّٰہَ عزَّ وجلَّ حَرمَ عَلَی الارضِ اَنْ تاکلَ اَجسادَ الانبیاءِ

طبرانی نے ابوالدرداء سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن درود شریف کی مجھ پر کثرت کرو۔ وہ حاضری کا دن ہے۔ فرشتہ کثرت سے حاضر ہوتے ہیں۔ مجھے درود پہنچاتے ہیں۔ ایسا کوئی بندہ نہیں جو مجھ پر درود پڑھے مگر اس کی آواز مجھے پہنچائی نہ جاتی ہے۔ وہ کسی جگہ بھی ہو۔ ہم نے کہا آپ کی وفات کے بعد بھی آپ ہماری آواز سنیں گے۔ فرمایا ''ہاں''، اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کے اجسام زمین پر حرام فرمادیئے ہیں وہ محفوظ رہتے ہیں۔ (ابوداؤد، نسائی، ابونعیم، ترمذی)

ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسے حسن کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں عرض کیا حضور آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے۔ آپ نے فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ میں شفاعت کروں گا۔ میں نے عرض کیا میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا پہلے پل صراط پر تلاش کر، میں نے عرض کیا اگر آپ وہاں نہ ملیں تو پھر کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا میزان کے نزدیک۔ میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں تلاش کروں۔ آپ نے فرمایا حوض کوثر کے پاس میں ان تین جگہ پر ہی ملوں گا۔ ان کے سوا کہیں اور نہیں ملوں گا۔ (مواہب لدنیہ)

ابن جوزی نے روایت کیا پل صراط جو بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ امت محمدیہ کے لئے نصب کیا جائے گا۔ لوگ دیکھ کر آپ کو پکاریں گے وامحمداہ وامحمداہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ شفاعت کے لئے کمر بستہ ہو کر بارگاہ ایزدی میں عرض کریں گے یا ربّ ھب لی اُمتی امتـــی۔ میں تجھ سے اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا اور نہ اپنی اولاد کیلئے، گناہ گار امت کی شفاعت کا طالب ہوں۔ تو انہیں بخش دے۔ آپ پل صراط کے پاس رب سلـم رب سلـم (اے رب تو صحیح وسالم پل صراط سے گزار دے) فرماتے ہوں گے۔

اللّٰھم صل و سلم علی محمد و علی آله و اصحابه و ازواجه اجمعین

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

روضہ انور

قبرانور کہیے یا قصر معلیٰ نور کا　　چرخ اطلس یا کوئی سادہ سا قبہ نور کا
آنکھ ہل سکتی نہیں در پر ہے پہرہ نور کا　　تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا
فتح باب نبوت پہ بے حد درود　　ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام
رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود　　حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود　　ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حافظ ابونعیم نے حلیہ میں، ابن مبارک نے کتاب الزہد میں، قاضی اسماعیل بن اسحاق نے فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ میں منبہ بن وہب سے روایت کیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے مزار پاک کی زیارت کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ کعب نے کہا ہر صبح بوقت فجر ستر ہزار فرشتے آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہوکر اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں اور شام تک درود پاک کے ورد میں مشغول رہتے ہیں۔ شام کو دوسرے ستر ہزار فرشتے نازل ہوکر صبح تک صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں اور قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے۔

گا۔ جو فرشتے ایک دفعہ حاضر ہوں گے ان کو قیامت تک دوسری مرتبہ حاضری نصیب نہ ہوگی۔ آپ قیامت کے دن جب قبر منور سے باہر تشریف لائیں گے تو ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں ہوں گے۔ وہ آپ پر صلوۃ و سلام نچھاور کرتے ہوں گے۔

اخرجه دار قطنی فی سننه عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه ﷺ من زار قبری وجبت له شفاعتی و روی الدار قطنی من طریق اخری عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه ﷺ من حج فزار قبری بعد وفاتی فکانما فی حیاتی۔

دار قطنی نے اپنی سنن میں ابن عمر سے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو ایسے ہے جیسے میری زیارت حیات ظاہری میں کی۔

و عن ابی الجوزائی التابعی قال قحط اهل المدینة قحطا شدیدا فشکوا الی عائشة فقالت انظروا قبر النبی ﷺ فاجعلوا منه کوی الی السماء حتی لا یکون بینه و بین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرا حتی نبت العشب و سمنت الابل حتی تفتقت من الشحم۔ (مشکوٰۃ)

محدث ابوالجوزاء نے روایت کیا ایک دفعہ مدینہ منورہ میں شدید قحط سالی ہوئی تو اہل مدینہ نے ام المومنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی۔ ام المومنین نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور آسمان کے درمیان سے چھت کو کھول دو تا کہ قبر منور اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا فوراً بارش شروع ہو گئی۔ زمین نے سبزہ اگایا اونٹ موٹے اور چربیلے ہو گئے۔ اس سال کا نام عام الفتق رکھا گیا۔

مسلم نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور سب سے پہلے قبر سے نکلوں گا۔ سب سے پہلے شفاعت کروں گا۔ سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی۔ ایک روایت میں ہے سب سے پہلے میری امت جنت میں داخل ہو گی۔ وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ واجمعین۔

طالب دعا

قاری محمد غلام رسول ایم اے

مہتمم دارالعلوم گیلانیہ رضویہ گلبرگ بی فیصل آباد

۱۸ شعبان المعظم ۱۴۱۴ھ بروز سوموار

بعد نماز فجر ۳۱ جنوری ۱۹۹۴ء

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (اور خوب سلام بھیجو)

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشہ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نزہت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم دور رسالت پہ لاکھوں سلام

رب اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگیں
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ ! بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

بھینی بھینی مہک پہ مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود
نمک آگیں سباحت پہ لاکھوں سلام

جسکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سر سروراں خم رہیں — اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام
لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی — ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
جس طرح اٹھ گئی دم میں دم آ گیا — اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود — اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان — کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
جن ۔ آگے چراغ قمر جھلملائے — ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
۔ ن جس کی ہر بات وحی خدا — چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا بس غنی کر دیا — موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام
جس کو بار دو عالم کی پروا نہیں — ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس کے گھیرے میں ہے انبیاء وملک — اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں — اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی — آنکھ والے کی ہمت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور — بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست کتب

دین کا حقیقی زاویہ

زاویہ پبلشرز

8/C دربار مارکیٹ (محی الدین بلڈنگ) لاہور

Cells: 0300-9467047 0321-9467047

0300-4505466 0321-4300763

Ph: 042-7248657 Fax: 7112954

E-mail: Zaviapublishers@yahoo.com

کشف المحجوب 250

حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

محفل اولیاء، (اخیار الاولیاء (70 سے زائد اولیاء کا تذکرہ) 250

حضرت علامہ شاہ مراد سہروردی

مرقاۃ السالکین شرح مرأۃ العارفین 200

تصنیف: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ مترجم وشارح: علامہ فیض احمد اویسی

کیمیائے سعادت 500

حضرت امام غزالی ترجمہ: مولانا فیض احمد اویسی

منہاج العابدین 200

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

قیامت کی نشانیاں 360

علامہ محمد بن عبدالرسول برزنجی ترجمہ: مولانا فیض احمد اویسی

انوار الحدیث 180

علامہ مفتی جلال الدین امجدی

مکاشفۃ القلوب 250

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

انوار الفرید 300

سید مسلم نظامی

انقلاب الحقیقت 200

صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

انوار عمر رحمۃ اللہ علیہ 350

صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ مشائخ نقشبند 250

محمد صادق قصوری

سر الاسرار 120

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ مشائخ سہروردیہ قلندریہ 200

محمد نعیم طاہر سہروردی

طب الاصفیاء 200

محمد نعیم طاہر سہروردی

تاریخ مشائخ قادریہ، برکاتیہ 225

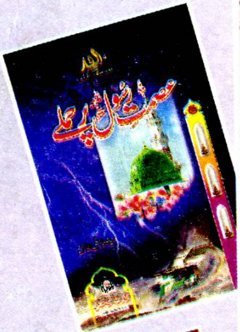
محمد صادق قصوری

ملفوظات نقشبندیہ 100

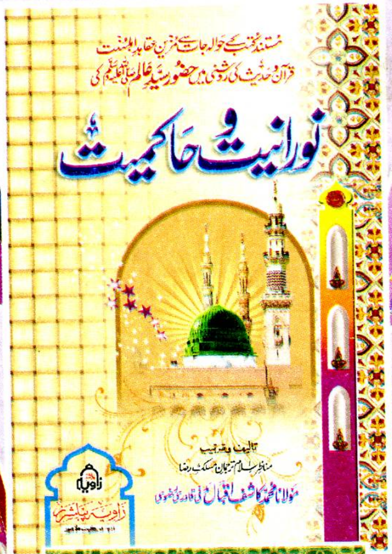
محمد صادق قصوری

عیون الحکایات المعروف حکایت صوفیاء کا انسائیکلوپیڈیا 350

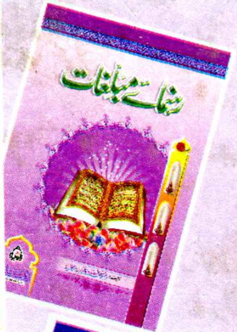
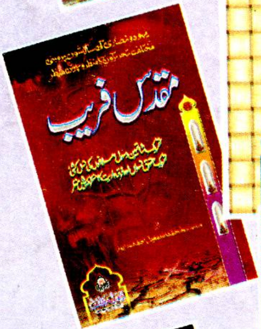
مصنف: علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ۔ مترجم: الاستاذ ذوالفقار احمد



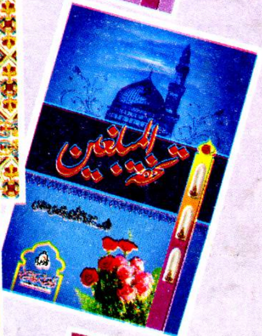
عصمتِ رسول ﷺ پر حملے



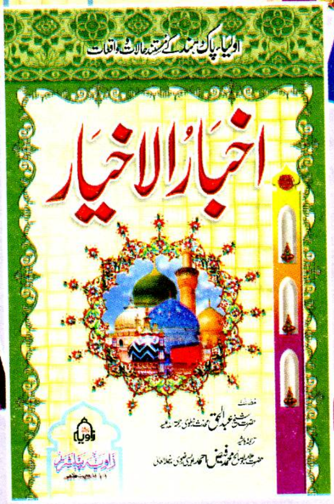
نورانیت و حاکمیت

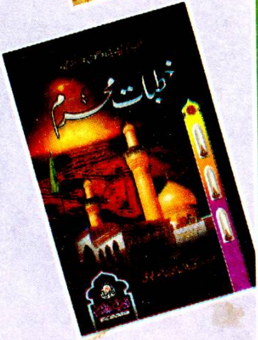
مقدس فریب



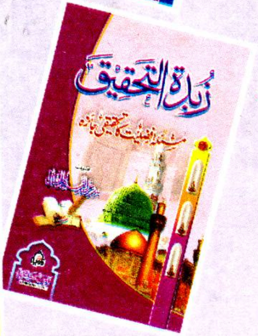
تحفۃ المبلغین



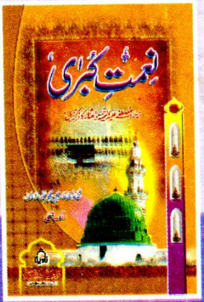
اخبار الاخیار



خطبات محرم



زبدۃ التحقیق



نعمتِ کبریٰ